خزینة التواریخ

ذخیرهٔ تاریخ

بو کتابی سید [illegible] حسین خان زاده

[illegible]

[illegible]

[illegible] شوال [illegible]

محمد [illegible]

الحمد للہ المنان کہ درین زمان لطائف شریفہ انیقہ و عجائب شیقہ منیفہ مسمّی

خزانۃ التواریخ

۱۹۱۰ع

از تصنیف لطیف جناب جلالت مآب معلی القاب متکی اریکہ حشمت و اقبال
متوسّد وسادہ جاہ و جلال انسان عین الفضل و الفخار بہجہ محافل اہل العز و الوقار
بدر الدجی طود النہی البارع الاورع و الاوحد الالوع افصح الفصحا ابلغ البلغا امیر مشہور
مصداق خیر الامور ہزبر بیشۂ البسالت و تہور نواب سید محمد جعفر علیخان
صاحب بہادر دام بالمجد و الشرف و التفاخر خلف اوسط مغفور و مبرور جنت
آرامگاہ جناب نواب سید محمد علیخان صاحب المعروف بنواب دولہ
صاحب رئیس اعظم شمس آباد سقی اللہ رمسہ و طاب ثراہ بشآبیب الرحمۃ و الرضوان

فی کل زمان و آن

در مطبع نظائر قانون ہند فتحگڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ علی محمد و آلہ اجمعین سید محمد جعفر موسوی الصفوی خدمت مین اہل نظر کے ملتمس ہے کہ چند تاریخین کتاب دفتر تاریخ سے منتخب کر کے ایک جگہ جمع کی گئین نام اسکا **خزانۃ التواریخ** رکھا بسبب افکار دنیوی کے فرصت نہ ملی اسوجہہ سے طبع نہ ہوسکین

۱۹۱۱ع

باب اول - تاریخہائے ولادت و دیگر امور انبساط -

باب دوم - تاریخہائے انتقال -

باب سیوم - تاریخہائے متفرقات -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

تاریخہای ولادت و دیگر امور انبساط

تاریخ ولادت نواب مستطاب معلی القاب جناب نواب محمد حامد علیخان صاحب بہادر دام اقبالہ والی دار السرور رامپور

یوسف لقا نواب کا روشن قمر پیدا ہوا	مسند نشین پیدا ہوا لخت جگر پیدا ہوا
۱۲۹۲ھ	۱۸۷۵ء
ماہ رجب منگل کا دن اونتیسوین بارہ بجے	عالی حسب آصف نشان فرخ سیر پیدا ہوا
۱۲۸۲ف	۱۹۳۲ سمبت

تاریخ ولادت برخوردار نوین چند خلف اصغر بابو درگا پرشاد صاحب

قطعہ

از ۲۱ و فاحہ کلیا اقبال درگا پرشاد	در عہد دوم لشکر نوین چند امسال ...

این نیرِ صغر ہماکو طالع دایم بجہان ۱۹۵۰ سنہ سمبت	باشوکت و عزت با اقبال و جلال تابندہ ۱۳۱۱ء سنہ

تاریخ ولادت برخوردار سیّد مرتضیٰ حسنین سلمہ اللہ تعالی
خلف برادرم سیّد محمد مہدی علیخان

	ایضاً	
شب کو تھا چاند گہن صبحکو یہ چاند ہوا اچھے صاحب سے یہ تاریخ کہی جعفر نے		کلمہ شکر کا ہر اک کی دہن سے نکلا تیرھویں وزی ہین اب چاند گہن سے نکلا سنہ ۱۳۱۱ھ

تاریخ ولادت نبیرہ محمد نصرت علیخان صاحب بہادر
تعلقہ دار سندیلہ ضلع ہردوئی

قطعہ

ماہِ تابانِ نصرت و اجلال سنہ ۱۳۱۱ھ	غنچہ نو دمیدہ اقبال سنہ ۱۳۱۱ھ
نہ ذیقعدہ بُد شدہ امداد سنہ ۱۳۱۱ھ	زعنایات منعم المتعال سنہ ۱۳۱۱ھ

تاریخہائے تولد برخوردار سید حمید اللہ خان ابن
جناب مولوی سید حبیب اللہ خان

ہوا جسدم حبیب اللہ کا فرزند کیا یہ مصرع تاریخ موزون	مجھے تاریخ کی جعفر ہوئی کد خجستہ طالع اولادِ محمد ؐ ۱۳۱۲ھ

قطعہ

فرزند حبیب مہر طلعت آیا مولودِ سعید کے سبب آن وزن	چہرہ کی ضیا سے چاند بھی ماند ہوا ماہ رمضان عید کا چاند ہوا ۱۳۱۲ھ

قطعہ

زہرہ جبین مہروی من یوسف لقا فرزند ما
۱۳۰۲ ف
طفل حسین ہم نازنین گل پیرہن غنچہ دہان
۱۸۹۵ء
لختِ جگر جانِ عزیز آل رسول اعلیٰ نسب
۱۹۵۱ سمبت
دلبند نورِ مہین سید حمید اللہ خان
۱۳۱۲ھ

تاریخہائے ولادت برخوردار سید اطہر حسن خلف جناب سید قاسم حسن صاحب رئیس بارہ تحصیلدار اکبر گنج

قطعہ مستزاد

فرزند گل اندام ہوا ہے پیدا احسانِ خدا
[illegible]

رہ نیمان
اعلان نوٹس اہم
از اوقت و سلام
شعرائے دینی جائز
ست ۔ ۱۱

یون بلبلِ فکر ہے نواسنج ہمدم گلشن گلشن

گلزار حسن مین تمیسر پھول کھلا کیا ہی زیبا

۱۳۱۲ھ

قطعہ

ماہ سیما ماہ پیکر ماہ طلعت ماہ وش

ہے تعجب کیجگہہ جعفر تمہارے دوست نے

شکر حق پیدا ہوا قاسم کا فرزند سعید

چاند دیکھا عید کا خالی مین بیناب جدید

۱۳۱۲ھ

تاریخ صحت نواب فصیح الملک داغ دہلوی

قطعہ

آرزو ارمان تمنا ذوق شوق

ہین نشانِ یادگار رفتگان

دلمین کچھہ باقی نہین یہ کیا ہوا

بچ رہا داغ کہین اچھا ہوا

۱۳۱۳ھ

قطعہ تاریخ ختنہ برخورداران اقبال نشان سید محمد علی عرف سلطان صاحب و سید محمد حسن عرف سید نواب سلمہما الرحمن

قطعہ

ہوئی مختون جبسدم میرے پوتے

کہا بیساختہ مصرع یہ مین نے

مجھے تاریخ کی جعفر ہوئی کدن

ہوا ہے ختنہ سلطان سید

سنہ ۱۳۱۲ھ

بفضلہ تعالیٰ قطعہ تاریخ ختنہ برخوردار نواب سیّد
اولاد حسین خان عرف نواب ببّن صاحب خلف نواب
بنیاد حسین خان سلمہا الرحمن رئیس کانپور مع غسل صحت

قطعہ

ہوا ہے ختنہ فرزند دلبند
عنایت ہے یہ ربِّ دوسرا کی

بصد حسنِ عقیدت تم نے نواب
خلیل اللہ کی سنّت ادا کی

۱۳۱۲ھ

مصرع بطور یادداشت

حمام پسر ہفتم شعبان احد
۱۳۱۲ھ

**مصرعہائے تاریخ عقد محمد تقی صاحب عرف آغا حیدر
با زہرا سلطان بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ**

مصرع

منعقد حیدر و زہرا شدہ ارب الحمد
۱۳۱۰ھ

مصرع

عقد محمد تقی در مہ نیک رجب

تاریخہائے ولادت چہاردہ معصومین علیہم السلام

قطعہ

خدا کی شان کہ پہلا تھا دورِ عام الفیل
یہی جناب ہوئی تاج انبیا بشباب
علیہ الف صلواۃ علیہ الف سلام
جہانمین آئے دلِ اولیا ہیں ادنکی بعد
یہی برادرِ عم زاد و خویشِ احمدؐ ہین
ہوئی ہین بطن خدیجہؑ سی مریم کبرےٰ
علیؑ کی زوجہ اطہر رسولؐ کی دختر
معظمہ کی ہے تاریخ لفظ (پاکیزہ) ۵ھ
بس اسکے بعد ولادت کی سن ہین ہجری مین
سرِ جلیل امام حسنؑ ہوئے پیدا
گلِ مرادِ علیؑ و محمدؐ و زہراؑ
پھر اونکے بعد مین عابدؑ علیؑ ہی جنکا نام
ہے (صد آل) مین تاریخ نوحِ آل نبیؐ
ہوئی ہی حضرتِ باقرؑ کی (پاکیزہ) تاریخ
یہ ہین حسنؑ کے نواسی حسینؑ کے پوتے
برائے جعفرِ صادقؑ ہی لفظ (اکِ نہاد)
[illegible]

جہانمین آئے محمدؐ رسول عرش نشین
یہی جناب ہوئے ختم انبیا بہ یقین
انہین کے نور سے روشن ہین آسمان و زمین
کہ جنکی شانمین قرآن مین ہی امام مبین
یہی علیؑ ولی بادشاہِ کشورِ دین
کہ جس جناب کے دربان تھے جبرئیلِ امین
جناب فاطمہؑ زہرا ہین فخرِ حور العین
گواہ آیۂ تطہیر ہے شک اسمین نہین
جنہین سنینگے العبد و ذوق و شوق اہل یقین
پھر اونکے بعد امام حسینؑ فخرِ دین
انہین کی شانمین قرآن مین ہے الیاسین
ملیگا جن کے تصدق سی ہمکو خلد برین
یہی خلاصۃ الاعمال ہین اہل یقین
وحیدِ عصرِ امامت کے ہین یہ رکن رکین
نجیب و نو نظر و ذات ہی اسمین نہین
یہی جناب احادیث مین ہین بہتر دین
کہ جنکا اسم [illegible] دلوں کو تسکین

رضا ہین (سایۂ یزدان) علی ہی انکا امام	یہ بادشاہ خراسان ہوئے فلک تمکین
خدا کے نور محمد تقی (فقیہ) ہوئے	علی سے تا بہ محمد ہوئی یہ پشت نوین
پھر آئے حضرت (آقا علی) زمانہ مین ۱۹۵	امام عصر ہوئے مسند نقی کے مکین
ملاؤ (عین) کو (ایمان) کو ساتھ ای جعفر ۲۱۲	برائے عسکری با خدا امام مبین
پھر اسطرح سے (ابو القاسم جواد) آئے ۱۳۰ ۱۰۲	کہ جیسے وحی الٰہی فلک سے سوئے زمین
علی جلال محمد جمال ظل آلہ ۲۵۵	مسیح و خضر کے ہمدم امام عرش نشین
جناب مہدی ہادی علیہ الف سلام	کرین ظہور بعجلت محب کہین آمین

تاریخ ولادت دختر نیک اختر جناب نواب محمد اسحاق خانصاحب مدار المہام ریاست رامپور

قطعہ

نام اسحاق خان کی دختر کا	زبر و بینہ مین ہے اختر ۱۳۱۴ھ
اسم ثانی حساب ابجد مین	(دختر مہ جبین) کہو جعفر ۱۳۱۴ھ

تاریخہائے ولادت نبیرہ جناب پنڈت بلدیو پرشاد صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر ضلع فرخ آباد

قطعہ

کہی تاریخ سالِ عیسوی مین خوب جعفر نے	مبارک ڈپٹی صاحب کو فلک صوبہ یہ ہوتا ہو ۱۸۹۷ء

تاریخہائے عقد سید سطوت علیخان عرف اقبال بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ یعنی ہمشیرہ زادہ بندہ

قطعہ

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست	چہرۂ خود ز پس پردۂ تقدیر نمود
یا خدا باد بنواب سکندر دولہ	عقد دل بند شب قدر مبارک مسعود ۱۳۱۳ھ

ایضاً قطعہ

چو نواب سکندر دولہ صاحب	ز عقد لخت دل گشتند خرسند
ازین تاریخ جعفر تہنیت داد	سکندر را مبارک عقد فرزند ۱۳۱۳ھ

ایضاً مصرع تاریخ

عقد دل بند جوان بخت مبارک باشد ۱۸۹۶ء

تاریخہائے عقد برخوردار سید محمد سجاد عرف حیدر سلطان سلمہ اللہ تعالےٰ پسر برادر نواب سید مہدی علیخان عرف نواب اچھے صاحب

قطعه

باشد این نور چشم حیدر سلطان	شاد و آباد تا قیام قائم
تاریخ بعیسوی ز مہدی گفتم	عقد نور نظر مبارک دائم
	۱۸۹۰ء

ایضاً قطعه

دو نیر آسمان اقبال و جلال	از فضل تو گشتند بہم یا معبود
احکام منجمین یکین دکه بود	وصل شمس و قمر مبارک مسعود
	۱۳۱۵ھ

ایضاً قطعه

صد شکر کہ میرے دل کی بر آئی مراد	اللہ کے فضل سے رہو شاد آباد
سہرا ہے شعاع ماہ تابان چہرہ	دولہ بنے تم خوب محمد سجاد
	۱۳۱۵ھ

ایضاً قطعه

گل ہین خندان بلبلین نغمہ سرا ہین بار بار	شور ہی آئی بہار آئی بہار آئی بہار
ہر قدم پر ناز سے رقصان ہین طاؤس چمن	تال پر دستک نان اطفال غنچہ صد ہزار
باد نوروزی سی موسم ہی نہایت معتدل	ہین برابر روز و شب صبح و مسائیل و نہار
آتش خوشبوئے گل دہکی ہوئی مہکی ہوئی	عاشقون کیواسطے رخسار و گیسو لگار
سادہ رویون کی جوانی دیکھنا تھی اسلئے	سبزہ خط بنگئی ہے رو رنگین پر بہار
قد دلشو سے اسقدر ہے بلند	اینچ نور شید سے ہم پنجہ ہی نخل چنار

نوعروسانِ چمن آراستہ ہین ہا مین
گیسوے سنبل کی خوشبو سی خجل تہا اسلیے
اس زمانہ مین زمین باغ ہی رشکِ فلک
دنکو خورشیدِ درخشان ماہِ تابان راتکو
مغرب و مشرق مین ہم رنگِ شفق موجود ہی
گرمیِ شب تاب ہین چھٹکے ہوے تارونکی شکل
بادۂ عیش و مسرت کی ہی کیفیت عیان
بلبلونکے چہچہے کبکِ دری کے قہقہے
ہی یہ افراطِ خوشی جامہ سی باہر ہوگیا
برگِ گلہائے چمن منقارِ بلبل ہین ہین گویا
ای محمد مہدی اچھی حسبِ صبا ای بہائی میر کے
عقد حیدر کا ہوا شمس النسا سے شکر ہی
رونق افزا بزم مین ہین کل عزیز و اقربا
سب ہین آلِ نبی رنگین سخن رنگین خیال
فاطمی سادات ہین مذہب ہے انکا جعفری
عام کا کیا ذکر اسمجا خاصگانِ حق بہی ہین
مصطفیٰ و شبر و شبیر زہرا و علی
اسقدر ہین خرم و شادان وقوعِ عقد سے

آنکھ اوٹھی جسطرف دیکھا قیامت کا سما
نافۂ آہو مین جاکر چھپ رہا مشکِ تتار
خاکسارونکو ہی دیتا ہی خدا عز و وقار
پھول ہین سورجمکھی اور چاندنی کی آب و تاب
ایک جانب تو گلاب اور ایک جانب لالہ زار
راستی مین بنگئی ہی کہکشان نہرِ جویبار
ہین چمن مین نرگسِ شہلا کی آنکھین پُرخمار
گوش دلسے سن رہی ہین سب جبین و گلعذار
خندۂ دندان نما سی کھل گیا ہر اک انار
جسطرح عاشق کی ہونٹونمین لبِ رنگین یار
اب تمہارے گلشنِ ارمان مین بہی آئی بہار
باغِ عالم مین پھلین پھولین یہ تا روزِ شمار
نیکخو پاکیزہ طینت صاحبِ عز و وقار
گلبدن گل پیرہن گلگون قبا گلگون عذار
متقی و مومن و شیعہ محبِ ہشت و چہار
جلوۂ نورِ الٰہی ہر طرف ہے آشکار
قوتِ اعجاز سی آئی ہین سب قدسی شعار
پنجتن نے خود کہا لفظِ مبارک پانچ بار

۲۶۳ × ۵ = ۱۳۱۵ھ

تاریخ ولادت پسر میرزا رفعت علیصاحب ولد میرزا راحت علی بیگ صاحب ناظر کلکٹری فتح گڈہ پنشن یافتہ

قطعہ

دافعِ رنج و شر آیۂ احق	بر شما باد مبارک این عید
بلبلِ طبع چنین نغمہ سراست	نوگلِ گلشنِ رفعت بدمید
	سنہ ۱۳۱۶ھ

تاریخہای عقد نواب سید سلیمان حسینخان سلمہ الرحمن ہمشیرزادہ بندہ

قطعہ

فضلِ خالق سے ہوا عقد کھلا غنچۂ دل	باغ عالم مین پھلو پھولو تم اے نور العین
بلبلِ طبع نے مصرع یہ کہا بادِ دلِ شاد	رشکِ بلقیس مبارک ہو سلیمان حسین
	تعمیہ ۱۳۱۵ھ سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً قطعہ

جعفر اینک بہر اور دل ما	گردشِ چرخِ کہن کار شدہ
للہ الحمد ز پاکیزہ صدف	منعقد گوہرِ شہوار شدہ
	سنہ ۱۳۱۶ھ

تاریخ تولد فرزند بخانہ فتح علیخان صاحب پسر دوم جناب

قطعہ

چودھری نصرت علیخاں قمرِ برجِ شرف ۔۔۔ تمکو پوتا دیا اللہ نے شکر اللہ
طبعِ روشن نے کہی نور کی ہجری تاریخ ۔۔۔ دوسری آنکھ کا تارا یہی مبارک ای ماہ

سنہ ۱۳۱۶ ھ

حسب فرمایش برادر عزیز نواب اچھے صاحب مدظلہ آقا گفتم در تولدِ دختر فرزند شان

قطعہ

در خانۂ فرزندش پیدا چو شدہ دختر ۔۔۔ آوازۂ تولیدش در گوش کر خست آمد
از گفتۂ مہدی ام ناچار منم جعفر ۔۔۔ تاریخ شنو ہے ہے سنا آمد و سخت آمد

سنہ ۱۳۱۶ ھ

تاریخہائے ختنۂ سید اطہر حسن نواسۂ برادر عزیزم نا صاحب یعنی پسر جعفر حسن سلمہم اللہ تعالی

قطعہ

ہوا مختون رجب کی تیرہویں کو ۔۔۔ میر جعفر حسن کا لختِ جگر
کلکِ جعفر نے۔ لکھی یہ تاریخ ۔۔۔ ہوگیا آج ختنۂ اطہر

سنہ ۱۳۱۶ ھ

ایضاً قطعہ

(نصرت علیخان) [illegible]

جلوہ فرما مہر بن ہین ستارونکی طرح پوچہتا ہی کس لئے بیدر دتجکو کیا خبر	ناہوش اطہر بہی آئے جو کی پرسدم سامنے شمع کیون روشن ہوئی گل نے لیا حجام نے سنہ ۱۳۱۶ھ

تاریخہائے کتخدائی برخوردار بہارت اندو سلمہ اللہ تعالےٰ خلف بابو درگا پرشاد صاحب رائے بہادر رئیس غازی آباد

قطعہ

عزیز و احباب گوش دل سے ذرا سنین کل کا تذکرہ ہے
کہ ہم کہلاتے تہے گود یونمین بلطف جس طفل مہ جبین کو
خدا کی ہے شان آج جعفر اوسی کو آنکہون سے دیکہتے ہین
برات بہارت سے جان جان کی چلی ہے پارج کی پانچوین کو
سنہ ۱۸۹۹ء

ایضاً قطعہ

خدا کے فضل سے دولہا بنے سہرا بندہا سر پہ
دولہن کو بیاہ لائے ہو مبارک خانہ آبادی
کہی سمبت مین صوری معنوی تاریخ جعفر نے
متی پہاگن بدی دسمین ملے بہارت جی شادی
سمبت ۱۹۵۵

	ایضاً قطعہ	

جشن نوروزی درینجا چون بدید اختر شناس
گفت در تحویل تازہ سنہ ۳ و دو روزہ کمیت
سنہ ۱۸۹۹ء

گفت از وجعفر ہمیدانی کہ در میرٹھ شدہ
وصل بلبل باگل اندر ماہ عید چار و بیست
سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً قطعہ

کچھ اوپر چار سو تھے آدمی ہمراہ دولہا کے — ہجوم عام مین جاتی رہی تھی سب شناسائی
چلے میرٹھ سے آدھی رات کو اور صبح کو پہونچے — مقام ہاتھرس مین سمجھئے راحت بہت پائی
جب اوترے ریل سے تب تلسی شاہ پر آئے لینے کو — دھرم سالے مین ٹھہرایا محبت جب کہلائی
شریفوں کی طرح ہر ایک سے جھک جھک کے ملتے تھے — سب انکے ساتھ تھے بیٹھے بھتیجے بھانجے بھائی
رہے ہر دم بدل مصروف مہمانوں کی خدمت مین — کھلایا ناشتہ پہلے پھر اسپر چای پلوائی
دیا آرام بھی دعوت بھی کی حسن لیاقت سے — کچوری پوری ترکاری مٹھائی خوب کھلوائی
غذا گرم آب سرد جائے خوب پاکیزہ — یہ سامان دیکھہ کر مداح تھا ہر اک تماشائی
چلی گیارہ بجے دن کو وہان سے اور اسپیشل — ادھر چھوٹی ادھر پہونچی یہان آئی وہان آئی
کشاکش کو سبب آپس کا ربط ایسا ہوا تھا — کہ حرف ربط نے مصرع مین بھی صورت نہ دکھلائی
خدا کا شکر ہے کچھ دن رہے اپنے وطن پہونچے — تھی پھاگن بدی چودس پلٹکر سب برات آئی

۱۹۵۵ سمبت

۱۸
تحویل برج ازین
سیلیج حمل تاریخ
بستم مارچ
سنہ ۱۸۹۹ء
بود سیزدہ روز
سمرتنہ و مدم سمت
نابی ماند مدرکہ
ہمین روز
شادی کا بود
۱۲

تابندہ و درخشاں رہیں یہ کوکبینِ ذی شرف
پھرتا رہے حسبِ مراد ای دوست چرخِ چنبری
کیا مصرعِ تاریخ سے روشن مسیحی سن ہوئے
آج ایک گھر میں آیاں جا ہیں آفتاب و مشتری
سنہ ۱۹۰۰ء

ایضاً قطعہ

جہان فروز و ضیا بخش انجم افلاک
برآئی آج میرے مہربان کی امید
ترے ہی فضل سے زہرہ جبین پیدا ہوئی
بحق حضرتِ عیسیٰ قبول ہو یہ دعا

ترا ہو شکر ادا کیونکر ای رحیم و ودود
پسر کا گھر ہوا آباد وہ ہوئے ہو خوشنود
عطا ہو چاند سا پوتا بھی ای میرے معبود
قرانِ مشتری و آفتاب ہو مسعود
سنہ ۱۹۰۰ء

ایضاً قطعہ

ہمایون طالع و فرخندہ وسعد
سنہ ۱۳۰۰ ف
بعیش و فرحت و اعزاز و شوکت
سنہ ۱۹۰۰ء

روان روشن فلک رفعت مبارک
سنہ ۱۹۵۶ سمبت
عروسِ مہ جبین بہارت مبارک
سنہ ۱۳۱۷ھ

قطعاتِ تاریخ شادی سید محمد اختر خلف جناب
سید محمد علی صاحب وکیل منصفی شہر میرٹھ

قطعہ

کیا رنگ ہے کیا ڈھنگ ہے کیا آب ہے کیا تاب ہے
دونوں کو یکساں دیکھ کر حیرت کا عالم ہو گیا
شکرِ خدا قسمت لڑی موتی کی جوڑی مل گئی
دو گوہرِ بحرِ شرف کا عقد باہم ہو گیا

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً قطعہ

فراغت یافتہ از شادیِ فرزند خود سید
بگو در صوری و ہم معنوی تاریخ ای جعفر
بود عقدش ہمایون و مبارک سعد و فرخندہ
بشد وصل گل از بلبل ببودہ ہجدہ ذیحجہ

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً قطعہ

ماہِ گردونِ شرفِ آلِ محمد اختر
بست در الفتِ داماد ولی عہد نبی
کہ بود در رویتِ حسنش بر لش فرخندہ
عقد دائم للشبب ہجدہم ذی حجہ

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً قطعہ

ای محمد علی از فضل خداوندِ نعم
۱۹۵۶ سمبت
عقدِ مہر و خرد مند مبارک باشد
۱۸۹۹ عیسوی
ماہ و سال و شب و روزش ہمہ سعد و میمون
دمبدم شادیِ فرزند مبارک باشد

تاریخ خطبہ نیکی سید معشوق علیخان نواب ... محمد علیخان صاحب بہادر رئیس قصبہ سرسی ضلع مرادآباد

قطعہ

فرحت انگیز ہی گلزار سیادتکی بہار — رشک فردوس برین آج ہو شمس آباد
جن و انسان کے معطر ہین دماغ ای جعفر — بوی گلہای سیادت سے بسا شمس آباد
۱۳۱۶ھ

ایضاً قطعہ

مہ جبین گشت چو معشوق درین شمس آباد — بندہ در رشتۂ معنی دُر تاریخ بسفت
وہ چہ مصراع بہجری داد مسیحی جعفر — خطبۂ سید معشوق علی طبع بگفت
۱۳۱۶ھ ۱۸۹۹ع ۵۸۳

ایضاً قطعہ

محمد کو علی سے قبل جب مین نے کہا جعفر — تو نام اک نواب بہادر ہو گیا حاصل
بہن کی راحت جان خویش ہین عاشق حسین انکے — انہین کے لخت دل پر دل ہو نواب کا مائل
نواسہ کو کیا ہے جانشین اپنا محمد نے — سیادت مین ہے دونون سمت سے یکتا یہ قابل
یہ تھا جوش محبت نام معشوق علی رکھا — سب اسکو جانتے ہین خاص و عام عالم و جاہل
ہوا منسوب شمس آباد مین یہ گوہر یکتا — امید و آرزو کی آ گئی کشتی لب ساحل
کہا جعفر نے نواب ملک آداب سے ہنس کر — حیات خضر و اقبال سکندر ہو اسی حاصل
ہمیشہ آپکا اولاد کا سایہ رہے سر پر — مبارک ہے محمد النسب معشوق عاشق دل

جن و انسان کے معطر ہین دماغ

تاریخ شادی اختر سلطان دختر دختر جناب ادرجاج سید آغا علی صاحب برادر عمہ زادہ بندہ با سید محمد مہدی پسر جناب سید ابو المظفر صاحب

قطعہ

مسعود و مبارک این قران السعدین	بر سید ابو المظفر از فضل آلہ
کز اختر سلطان بہین شمس آباد	عقد مہدی شدہ بذی حجہ ماہ
	سنہ ۱۳۱۶ھ

قطعات تاریخ شادی تہور خان ولد شاہ میر خان صاحب ساکن قصبۂ شمس آباد مع تاریخہای مصالحت افغانان و سادات

قطعہ

بر سر تخت عروسی چو نشستہ نوشاہ	جامہ در بر بسرش تاج مبارکبادا
بلبل طبع درین جشن چنین نغمہ سراست	عقد گلرو شب معراج مبارکبادا
	سنہ ۱۳۱۷ھ

ایضاً قطعہ

اس شکر رنجی کو گزرے تیس ۳۰ سال	دیکھنا کب دونون چھوٹی کب ملے
صلح کے بانی ہین مشفق شاہ میر	عقد مین انکے پسر کے سب ملے
کی بہ کوشش عنایت خان نے بھی	[illegible]

منگلے شادی کا لکھا تھا لکھا لیا
مال و دولت دین ایمان عز و جاه
صلح کی تاثیر جعفر دیکھنا
صبح کو وہ اس طرح متوون ہوئی

بے سبب بے وجہ بے مطلب ملے
تا ابد ہمراہ ایک کو یار ملے
مجکو بھی ہجری کی سن اس ڈھب ملے
دو بدو افغان و سیداب ملے
سنہ ۱۳۱۷ھ

ایضاً قطعہ

فاتح توشہ میر ہے اس کا بیاہ ہے جسکے لڑکے کا
دست خدا کی قوت ہے جو قلعہ خود سر فتح ہوا
حامی ہین رمضان و تفضل اور عنایت ساعی ہین
جعفر نے تاریخ کہی ہے باب خیبر فتح ہوا
سنہ ۱۳۱۷ھ

ایضاً قطعہ

دیکھا شہ میر کی فرزند کی شادی مین یہ رنگ
ہنسکے یہ جعفرِ خوش فکر نے تاریخ کہی

ہمنشین ایک ہی جلسہ مین تھی نیک صفات
مل گئے آج گلے واہ پٹھان اور سادات
سنہ ۱۳۱۷ھ

تاریخہائے ختنہ سید اطہر حسن و سید اختر حسن پسران جناب سید قاسم حسن صاحب تحصیلدار ضلع علیگڈھ

قطعہ

غسل آج اطہر و اختر نے لیا
مہماں آئے ہیں سب پاک نسب
کیا کہوں باغ سیادت کی بہار
جشن برپا ہے ہر اک سمت ہے دہوم
بلبلیں رقص میں ہیں نغمہ سرا
فرد و یکتا ہے سلیمانی قسم
خندہ زن سب ہیں یہ مصرع پڑھکر

ہوئیں قاسم کی مرادیں پوری
جمع ہیں ہاشمی و مطلبی
تر و تازہ ہے گلستان علی
دونی رونق ہے کہ دہری ہے خوشی
دیکھ کر جن کو کھلی دل کی کلی
ہوش اوڑا دینے میں ہر اک ہے پری
محفل ختنۂ اولاد نبی
۱۳۱۷ھ

ایضاً قطعہ

بھائی بہی دو مختون بھی دو موجد کے بہی ایجاد دو
۱۳۰۷ف
نادان بنیں نوشاہ دو دو گہر بہی ہوں آباد دو
۱۳۱۷ھ
ہو تخرجہ سے تعمیہ بھی دیتے ہیں اعداد دو
۱۹۵۶ اسقاط ۱۹۵۶
ہیں غسل دو دلبند دو جعفر مبارکباد دو
۱۸۹۴ / ۱۹۰۰ ۶

ہ
بیت و ہشت
عدد گرفته ام
مقتضائے
احتیاط ہمیں
است ۱۲۰

قطعات تاریخ شادی لالہ اشمبر سنگھ خلف لالہ تلسی پرشاد صاحب رئیس سکندرہ راؤ ضلع علیگڈھ

قط

دخترِ آزاد کو مبارک ہو		شوہرِ بخت مند نیک جری
سنہ ۱۳۱۷ھ		سنہ ۱۹۰۰ء
تلسی پرشاد کو مبارک ہو		شادی لخت دل نشاط و طرب
سنہ ۱۳۰۷ف		سنہ ۱۹۵۶ سمبت

ایضاً

سوالِ دل تہا سکندرہ مین بہار بے فصل کا سبب کیا
چمن چمن ہین طیور رقصان شگفتہ ہین غنچہ ہائے نسرین
یہ کیا ہے عطرِ عروس کی بو مشامِ جان مین جو آرہی ہے
یہ کس لئے ہے سرور و سامان تباہین جعفر تو ہوگی تسکین
کہا یہ مین نے تجھے خبر کیا یہ کس کے دم سے ہی ساری رونق
وہ دیکھہ بیٹھا ہوا ہے دولہا حسین و گلگونہ زیب و تزئین
ادا و شوخی ہے بچپنے کی نمک بہی ہی حسنِ رخ مین لیکن
زبان بہی شیرین بیان بہی شیرین دہن بہی شیرین سخن بہی شیرین
جبین تو ہے صبح شام گیسو کلام معجز نگاہ جادو
کھلی ہے قسمت بندھا ہے سہرا مزاج سادہ لباس رنگین
ہے تلسی پرشاد کا یہ لڑکا مبارک انکو ہو ایسی شادی
آلہی آمین آلہی آمین آلہی آمین آلہی آمین
یہ میری تاریخ بہی ہی فصلی کہ اونکا ہو بی دست مین ہی اصلی

ایضاً قطعہ

ہین کاغذ عیار آجکل تاجر نمین
کمی کی شکایت اگر کیجیے گا
کلید درِ آرزو ہے قناعت
مری بات ٹکسال باہر نہین ہے
سراسر ہوا نفع نقصان کیسا
مقدر مین لکھی تھی چاندی ہی چاندی
شرافت مین ہمجنس رتبہ مین یکسان
ہے بے سود تکرار نادان نہ بٹنے
خزانہ بھی ہے مبارک بہو ہو

کہو تلسی پرشاد صاحب سے جعفر
تو ہونگے دولہن والے ناحق مکدر
ملے گا بہت کچھہ جو طالع ہی یاور
پر کہئیے لسے خوب سُنکر مکرر
وہ دولت ملی بہر گیا جس سے سب گہر
بہو چاند سی آئی ای مہر گستر
ترازو کے ہین دونون پلے برابر
یہ نقدِ روان تو ہی لاکہون سے بہتر
دولہن سیم بر گہر مین لائی تشمبر
سنہ ۱۳۱۷ھ

تاریخ ختنہ سید قاسم عباس و سید صغر عباس سلمہا اللہ تعالیٰ نبیرگان جناب نواب سید محمد ولیخان عرف نواب جانصاحب بہادر

قطعہ

قاسم و صغر چراغ خاندان و شن ہین
تخرجہ تاریخ مین بھی ہو گیا صد شکر حق

سنتِ اسلام ادا کی ہی ہر اک گلفام نے
آج دو شمعون و گل کتری ہین حجام نے
۱۳۱۷

اعداد دو گل
تاریخ سنتہ
١٢

تاریخِ ولادت دختر نواب سیّد سلطان حسینخان سلمہ اللہ تعالےٰ

قطعہ

شعبان کی دوسری کو اس یکتا نے
سلطان حسین کو عطا کی لڑکی
کیا ماہِ صیام ہے مبارک جعفر
اب ساتوین کو پہونچی چھٹی کی کھچڑی
سنہ ۱۳۱۸ھ

تاریخِ ولادت پسرِ دوم نجابت نواب سلیمان حسین خان سلمہ اللہ تعالےٰ

قطعہ

آصف کا برادر ہے سلیمان کا فرزند
ان دونوں کے سر پر رہے ماں باپ کا سایا
ہے وردِ لبِ جن و بشر مصرعِ تاریخ
لو آصفِ ثانی سلیمان حشم آیا
سنہ ۱۳۱۹ھ

تاریخہائے ولادت باسعادت سید رفعت علیخان ولد نواب سید سطوت علیخان عرف اقبال بہادر ملقب بہ ہمایون حیدر خلف نواب سید شفاعت علیخان صاحب ملقب بہ سکندر دولہ سلمہم اللہ تعالےٰ

قطعہ

بدھ کے دن سات بجے. آٹھوین ذی الحجہ کو
قوتِ روح ضعیفی کا سہارا پایا
سعد و مسعود و ہمایون مبارک یہ خوشی
پوتا خالق نے دیا پیارے کا پیارا پایا

سلطنت بھی ہی آباد ملے نجم مراد — کہین سب اگلی برس اور ستارا پایا
خضرِ راہ دعا گو ہوئی فکرِ تاریخ — اسنے جسوقت سکندر کا اشارا پایا
روشنی ہو گئی گھر مین کہ خدا سے تمنے — ای بہن شکر ہے اب آنکھ کا تارا پایا

سنہ ۱۳۱۹ھ

ایضاً قطعہ

گلزار سیادت مین کیا پھول کھلا جعفر — دل سب کے شگفتہ ہین مسعود و ہمایون ہین
ہان بحرِ تفکر سے لا گوہرِ تاریخی — تو جوہری فن ہے یکتا درِ مضمون ہی
سب حرف تو ہون چیدہ الفاظ پسندیدہ — معنی بھی ہون سنجیدہ تاریخ بھی موزون
رنگین ہو فصاحت سے خوشبو ہو بلاغت سے — پھولونکی چھڑی گویا ہر مصرعِ موزون
ہو حسنِ بیان ایسا دیکھے جو ذرا جلوہ — یوسف تو زلیخا ہو لیلی ہو تو مجنون
یہ نجمِ فلک رفعت روشن ہے باحشمت — دن رات بڑھے طلعت اقبال بھی افزون
مان باپ رہین سر پر تقدیر بھی ہو یاور — آباد رہے سب گھر محفوظ ہو مامون
قدرت کے ہون نظارے چو گرد پھرین تارے — ثابت بھی ہون سیارے خدام مین گردون
دل آل کی الفت سے یہ جوش پہ ہی یارب — اس جامِ عقیدت مین یہ بادۂ گلگون
جرأت مین دلِ رستم ہمت مین کفِ حاتم — طاعت مین بن ادہم حکمت مین فلاطون
باہمتِ مردانہ باہیبتِ شیرانہ — باشوکتِ شاہانہ بافرِّ فریدون
ہم مرتبۂ جعفر ہم دبدبۂ حیدر — ہم سطوتِ اسکندر فرزند ہمایون

سنہ ۱۳۱۹ھ

عمر میری قبیلہ یعنی حسین ف بو صاحب ہم اللہ تعالی ز د شوال ھ

قطعہ

چشم بد دور دونون مہ پارے
عمر و دولت ہو جنکی روز افزون

نور دو دیدۂ عیسٰی حسین
عید کے چاند ہو گئے مختون
سنہ ۱۳۱۹ھ

ایضاً قطعہ

حسینؑ و حسن کی یہ اولاد ہین
انہین کے تصدق سے اتنے ہوئے

کہ اس سال مسعود و محمود مین
عیسٰی و محمد کے ختنے ہوئے
سنہ ۱۳۱۹ھ

ف مراد اولاد سادات حسینی یعنی اولاد حضرت امام زین العابدین ۱۲ منہ

ایضاً قطعہ

کہان وہ بخت سلطانی کہان تخت سلیمانی
کہان وہ تاج خاقانی کہان چتر جہانبانی

نہ وہ شوکت نہ وہ رفعت نہ وہ دولت نہ وہ عزت
نہ وہ غیرت نہ وہ ہمت نہ وہ جوش مسلمانی

لہو روتی ہین آنکھین قوم کی حالت پر اے ہمدم
نہین باقی سوائے جہل و افلاس و پریشانی

توکل ہے فقط لخت دل و اشک مصیبت پر
وہ کھانے کے لئے دانہ یہ پینے کے لئے پانی

پرانے طرز کو چھوڑا اپنے انداز کو سیکھا

مسائل جو شرع کے دیکھے نہ مطلب کی کتابین
ہوئین اضحوکہ خرد و کلان آیات قرآنی

بزرگون کی اطاعت ہے نہ خردون سے محبت ہے
ہوئے مادر پدر آزاد اطفال دبستانی

بھرا ہے چند سطرین پڑھ کے یہ سودا دماغون مین
سمجھ رکھا ہے اپنے آپ کو بقراط کا ثانی

سیہ کاری و عیاشی سے خود سیلف و قلم چھوڑے
ہوا ہے مفت مین بدنام و رسوا خطِ پیشانی

گئے ہین ترک فرض و واجب اس سنت کی الفت مین
مسلمانون کا مذہب آہ حاجیؔ ہے مسلمانی
سنہ ۱۳۱۹ھ

بسبب ہمنامی تخلص حاجی اندوزی کا حج ۱۲

تاریخہاے ولادت برخوردار چندر پرکاش سلمہ اللہ تعالیٰ خلف بابو درگا پرشاد صاحب رائے بہادر ناظم تخلص ساہوکار فرخ آباد

قطعہ

سو مین نور چشم راحت جان	در جہان آمدہ بحسن و جمال

آمدہ گوہرے ز برجِ شرف گفت تاریخ جعفر از ناظم		مہروش نور عینِ ماہ جبین تاجِ سر آ لعلِ بے بہاست ہمین سنہ ۱۳۲۰ھ

ایضًا قطعہ

شکرِ حق بارِ سوم ہم آمدہ آن شکرِ ماہ گفت تاریخ طلوعش جعفرِ روشن بیان		کز فروغ طلعتش خورشید شرمندہ شدہ نجم برجِ رفعتِ اقبالِ تابندہ شدہ سنہ ۱۹۵۹ سمبت

تاریخ ہائے ولادت میرزا جمشید قدر سلمہ اللہ تعالی خلف صاحبِ عالم میرزا سکندر قدر بہادر تحصیلدار قائم گنج ضلع فرخ آباد

قطعہ

ابن دارا حشم سکندر قدر گفت جوہر شناس تاریخش		در جہان آمدہ بصد شوکت دُرِّ شہوار معدن دولت سنہ ۱۳۲۰ھ

ایضًا قطعہ

تاریخ تولد پسر چودھری فتح علیخان ولد جناب چودھری نصرت علیخان در بہار رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی

قطعہ

آمدہ در عالم امکان ز لطف کبریا	زینت آغوش مادر راحت جان پدر
در سنین عیسوی اے جعفر از جدش بگو	دائما با فتح و نصرت باد فرزند پسر
	۱۹۰۳ء

تاریخ ولادت پسر جناب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع منشی نولکشور صاحب

قطعہ

بمشکوے منشی عالی منش	تولد بگردید نور نظر
بفضلی ز کلک گہر سلک جعفر	چکیدہ کہ فرخندہ طالع پسر
	۱۳۱۱ف

ایضاً قطعہ

شد روشنی بخش جہان از لطف حق	رشک قمر نور نظر جان پدر
اندر سنین ہجری جعفر بگو	اختر جبین ماہوش عالی گہر

تاریخہائے تولد پسر جناب مولوی عبد الجلیل صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر ضلع فرخ آباد طوفان تخلص و نام پسر محمد خلیل

قطعہ

محفوظ باد نور نگاہم ز چشم بد
جعفر شمار در صفتِ کودکِ حسین

تا دَور مهر و ماه بماند خلیل من
رشکِ هلال و ماه لقا شمعِ انجمن
۱۳۲۳ھ

ایضاً قطعہ

معدنِ مہر آمدہ آنکہ خلیل نام او
سنہ ۱۳۱۳ف

ربِ صمد باد دہد دولت و عمر و آبرو
سنہ ۱۳۲۳ھ

مست می سرور اند عبدِ جلیل نیکخو
سنہ ۱۹۰۶ء

شام و سحر ز شوق دل شور کنند چار سو
سنہ ۱۹۶۲ سمبت

نور نظر سرور دل
سنہ ۱۹۰۶ء

نو گلِ باغِ آرزو
سنہ ۱۳۲۳ھ

ایضاً قطعہ

یہ لختِ دل نورِ نظر نورِ بصر مسعود ہو
اب بعد مدت کے جلیل القدر نے پائی مراد

کیا افتخار دودمان و شمع کاشانہ ملا
ملن بحرِ طوفان خیز کا روشن گہر دانہ ملا
۱۹۰۶ء ۵۶
۱۹۶۲ سمبت

ایضاً قطعہ

جب دستگیری کو علیؑ آئے تو بر آئی مراد	لو گوہر روشن کو پایا بحر طوفان خیز سے سنہ ۱۹۰۶ء

قطعہ تاریخ تولد برخوردار شاہ میرزا ولد سید احمد میرزا خلف برادر نواب سلطان میرزا صاحب رئیس دہلی سلمہم اللہ تعالے

قطعہ

خوش باش کہ نور عین فرزند رسید	ہشیار کہ وقت دستگیری آمد
کن شکر کہ از لطف معین الضعفا	بخت تو جوان عصائے پیری آمد سنہ ۱۹۰۶ء

قطعہ تاریخ شادی پسر مشفقی لالہ نجہاور لال صاحب نائب تحصیلدار سابق قائمگنج ضلع فرخ آباد

قطعہ

فضل خالق سے بنا راجہ بہادر دولہ	صد و سی سال سلامت رہے با اقبال
طبع جعفر نے یہ تاریخ کہی سمبت میں	عقد فرزند ہو سعد آپکو نجہاور لال ۱۹۵۹ سنہ سمبت

تاریخ عقد سوم برخوردار قاسم حسین ولد جناب برادر محمود حسین صاحب کہ نصیحتاً برای سید اقبال حسین پسر قاسم حسین گفتہ بودم

عورت کوئی گھر مین نہین تم ہو عالم وہ تھے یہ تجین
تھی شرع کی پیروی بھی اُن پر لازم ای نور عین
دادا کی خوشی باپ کی مرضی تھی یہی تم بھی خوش ہو
محمود ہو تیرا نکاح قاسم اقبال حسین
سنہ ۱۳۲۲ھ

قطعات تاریخ شادی سید فیضان حسن سلمہ اللہ تعالی عرف میرن ولد شفیقی حکیم میر فیض حسن صاحب

قطعہ

سمدھی تو ہین ہوا کے گھوڑے پہ سوار
گھر کی صورت حکیم دل بیٹھ گیا

سمدہن جو برس پڑین ہوئی پھر برسات
طوفان رجب ہوا کہ میرن کی برات
سنہ ۱۳۲۱ھ

ایضاً قطعہ

بہم شدند چو این نیرین برج شرف
برائے فاطمۂ زہرا پئے علیؑ ولی

بگفت سید عیسیٰ نفس کہ رب عباد
قران مشتری و ماہتاب سعد بود
سنہ ۱۹۰۳ع

قطعہ تاریخ شادی برخوردار سید میر جان خلف اکبر برادر سید صغیر جان عرف ببن صاحب سلمہما الاحمد رئیس لکھنؤ

نقش دی آج
سنہ ۱۳۲۱ھ

قطعہ

فخرِ داؤد سید اصغر جان آج
محفل مین پر بزادہین یون گرم سخن

لائے گھر مین بہو کو ماشاءاللہ
بلقیس دلہن ہین تو سلیمان نوشاہ
سنہ ۱۳۲۱ھ

شعر

ہے شب عقد بندھا اب تیرے سر پر سہرا
سنہ ۱۹۰۴ء

دائما تجھکو مبارک مہِ انور سہرا
سنہ ۱۳۲۱ھ

قطعہ تاریخ شادی کتخدائی برخورداران محمد عابد علی و عباس علی سلمہما اللہ تعالیٰ نبیرگان جناب نواب سید محمد ولیخان عرف نواب جانصاحب برادر کلان مورخ

قطعہ

سرورِ بادۂ خم غدیر ہست
بنی عم منعقد گشتند باہم

بخلوت ہمقرین دو مہر و دو مہ
مبارک دو عروس و شب دو نوشہ
سنہ ۱۳۲۳ھ

تاریخ عقد سلطان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نبیرۂ مورخ مصنف

خوشا لطف احسان باری تعالی ز صدق دل و دل بلبن شکم جعفر

بگو بعد ازان مصرع خوش ہجری مبارک شود عقد فرزند دلبر

سنہ ۱۳۲۴ھ

بست و نہم ماہ مبارک رمضان سنہ ۱۳۲۴ ہجری
مطابق ہیجدہم نومبر سنہ ۱۹۰۶ع بوقت نصف شب
یعنی شب عید الفطر فرزند نرینہ بمشکوئے جناب
نواب مستطاب حامد علیخان صاحب بہادر
والی ریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور متولد شد

قطعہ

بر خسرو ذیشان تا دورۂ مہر سما این نیر اصغر بود مسعود آز ماہ و سال

گل مصطفیٰ آباد از نور جنبش پر ضیا گشت در نصف شب دیدہ ہلال عید شاہ مہ جمال

سنہ ۱۳۲۴ھ

دیگر

شد تجلی بخش عالم ماہ رخ اختر جبین نور چشم سلطنت با حشمت و اقبال باد

خیر خواہ دو لتش در علیوی تاریخ گفت زیب ایوان نیر اصغر صد و سی سال باد

سنہ ۱۹۰۶ع

قطعۂ تاریخ

۱

سیّد علی نقی خان صاحب بہادر رئیس لکھنؤ نام
والدہ صاحبہ پسر فرخندہ سیر زہرا بیگم صاحبہ ہست
و عرف پسر نواب عالم ہست

قطعہ

آن مہر فلک جاہ فریدون درگاہِ فرخ بنیاد
سنہ ۱۹۶۳ سمبت

کردند نکاح ابن با حشمت جاہ از لطف و داد
سنہ ۱۳۲۴ھ

حاجی دربارگاہِ دارای جہان کن عرض بدل
سنہ ۱۹۰۶ ع

بلقیس عروس با سلیمن نوشاہ یار آباد
سنہ ۱۳۲۴ ف

ایضاً قطعہ

مہِ ذیقعدہ مین زہرا بیگم
گھر بہرا آئی بہو شکرِ خدا

فضل خالق سے ملی دل کی مراد
آج ہے خانۂ خالی آباد
سنہ ۱۳۲۴ ف

ایضاً

کن عرض بدل کہ ہو دو تارا کنون
خلاق جہان صاحب اولاد کند

۲ دو عدد الف ممدودہ زائد امر سر خلاف احتیاط است

نواب علی نژاد در ذیقعده سنہ ۱۳۲۴ھ	عقد دور شباب مہ مبارک شو سنہ ۱۳۲۴ھ

بفضلہ تعالی قطعات تاریخی شادی برخوردار نوین چندر پسر دوم بابو درگا پرشاد صاحب رائے بہادر رئیس فرخ آباد - پنجشنبہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق سنہ ۱۳۲۵ھ

قطعہ

خدا کی مہر ہوئی چاند سی دلہن پائی
بسر ہو لطف و محبت سے عمر ای فرزند

ہزار شکر تمہاری بھی ہو گئی شادی
نوین چندر مبارک یہ خانہ آبادی
سنہ ۱۳۲۵ھ

ایضاً

للہ الحمد نوین چندر کنون شد نوشاہ
گفتم این مصرع تاریخ ز بابو صاحب

تاج و انگشتری و تخت مبارک باشد
محفل عقد جوان بخت مبارک باشد
سنہ ۱۹۶۴ سمبت

ایضاً

پچھلا پہر مئی کی نوین جمعرات کو
تاریخ و نام مصرع روشن ہین دیکھ لو

دو چاند ایک جا ہین مبارک شب جلوس
نوشہ نوین چندر ہی بشیشری عروس
سنہ ۱۹۰۷ء

بفضلہ تعالی شب بست و ہفتم جمادی الاخری سنہ ۱۳۲۵ھ

عقد میر بدرالدین عرف محمد سلطان سلمہ تعالیٰ [line cut off at top]
با صغرا بی بی دختر برادر موسیٰ رضا صاحب گردید
سنہ ۱۳۱۵ ھ

قطعہ

زمہرِ خالقِ یکتا بماہ وش سلطان — عروسِ زہرہ جبین سیم تن مبارکباد
بگفت جعفرِ روشن بیان پئے تاریخ — کہ عقد دلبر ہمشیر من مبارکباد

سنہ ۱۳۲۵ ھ

بفضلہ تعالیٰ قطعات تاریخ عقد نواب اسمعیل خان صاحب خلف جناب مستطاب نواب اسحاق خان صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج ضلع فرخ آباد

قطعہ

مصطفیٰ قصر کی زینت کا نظارہ کیجے — آج ایوان فلک کا ہے یہ ایوان جواب
رونق افروز ہے دولہ مہِ کامل کی طرح — گرد ہین مثل کواکب کے عزیز و احباب
سامنے عارضِ پُرنور کے چہرہ فق ہے — روئے مہتاب پہ کیا چھوٹ رہی ہے مہتاب
سورۂ نور کی تفسیر جبینِ روشن — شرح والشمس ہے رخسارِ منور کی کتاب
سرِ نوشاہ پہ ہین ظلِ خدا کے مانند — سایہ گستر فلک اجلال بہادر نواب
روبرو رقص کناں ہے صنمِ زہرہ لقا — بج رہی ہین درِ دولت پہ دف و چنگ و رباب
مخلصِ خاص مورخ بھی ہے یون گرمِ سخن — عقد فرزند جوان بخت مبارک ہو جناب

سنہ ۱۹۰۷ ع

ایضاً قطعہ

شکر خالق کا میرے مشفق کی بر آئی مراد
اپنے خیر اندیش سے تاریخ یہی سن لیجیے

جشن شادی پسر نواب کو محمود ہو
عقد اسمعیل ای اسحق خان مسعود ہو
۱۳۲۵ھ

ایضاً

با صحت و اقبال و جاہ و جلال و اقتدار
از بہر اولاد محمد مصطفی فخر رسل

یارب صد و سی سال با شد در جہان نواب
مسعود بادا عقد اسماعیل خان نواب
۱۳۲۵ھ

ایضاً

نواب با اقبال و ایمان صاحب عز و شرف
چوبیسوین ۲۴ ذیقعدہ کو حضرت خدا کے فضل سے

بچون کے سہرے دیکھنا اسحق خان محمود ہو
نواب اسماعیل خان کا عقد یہی مسعود ہو
سنہ ۱۳۲۵ھ

بفضلہ تعالیٰ قطعہ تاریخ شادی فرزند ارجمند بابو پرشوتم نراین صاحب رئیس فرخ آباد

قطعہ

قران اکے مرے مہربان کو ہو سعید
خدا کے فضل سے دو چاند ایک گھر میں ہیں

ہزار شکر کہ بر آئی آرزو دل کی
ستیش چندر تو دولہا دلہن میں چندر مکھی
سنہ ۱۹۶۴ سمبت

[illegible]

۲۹ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ وقت طلوع آفتاب یعنی

بنواخت شش ساعت چہل منٹ فرزند نرینہ بخانہ

سید محمد علی عرف سلطان صاحب سلمہ اللہ تعالے متولد گردید

قطعہ

مانگتا ہے روز و شب اللہ سے جعفر دعا
تہنیت خوش آن ہے جوان طالع سے ہون پیر ضعیف

تا صدی سال دنیا مین رہے صغر حسین
نور دیدہ ہو مبارک نور عین نور عین
سنہ ۱۳۲۵ھ

ایضاً

عطا نمود سمیع و بصیر نور نگاہ
بگفت مصرع تاریخ جعفر از سلطان

بجد و عم پدر و مادرش مبارکباد
ولادت پسر ماہوش مبارکباد
سنہ ۱۳۲۵ھ

بفضلہ تعالی شب دہم ربیع الآخر سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق

۱۲ مئی سنہ ۱۹۰۸ع عقد حیدر جان سلمہ اللہ تعالے

خلف برادر سید صغر جان عرف ننّن صاحب منعقد گردید

قطعہ

درین سال ہمایون بارک اللہ

دولت شد ای برادر شاد و خورسند

[illegible] | بعد [illegible] عقد و [illegible]
سنہ ۱۹۰۸ع

ایضاً

زبنتِ محمدؐ لقیب سروری | بشد منعقد حیدرِ نامور
جدِ امجد از والد نیش بگفت | مبارک شود عقد نور البصر
سنہ ۱۳۲۶ھ

بفضلہ تعالیٰ شب سہ شنبہ سیزدہم رجب سنہ ۱۳۲۶ھ
مطابق یازدہم اگست سنہ ۱۹۰۸ع عقد سید محمد حسن
عرف سید نواب کہ نام تاریخی (آغا صادق علی) ست
با دختر نواب شوکت علیخان بہادر منعقد گردید
الحمد للہ کما ہو اہلہ

قطعہ

دعا دیتا ہی دلدادہ کہ تم گلزار عالم مین | خدا کے فضل سی ہو لو بہلو با حشمت و اجلال
رجب کی تیرہوین کو بنگئے نوشاہ اے سید | مبارک عقد دائم نور چشم صاحب اقبال
سنہ ۱۳۲۶ھ

بفضلہ تعالیٰ جمعہ پنجم صفر سنہ ۱۳۲۷ھ مطابق بست و ششم
فروری سنہ ۱۹۰۹ع مطابق سنہ ۱۳۱۶ف [illegible]

[illegible]

اقبال بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ متولد گردید

قطعہ

شکرِ خدا ابرو ہلال آنکھوں کا تارا آگیا	خورشید وش اختر جبین ماہ منور سعد ہو
ہے تا ثریا دھوم میر مصرعِ تاریخ کی	طفلِ فرخ فر با اقبال سکندر سعد ہو
	سنہ ۱۹۰۹ع

بفضلہ تعالیٰ قطعات تاریخی ولادت پسر دوم نجابت

نواب سلطان حسین خان سلمہ اللہ تعالیٰ

قطعہ

الٰہی تا جہان باشد نگہدار آل عمران را	ہمہ اولاد سلطان و سلیمان نیز خاقان را
بعیش و دولت و اقبال و شوکت دائما بادا	ہمایون و سعید این سمیر فرزند سلطان را
	سنہ ۱۳۲۷ھ

ایضاً

با ثروتِ سلطانی با سطوتِ خاقانی	با شانِ جہانبانی در حفظِ تو طفلان باشد
سنہ ۱۹۰۹ع	
ای قاضی حاجات ہم جلال مہمات ہم	این طفل جوان طالع تا دور جہان باشد
	سنہ ۱۳۲۷ھ

بفضلہ تعالیٰ قطعات تواریخ ولادت برخوردار سعید

محمد عباس پسر حیدر سلطان و شمس النسا سلمہم اللہ تعالیٰ کے

قطعہ

این مہر جبین مہر این طفل ہلال ابرو — آمد بجہان خوشتر از لطف جہان پرور
ہان جعفر دلدادہ تبریک چنین دادہ — مسعود بمہد مہ نور نظر حیدر

سنہ ۱۹۰۹ ع

ایضاً

شکر خدا مہدی ہو روشن تمہارا گھر بھی آج — الحمد جگر نور بصارت دلربا پوتا ہوا
یہ مصرع تاریخ جعفر ہی ضیائی چشم ہے — ای مہر انور ہو مبارک چاند سا پوتا ہوا

سنہ ۱۳۲۷ ھ

ایضاً

سب پوچھتے ہیں جعفر روشن ضمیر سے — کیوں ہے مہ صیام کی پچیسوین کو عید
مجھ سے سنین کہ شبکو ہوئی رویت عجیب — شمس النسا کو چاند خدا نے دیا جدید

سنہ ۱۳۲۷ ھ

ایضاً سجع

ہم رتبہ جعفر پسر شیر خدا — کرار و جری مثل اب جد عباس
کونین کے مخدوم تھے لیکن دل سے — تھے خادم اولاد محمد عباس

سنہ ۱۳۲۷ ھ

افضل القرا الرشی ... شنبہ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ

تاریخ تخلص انور
والد عزیز مرحوم بعد
۱۲

[illegible] بتاریخ [illegible] سنه [illegible] مطابق [illegible] یوم [illegible]

سید علی حسین عرف محمد نواب پسر سید نواب

سلمہم اللہ تعالی متولد شد

قطعه

نشه در دیدهٔ حق بین و صراحی بر لب — همگنان مستِ مئ خُمِّ غدیر اهل یقین

می سرایند بهم مصرعِ جعفر هر دم — مهِ نو آمده ذی الحجه شب [illegible] همین

سنه ۱۳۲۷ھ

تاریخ شادی پسر رمضانخان صاحب رئیس شمس آباد

قطعه

منور ہے رخ روشن سے محفل — مہ کامل ہے یا چہرا اسیر کا

رہے تا دور شمس آباد یا رب — مبارک ہو تمہین سہرا اسیر کا

سنه ۱۳۲۶ھ

ایضاً

ماہ ذی الحجہ مین دیکھا رمضانخان نے تم — خوش سیر رشک قمر کا ہو مبارک سہرا

مہربان مصرعِ تاریخ سنو جعفر سے — نیک کردار اسیر کا ہو مبارک سہرا

۱۳۲[illegible]

تاریخ شادی برخوردار سید علی اختر سلمہ اللہ تعالیٰ
خلف سید سلطان حسن مرحوم با دختر سید جعفر حسن
قیصر جہان بیگم نام ہر دو تاد عم نوشاہ محمود حسن و امداد حسن

قطعہ

لمعۂ نور سیادت ہے عیان چہرون سے
روشنی انکی رہے تا بقیامت موجود

دونون بھائی ہوے اس رشتۂ الفت سے ایک
جوڑی موتی کی یہ خوش آب ہو یاز مسعود

جانچ لو مصرعِ تاریخ کو امداد حسن
عقدِ دو گوہرِ دریاے شرف ہو محمود

سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضاً

جعفر حسن و فاطمہ بیگم ہین شاد
سہرا دیکھا ہر ایک نے دلبر کا

یارب خوش و خورم رہین نوشاہ و عروس
محمود ہو عقد اختر و قیصر کا

سنہ ۱۹۱۱ء

مصرع

دولھا علی اختر دولھن قیصر جہان

سنہ ۱۹۱۱ء

ایضاً

سلطان حسن کا ... گوہر یکتا
... علی اختر ... اقبال

ہے عقد ہر نظم دل آویز موّرخ — نوشاہ بنا دُرِ یتیم حسن مثال

۱۳۲۹ھ

تاریخ شادی پسر جناب ڈپٹی بہاگوت داس

قطعہ

بہاگوتداس بہادر گہر بحر کرم — نو عروس از پئے دلبند مبارک باشود

بلبلِ طبع موّرخ ز طرب نغمہ سر است — جلسۂ شادیٔ فرزند مبارک باشود

۱۳۲۹ھ

قطعات تاریخ تخت نشینی ہز ہائینس میر عثمان علی خان بہادر والی حیدرآباد دکن

وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ

۱۳۳۰ الہی

۱۳۲۹ھ

قطعہ

پسر کو پدر کا ملا تخت گھر — حکومت ہو عثمان علیخان کو مسعود

وراثت کی آیت کو لفظی میں لکھکر — نکالے ہیں جعفر نے اعداد مقصود

مگر ہے سلیمان ہندی یہ سلطان — دلیلِ قوی ہے تصرف کی موجود

[illegible]

یہ تاریخ ہی ... کی ہ — یہ ... ہوا وارث تاج دارو

سنہ ۱۳۲۹ ھ

اگر حسن تاریخ دیکھیں عجب کیا — کہ طالب ہے حاسد ہوں تاریخ محسود

سنہ ۱۳۲۹ ھ — ۵۸۲ سنہ ۱۹۱۱ ع — سنہ ۱۳۲۹ ھ

عدد تیرہ سو بیس الہی کہے سن ہیں (۱۳۲۰) — جو دیکھو تو لفظی میں ہیں صفا موجود

ایضاً

رسید نیر اکبر کنون بزیر زمین — دمید نیر اصغر بدولت و اقبال

ہمین نظام جہان است حاجیا قدوری ز — زوال مہر شود باعث کمال ہلال

سنہ ۱۳۲۹ ھ

ایضاً

اگر ہیں شاہ والا مہر تابان[سعہ] — تو ہیں ارکان دولت ماہ و انجم

سنہ ۱۳۲۹ ھ — سنہ ۱۳۲۹ ھ

جلوس خسروانہ گنج پرویز[سعہ] — مبارک ہو نظام الملک ہفتم

سنہ ۱۳۱۹ ف — سنہ ۱۹۱۱ ع

ایضاً

زوال مہر و طلوع قمر رشید ہند — سہ شنبہ چارم ماہ صیام نصف نہار

سنہ ۱۳۱۹ ف — سنہ ۱۳۲۹ ھ

الست لیست و نہم شاہ میں سلیمان فر — بیافت تاج بہ در بہر ... گنج وقار

سنہ ... — سنہ ۱۹۲۵ ...

سعہ - جلوس تخت اوج اعزاز شاہی - سہ - اگر ہین چشم بد دور آپ خورشید

سمت ۱۹۶۸ — سنہ ۱۹۱۱ ع

خدیوما میر عثمان علیخان ظل سبحانی — همایون ار شها بادا بتو از لطف یزدانی

صفات ذات تو در فکر شاعر هم نمی گنجد — همه عاجز همه حیران چه تورانی چه ایرانی

جوان عمر و جوان همت جوان حسن و جوان قسمت — جوان طبع و جوان دولت جوان شوکت جوان شانی

بشر صورت ملک سیرت فلک رفعت قمر طلعت — مطاع عالم و آدم مطیع آل عمرانی

فلاطون عقل و کسری عدل و حاتم بذل و رستم دل — فریدون جاه و دارا پاسبان اسکندر ثانی

چهار ارکان اسلامی مشید گشت از دستت — چها قوت گرفت از بازوت بازوی ایمانی

ظلام ظلم را قامع چو خورشید فلک لامع — رعایا را خوشا طالع که دارند چو تو سلطانی

نهیب عدل تو بهمی چنان انداخت در قلبش — که چوپانی کند بر غاله را گرگ بیابانی

سپر هستی برای حفظ مظلومان بیچاره — پی گردن کشان دهر شمشیر صفاهانی

پریشانم قلم کن فرق اعدائم سر گردم — مورخ را رهائی بخش از بند پریشانی

دگر تنقیص تاریخم خلاف درگهت باشد — رقم فرما سلیمان را برسم الخط قرآنی

باقبال و جلال و جاه ای شاه جهان پرور — صد و سی سال در ملک دکن فرمانروا مانی

قبای سروری در بر کلاه خسروی بر سر — مبارک با تو آصف جاه اورنگ سلیمانی

تخرجه ۳۰ ۱۳ھ

سنه ۱۳۲۹ھ

ایضاً

نشسته بر سریر سروری از لطف یزدانی — خدیوما میر عثمان علیخان ظل سبحانی

ببزمش نغمه پردازان پریان زهره وشان — بدربارش ثنا گویان همه انسی همه جانی

مهیا گنج غم و گشت از هر دامن و جیبی — کف جودش گهربار است مثل ابر نیسانی

نوشتہ کلک ہر شتاب جعفر بہر ...	مبارکباد بر ... بن سلیمانی سنہ ۱۳۲۹ھ

قطعاتِ تاریخ جلوس حضرت ملکِ معظم جارج پنجم قیصر ہندوستان ادام اللہ اقبالہم العالی

قطعہ

جانشین ایڈورڈِ ہفتمین برنشستی در مئی جائے پدر	ای فریدون شوکت و جمشید بخت جارج پنجم ہمایون ملکا و تخت سنہ ۱۹۱۰ء

ایضاً

آن جارج پنجم بہرِ عدل و رحم و مذہب عہد کرد جعفر بگو تاریخ و سال و ماہ با نام و مقام	مسعود و محمود و مبارک یا الٰہی جشن عہد جون بود بست و دو با انگلستان شاہی جشن عہد سنہ ۱۹۱۱ء

ایضاً

ہے مطلع انوار شہر بمبئی دیکھیں ذرا شانِ خدا کو مشرقی	تشریف لائے قیصرِ گردون جناب مغرب سے چمکا آج پہلے آفتاب سنہ ۱۹۱۱ء

ایضاً

بمبئی مین آ گئے دونون بصد حسن و ادا	قیصرہ نوشابہ سکندر مین اعظم شاہ جارج

سنہ ۱۹۱۱ء

یون ہو زیب رقم کنگ و کوئن کے وصف و نام	انجمن آرا ہے میری جان عالم شاہ جارج ۱۳۲۹ھ
ایضاً	
باہمہ یمن و سعادت باہمہ لطف و کرم حاجیا بر کعبۂ مقصود از جوش دلی	نیا سہ اختر مہر گستر ذرہ پرور آمدہ عید قربان شد کہ جان ہند قیصر آمدہ ۱۳۲۹ھ
ایضاً	
للہ الحمد کہ آن نیر اکبر در ہند طالع گردید حاجیا جوہری طبع بمن خوش گفتا گوہر سفتہ	قیصر جلوہ کنان ہمرہ شوہر در ہند مثل ناہید روز شنبہ دوم ماہ دسمبر در ہند قیصر برسید سنہ ۱۹۱۱ء
ایضاً	
بزم فروز خسروی شمع حریم سروری جوہر معدن وفا گوہر قلزم حیا	کوکب چرخ بہتری ماہ سپہر برتری قیصرۃ المکرمہ رونق تاج قیصری ۱۳۲۹ھ
ایضاً	
قیصرہ قیصر اور انکی نسل کا کیا ذکر ہو آسمان جاہ و جہان افروز عالمتاب ہین	نور مین اوج و شرف مین ایک سے بڑھکر ہے ایک چاند سورج باپ ان بچے ستارے سعد و نیک ۱۳۲۹ھ
ایضاً	

[illegible] قرین

از بمبئی با حشمت و اقبال در دت سعید
شد قیصر نو وارد دہلی دسمبر ہفتمین
۱۹۱۱ ع

ایضاً

مدحت سرا کو آپکے یہ رتبہ اعلی ملا
کہتے ہین سب اہل سخن جعفر ہے خاقانی ہند
مسعود ہو محمود ہوا ای قیصر گردون خدم
ذی الحجہ منگل بیسوین کو بزم سلطانی ہند
۱۳۲۹ ھ

ایضاً

لندن سے مہراجا آئے ساتھ مین لچھمی اور پروار
سورج چندر ستارے چمکے جگمگ جگمگ کرت سنسار
سگری بہارت ورش مین جعفر پرجا کہتی بارم بار
جموپچ لو کہہ پڑی ہے ستمی دلی جارج کیا دربار
(یعنی منگل)
۱۳۱۹ ف

ایضاً

کل والیان ہند کے حلقہ مین ہین وکوکب گن
ہین انجمن کی زیب دیکھو جا بجا سورج بیچ مین
ہم رتبہ چرخ برین ہے آج دلی کی زمین
روشن ستارے گرد ہین و چاند سورج بیچ مین
۱۹۶۹ ف

ایضاً

سارے والیان ہند حاضر ہین سر افگندہ
یہ تکمیل تمکم شہر دہلی مین مبارک ہو

مرقعۂ مثل بیسوین تواج پہلی بار | جلوس جارج پنجم شہر دہلی مین رکہو

سنہ ۱۳۲۹ھ | سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضًا

پنجمین جارج نمودند مع شہ بانو قیصری جشن بہ ہند
ہمہ زیب ہمہ زین ست چو بزم ملینو قیصری جشن بہ ہند
گفت از اوج فلک حضرت عیسیٰ جعفری تاریخ جلوس
نصف سہ شنبہ ہمایون بدسمبر دہ و دو قیصری جشن بہ ہند

سنہ ۱۹۱۱ء

ایضًا

تا ناظم دربار تو باشد مدامی آفتاب
با ہزاران شوکت و جاہ و جلال و اقتدار

خادم سرکار والا باد گردون دائما
قیصر جشن جمشیدی ہمایون دائما

سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضًا

گلشن ہند مین بہار آئی
مرزبان تر زبان ہین فصلی مین

ہوئی سر سبز آج کشت امید
قیصر و قیصرہ ہو جشن سعید

سنہ ۱۳۱۹ف

ایضًا

آمد ز ملک مغرب با صد جلال و شوکت
از بہر جشن دہلی در حضر تش بگوئی

فرمود جارج پنجم این کار خسروانہ
شاہا بود مبارک دربار خسروانہ

ایضاً

خوش آمدہ قیصرِ معلی القاب شکرِ معبود — بانوئی خجستہ نیز ہمراہ جناب فرمود ورود
کردند جلوس ہر دو تا در دہلی جعفر گفتم — این جشن طرب آفتاب و مہتاب بہم محمود

سنہ ۱۹۱۱ ع

ایضاً

پھر خزان دیدہ چمن مین آگئی فصل بہار — گلشنِ عالم مین فخر ہر زمین کی ہے آج
بلبلِ طبعِ مؤرخ اسطرح ہی نغمہ سنج — مقدمِ قیصر سے فردوس برین کی ہے آج

سنہ ۱۳۲۹ ھ

ایضاً

ہزار شکر بدہلی نمود جشنِ عظیم — جنابِ قیصرِ ذیجاہ واجب التکریم
زجشنِ ظل آلہی و جشنِ ظل آلہ — سنینِ ہجری و فصلی بیافت طبع سلیم

سنہ ۱۳۲۹ ھ — سنہ ۱۳۱۹ ف

ایضاً

ماشاءاللہ چشمِ بد دور — دو ملک باو ہمی دہد باج
دو جشنِ جلوس کرد امسال — قیصر در مشرقین سر تاج

سنہ ۱۹۶۸ سمبت

ایضاً

جشن جمشیدی بدہلی کرد شاہ آفتاب — جارج پنجم قیصرِ گردون حشم دربار سپہر
قیصرہ ہم مثل ماہ چاردہ ہمراہ اوست — گشت از مین قدمہایش خوش اختر

[illegible]	[illegible]
از عطای گنج سیم و زر رعایا بهره ور	ورد عام هر دم چنین مصرع جعفر ملکات هند
نسل بعد نسل تا دور فلک سامی ذوالجلال	یا درخشان با نجوم این مهر سپهر بر ملکات هند
	سنه ۱۹۰۸ سبت

ایضاً

از شاه جهان مهر گستر	تابان گردید اختر هند
اعلان نمودن ویسرایم	دهلی پایتخت قیصر هند
	سنه ۱۹۱۱ ع

ایضاً

شهنشاه معظم جارج پنجم ظل سبحانی	همایون باد بر فرق تو اکلیل جهانبانی
بسر کارت شهانی هر بر خدمت کمر بسته	همه یارت سفیران جهان مصروف ثناخوانی
تعالی الله ذات تو همه اوصاف را جامع	بدل رستم بکف حاتم بحکمت عقل لقمانی
چو لطف حق محافظ آمدی هر دین و ملت را	رعایا را قوی گشته ز تو بازوی ایمانی
جهازان هوائی در فضای آسمان ادی	چراغ عهدت نگردد کم ز عهد سلیمانی
شده بار دگر در هند دار السلطنت دهلی	خزان دیده چمن را کرده رشک گلستانی
فرو شد شورش و هنگامه بنگالیان یکسر	ز حسن انتظامت در تحیر عقل انسانی
خطاب و خلعت و نذر و زر هر یک عطا کردی	زهی همت زهی بخشش زهی اکرام خاقانی
پی تعلیم ها پنجاه لک هر سال افزودی	خوشی از آئینه دلها زدودی زنگ نادانی
زهی الطاف شاهانه که شد از حکم [illegible]	خلاص قیدیان فوجداری نیز دیوانی

خوشا بختی و خرم روزگارے بخت آن از ہم	گر دادم چو تو سلطان ز فضل و لطف یزدانی
بدرگاه حق در تاریخ جشن نذر می آید	مبارک باد جہان شاه جوان از رنگ سلطانی
	۱۳۲۹ھ

ایضاً

حبذا جرأت کہ در میدان کشتی چہل شیر	خسرو سہراب دل رستم جگر فخر کبار
ضیغم تاریخ را ہم صید کردی اے دلیر	قیصر ہندوستانم صفدر ضیغم شکار
۱۸۵۰	تخرجہ ۳۷۶۱ ۱۸۵۰
	سنہ ۱۹۱۱ء

ایضاً

فخر حاتم بعد جشن خسروی در ملک ہند	لایق ہر یک عطا کرده خطاب سیم و زر
جنوری بوده دہم تاریخ با جاه و حشم	سوئے انگلستان روان شد قیصر والا گہر
سنہ ۱۹۱۲ء	سنہ ۱۹۱۲ء

ایضاً

بعد فراغ جشن دہلی و شکار و سیر ملک	رفتہ ز ہندستان شہنشاه فریدون بارگاه
شکر خدائی بحر و بر طی کرده ایام سفر	قیصر با نگلستان رسیده فروری پنجم پگاه
	سنہ ۱۹۱۲ء

تاریخ ختنہ نواب سجاد علیخان عرف سلطان

صاحبزاده ہز ہائینس نواب والی رامپور

قطعہ

ہان بتخت نقرۂ نوشاہ دائم نشست
ای ضیا بخش دو عالم بہر آل مصطفےٰ

با دبر خرد و کلان این رسم دل افروز سعد
ختنہ نواب با سلطان در نوروز سعد
سنہ ۱۳۳۰ھ

تاریخ تولد پسر امراؤ خان صاحب ساکن فرخ آباد

قطعہ

روشن طالع پسر کہ اکنون آمد از لطف ودود
امراؤ نظر بکن چہ موزون آمد تاریخ ورود
روز دوم دیازدہ نومبر ماہ بس وقت چاشت
سنہ ۱۹۱۲ء
خورشید از برج حمل بیرون آمد بادا مسعود
سنہ ۱۳۳۰ھ

تاریخ عقد دوم بخشی مصطفےٰ خانصاحب

قطعہ

موزون ہی کلام خوشنما حسن بیان
آفت سی چھٹے تھے پھر پھنسے آفت مین

سچی تاریخ ہے کہانی یہ نہین
بخشی ہوئی قید عقد ثانی یہ نہین
سنہ ۱۹۱۲ء

تاریخ شادی حضرت خان [illegible]

قطعه

ازخانه ویرانی پریشان حال بوده من	آن خیرخواه ملکان ابن محمد شیرخان
اکنون بنموده سندت اسلام اداجعفر بگفت	بادا مبارک بار دوم عقد احمد شیرخان
	سنه ۱۹۱۲ء

تاریخ صحت برخوردار بنده عباس سلمه الله تعالیٰ
پسر سید محمد نقی عرف وزیر صاحب سلمه الله تعالیٰ

قطعه

بہر امداد آمده جدش علی مرتضیٰ	کز شگاف دمل و اندایش راحت یافته
نور چشم من نقی تاریخ جعفر گوش کن	سعد بادا بنده عباس صحت یافته
	سنه ۱۳۳۰ھ

باب دوم
تاریخہائے انتقال

تاریخہائے انتقال نواب ذوالفقار علیخان بہادر مرحوم ولیعہد نواب مستطاب کلب علیخان صاحب بہادر مغفور خلد آشیان

قطعہ

صد حیف نورِ دیدۂ نواب رامپور — از باغِ دہر سوی جنان کرد انتقال
جعفر بگفت مصرعِ تاریخِ رحلتش — ناشاد نامراد پُر ارمان نونہال

سنہ ۱۲۸۸ھ

ایضاً

پورِ نواب رام پور آہ — رفتہ زجہان بسیرِ جنت
جعفر تاریخِ رحلتش گفت — پژمردہ شدہ گلِ ریاست

سنہ ۱۲۸۸ھ

تاریخ وفات حکیم سید مرتضیٰ صاحب ساکن امروہہ

قطعہ

طاہر شبِ جمعہ شش زماہِ حجہ — الحق سید طبیب حاذق مردہ
سنہ ۱۳۰۴ھ — سنہ ۱۲۹۴ف

از مرگِ حکیم مرتضیٰ اندبدل — جمعے بیتاب غمزدہ افسردہ
سنہ ۱۸۸۶ع — سنہ ۱۹۴۴ سمبت

تاریخ انتقال حضرت واجد علی شاہ بادشاہ

قطعه

در ستمبر بست و یک حیف صد کرده انتقال
در سنین عیسوی جعفر بگفته مصرعے

بیخطا مظلوم بیکس بادشاه بے وطن
ظل حق واجد علی شد رخ بجنان زیب چمن
سنه ۱۸۸۷ع

تاریخ انتقال سراپا ملال نواب جعفری بیگم صاحبه مرحومه رئیسه شمس آباد بروقت دفن

یُحیی و یُمیت و هو علیٰ کلّ شیءٍ قدیر ۝
سنه ۱۳۰۵ھ

قطعه

مادر من جعفری بیگم نموده انتقال
بر سر نعش مبارک جعفر دل ریش گفت

حیف بر این واقعه وز این غم جانکاه آه
بست و هم ماه محرم صبح شنبه آه آه
سنه ۱۳۰۵ھ

تاریخ انتقال همشیره من سکینه سلطان بیگم صاحبه مغفوره

قطعه

از واقعهٔ وفات همشیره اکنون
بیساخته بر زبان جعفر آمد

مثل شب تار روز نظرم زده هائے
پژمرده دلم خواهر دلسوزم هائے

تاریخ انتقال جناب عمہ صاحبہ مغفورہ

قطعہ

نامش کلثوم عمۂ من	در خیر حیات خود بسر برد
جعفر تاریخ آن بگفتم	با فہم بزرگ خاندان مُرد
	۱۳۰۰ھ

قطعہ دیگر

عمہ من در گلستانِ ارم رفتہ ز دہر	متقیہ عابدہ عصمت مآب طاہرہ
مصرعی بر قبر پاکش جعفر احقر بخواند	مرقدِ کلثوم بیگم حاجیہ ہم زائرہ
	۱۳۰۰ھ

تاریخ انتقال سعد اللہ پسر مولوی رعایت اللہ صاحب وکیل عدالت مرزاپور

قطعہ

کچھہ رعایت کی نہ کی تو نے رعایت اللہ	کیوں نہ آ موت ہوا اس غم سے مرا حال تباہ
ہائے وہ طفلِ حسین جان پدر سعد اللہ	بحر میں ڈوب گیا رشک قمر کیا بس آہ
	۱۳۱۲ھ

تاریخ انتقال امانت خان

قطعہ

گوہرِ ... | فرد ذاتی و ... الٰہی ... علم

جعفر این مصرعِ تاریخ بگفت | جان بدادند امانت خان ہم

سنہ ۱۳۰۷ھ

تاریخ انتقال نواب ظفر حسین خان بہادر ملقب بہ ظفر جنگ رئیس فرخ آباد

قطعہ

خبر مرگ دوست چون جعفر | از زبانِ تقی علی بشنفت
باہزاران ملال و رنج و الم | انتقالِ ظفر حسین بگفت

سنہ ۱۸۹۰ء

تاریخ انتقال منیر خان ساکن شمس آباد کہ بعد نکاح جان داد

قطعہ

جامِ دنما سے شیرِ قضا نوش کر گیا | لائق سعید حافظِ قرآن پٹھان حیف
نادیدہ روئے عروس کہتی ہے نعش پہ | نوشاد نامراد پرارمان جوان حیف

سنہ ۱۳۱۰ھ

تاریخ انتقال جناب سید ابو تراب صاحب عم مرحوم من

قط...

مصرعِ تاریخ گفت جعفر زار و حزین	جلوه افزائے ارم گردیده سید بوتراب
	سنہ ۱۳۱۲ھ

تاریخ انتقال سید حیدر نواز شوہر ہمشیرہ عزیزی سید امداد حسین سب انسپکٹر قائمگنج

قطعه

جوان ہاشمی حیدر نوازم — سعید و متقی و پاک طینت
بقائم گنج آمد از بڈولی — علیل و ناتوان از بہرِ صحت
مگر صحت نشد افسوس فہوس — قضائیش کوفت آخر کوسِ رحلت
سہ شنبہ پانزدہ ماہِ ششم بود — شبانگہ رخت بستہ سوئے جنت
چنین تاریخ رحلت گفت جعفر — بشد واللہ گلِ شمع سیادت

سنہ ۱۳۱۳ھ

تاریخ انتقال بلقیس زمانیان بیگم صاحبہ عرف ڈگا صاحبہ

قطعه

رئیس شہر زوج ذوالعیش بود — کہ در ملک بماندہ جاودانی
پئے سیر از مقام فرخ آباد — برفتہ در ارم بلقیس ثانی

سنہ ۱۸۹۵ع

تاریخ انتقال مولوی محمد علاؤالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر رئیس کاکوری

شعر

آن علاؤالدین ز عالم در بہشت ۱۳۱۲ھ	چارم مارچ دوشنبه عصر رفت ۱۸۹۵ء

تاریخ انتقال جناب میرزا سلامت علی صاحب دبیر مرحوم

قطعه

دوشنبه ماہ نه و بست اول بیشد	روانه جانب فردوس ذاکر شبیر
سنین فوت ثنا خوان چاردہ معصوم ۱۲۹۲ھ	عیان ز مصرع اولی است از جمل درگیر
دگر مہندس فکرم بطرز نو جعفر	بیافت صنعت اعداد بے عدیل و نظیر
نوشت ہندسه دو بجاے روز دوم	بیا در حلت آن متقی صاف ضمیر
سپس بصد غم جانکاه سمت جیب الفور	نمود از پے تاریخ بست و نه تحریر
الف پے سه اول نوشت و گفت که حیف	به دو و نود دو صد و یک ہزار مرد دبیر

قطعه تاریخ انتقال جناب میر ببر علی صاحب انیس مرحوم

آن ثناخوان شہ کرب و بلا آہ کجا — نعلین حاضر و خالی است مگر جای انیس

زینتِ عرشِ برین بود ز نعلینِ نبی — رونقِ منبرِ مجلس ز قدمہای انیس

پنجشنبہ نہم و بست مہِ یازدہ مرد — خسروِ ناظمِ اقلیمِ سخن وای انیس

۱۲۹۱ھ

از جہان خدمتِ سلطانِ شہیدان رفتہ — داد گلزار جنان سید و آقای انیس

آیۂ نور مگر بود نشانِ سجدہ — قدسیان بوسہ گرفتند ز سیمای انیس

واقعی ہمعدد و ہم فنِ سحبان بودہ — نیست ہا بین جہان ہمسر و ہمتای انیس

جن و انسان ہمہ ہا سینہ زنان میگویند — سید و ذاکرِ اولادِ علی وای انیس

سنہ ۱۲۹۱ھ

تاریخہائے وفات سیزدہ معصومین علیہم السلام

قطعہ

گوش کن تاریخہائے انتقال — اے محب با صد غم و رنج و محن

شد دو حرفِ اولینِ یازدہ — از پئے زہرا و احمد بے سخن

عین کم شد از علی بہرِ علی — واز کیاہِ آمدہ بہرِ حسن

آہ واویلاست از بہرِ حسین — تشنہ لب گلگون قبا خونین کفن

ہائے لے سجاد شد تاریخِ غم — از پئے آن حاملِ رنج و محن

وز برائے باقرِ عالی نسب — و احمد زاہد آمد جانِ من

آہ عبداللہ بہرِ صادق است — آنکہ بودہ جان و روحِ پنجتن

… — از پئے کاظم امامِ بے وطن

وائے وائے ابن موسیٰ گفتہ ام	بہرِ موسیٰ رضا بوالحسن
از محمد ہائے جوادِ زمان	شورِ ماتم رفت تا چرخِ کہن
وائے مولا را بکن ختم با نقی	بہرِ معصوم و ہم اے خستہ تن
ضم ثمین ہائے حسن تا بے عدیل	از پئے آن عسکری شاہِ زمن
نامِ تاریخی این اشعار شد	ہائے تاریخ الائمہ دفعتاً
جعفرِ عاصی غلامِ اہلبیت	باہمہ محشور با وائے ذوالمنن ۱۳۱۴ھ

تاریخ انتقال زوجۂ اول جناب سید علی نقی صاحب عرف ننھے آغا صاحب رئیس لکھنؤ

قطعہ

ہزار حیف خوشی کے عوض ملا ہے رنج	وفورِ غم سے پریشان ہوں حواس کہاں
اسی سبب سے ہے اردو میں فارسی ترکیب	شبِ برات گئی عمدۃ النسا بجنان
	سنہ ۱۳۱۲ھ

تاریخ انتقال زوجۂ دوم جناب آغا صاحب ممدوح که بچۂ مردہ زائیدہ رحلت نمودند

قطعہ

ہے اس پیر فلک نے آج کیا اندھیر ہے	ماہتاب حسن برج قبر میں پنہان کیا
	١٣١٣ھ

تاریخ انتقال جناب سید علی حسن صاحب تحصیلدار پنشنر قصبہ بلہور ضلع کانپور

قطعہ

شد علیؑ حسن از چشم نہان	اختر برج شرافت ہے ہے
زاہد و عابد و پاکیزہ نسب	گوہر درج سیادت ہے ہے
عاشق بادشہ کرب و بلا	رفت از عالم غربت ہے ہے
بود بست و نہم ماہ رجب	پنجشنبہ شب رحلت ہے ہے
خاک بر سر ہمہ فرزندانش	اشک ریزان بمصیبت ہے ہے
دوستان سینہ زنان شام و سحر	نیست یک لحظہ فراغت ہے ہے
ہمگنان در غم ہجرش گویان	رفت سید سوے جنت ہے ہے
	١٣١٣ھ

تاریخ انتقال عیدن طوائف ساکن آگرہ حسب فرمایش بعض احباب

قطعہ

[illegible]

کیون نہ پوچھے جائے ہین جعفر کے بار	ہین آگرہ کی مرقعی سعیدن وفات مین
	سنہ ۱۳۱۳ھ

ایضاً

عجب ولایت احمدؐ سے آبرو پائی	نہان وہ قبر مین ہے یا صدف مین موتی ہے
وہ رشکِ حور بنی اور قصور عفو ہوے	گناہگار کی یون ہی نجات ہوتی ہے
خدا کے فضل و کرم سے بصد نشاط و سرور	دولہن کی شان سے سعیدن لحد مین سوتی ہے
	سنہ ۱۳۱۳ھ

تاریخہاے انتقال جناب حافظ قاری مولوی سید جعفر علی صاحب مرحوم رئیس جارچہ ضلع بلند شہر

مصرع

وا حافظِ وا قاری

سنہ ۱۳۱۴ھ

ایضاً

شیعہ سید مولوی جعفر علیؒ	حافظ و قاری معین مومنین
خلد مین پہونچے تو رضوان نے کہا	داخلِ جنت ہوا سلطانِ دین
	سنہ ۱۳۱۴ھ

تاریخ انتقال سید کرار حیدر صاحب ڈاکٹر از طرف

برادر شاہ[illegible]

تہا چارشنبہ دوپہر گہبی سے گرگرائی جلاب
ہان آٹھوین جولائی کو میرے برادر مر گئے

حکم خدا سے بس نہین چلتا تہا کیا کرون
بیمار مین جتیا رہا کرار حیدر مر گئے

سنہ ۱۸۹۶ ع

تاریخ انتقال حکیم صغیر حسین صاحب

قطعہ

مسیح عصر فلاطون زمن ارسطو عہد
چو سوی ملک عدم رفت عمر خویش ببرد

بصد ملال و بصد حزن و رنج و غم جعفر
بگفت لایق و کامل طبیب حاذق مرد

سنہ ۱۳۱۴ھ

تاریخہائے انتقال جناب حکیم شیخ محمد حسن صاحب عرف محمد جی صاحب رئیس لکھنو

قطعہ

آن مسیحا دم حکیم لکھنوی
در جنان رفتہ بجوار شہ جلیس

گفت جعفر در سنین عیسوی
حیف بودہ ثانی شیخ الرئیس

سنہ ۱۸۵۷ ع

ایضاً

زخم رخسارہ نشد آخر کار
سرمایۂ عمر خویش با مرگ سپرد

در ماہِ ... بالہر ارّان ...   ... محمدی مرد

۱۳۱۴ھ

ایضاً قطعہ بالتعمیہ یکعد

فراقِ مصطفےٰ مین زندگی تھی موت سے بدتر   نہ شب کو نیند آتی تھی نہ دنکو چین تھا دم بھر

قضارا بادلِ ناشاد اندنون زندہ گو یا   نبیؐ کے پاس جنت مین محمدؐ حیؐ گئے مر کر

۱۳۱۳
لتعمیہ ۱
۱۳۱۴ھ

تاریخ وفات ہمشیرہ جناب نواب شجاعت علیخان صاحب بہادر قبلہ رئیس لکھنو

قطعہ

ازجہان رخت سفر لبست حسینی بیگم   در غمِ ہجر حبیبان صبر کنم وا ویلا

گفتم این مصرعِ تاریخِ وفاتش جعفر   سیدہ رفت بگلزار ارم وا ویلا

۱۳۱۴ھ

تاریخ وفات زوجہ جناب عمّو صاحب قبلہ نواب سید محمد حسین خان صاحب بہادر دام ظلہ

قطعہ

بارہوین روز سہ شنبہ ہے جمادی الاول   لب پہ ہر شخص کے ہے وائے حسینی خانم

سال ہجری مین یہ تاریخ کہی جعفر نے   گئین فردوس کو اب ہائے حسینی خانم

تاریخ انتقال پسر سید محمد تقی [illegible]

صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قطعہ	
سید نقی بنزد من آمد چو اشک بار	تفتیدہ دل برشتہ جگر ہائے ہائے ہائے
پرسیدمش دل و جگرت را کدام سوخت	فریاد زد کہ داغ پسر ہائے ہائے ہائے
	سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ انتقال امن جین خادمہ قدیمہ

قطعہ	
در خاک سلطان و گدا یکسان شوند	از من نصیحت یاد دار اے باتمیز
ماہ صفر سہ شنبہ بود و بست و پنج	از دار فانی رفت امن جینم کنیز
	سنہ ۱۳۱۵ھ

تاریخ انتقال سیّدہ بیگم مرحومہ دختر کلان جناب برادر میر ولایت حسین صاحب

قطعہ

تھین نوجوان و دل شکستہ حامل رنج و الم

اب بعد وضع حمل مرقد مین گئین یہ نیک اساس

جعفر نے پوچھا ایک دن رضوان سے تو وہ سنکے کہا

ہین گلشن فردوس مین یہ سیدہ زہرا کے پاس

سنہ ۱۳۱۵ھ

تاریخ انتقال سید دلدار حسین صاحب ساکن شمس آباد

قطعہ

رفت از دار فنا واویلا	سید و مومن و غمخوار حسین
جعفر این مصرع تاریخ بگفت	آہ شد رحلت دلدار حسین

سنہ ۱۳۱۵ھ

تاریخ انتقال مولوی محمد عمر صاحب وکیل عدالت فتحگڈہ

قطعہ

در ماہ پنجمین سفر آخرت گزید	لائق جوان شریف ذکی با حیا عقیل
جعفر بگفت مصرع تاریخ رحلتش	حیف از جہان برفت محمد عمر وکیل

سنہ ۱۳۱۵ھ

تاریخ ہائے انتقال جناب ہمشیرہ معظمہ نواب فاطمہ سلطان بیگم صاحبہ کہ یکشنبہ پنجم جمادی الاولی ۱۳۱۵ھ مطابق سوم اکتوبر ۱۸۹۷ء

بنواب ... و سا... بالا ... و رد و فا
یافتند و تولدِ جناب موصوفه شب بست و ششم
ذیحجه ۱۲۶۳ھ شده و دختر نواب نام تاریخی بوده
۱۲۶۳ھ

قطعه

متقیه صالحه هم سیّده	بود دائم صرف طاعت فاطمه
از همه اولاد و احفادِ خودش	داشت از سلطان[2] محبت فاطمه
شوهر و اولاد را مثلِ بتول	کرد وقت نزع رخصت فاطمه
پنجمین بوده ز شهر پنجمین	زین جهان بنمود رحلت فاطمه
از طفیلِ آلِ اطهارِ نبی	رفت با گنجینه جنت فاطمه
	۱۳۱۵ھ

[2] یعنی از سلطان حسین سلمه الله تعالی پسر خود ۱۲

ایضاً

فاطمه سلطان بیگم صاحبه	ناخوش و بیمار و رنجیده بمرد
تپ ورم اندر جگر با تشنگی	داشت آخر آن ستم دیده بمرد
پیچش و اسهال شد بعد از ورم	زین سبب با جسم کاهیده بمرد
اشتها مفقود و نفرت از غذا	ناتوان از زیست رنجیده بمرد
ترک شد آب و دوا هم از خناق	وا دریغ از آب ترسیده بمرد
پنج و [illegible] ز شهر پنجمین	ز [illegible] قلب تفتیده بمرد

جعفر این تاریخ رحلت نظم کرد	خواهر دلسوز و فهمیدہ بمرد
	۱۳۱۵ھ

ایضاً

فاطمہ سلطان بیگم سیدہ	جانِ خود خلاق عالم را سپرد
جعفر این تاریخ رحلت نظم کرد	خواہر دل سوز با صدق و الم مرد
	سنہ ۱۳۱۵ھ

تاریخ انتقال جناب میر جعفر علی صاحب قبلہ رئیس الہ آباد

قطعہ

کیا گلشنِ جنت مین مجمع ہے خدا کے فضل سے
سب اتقیا ہین پنجتن ہین اکبر و عباس ہین
خدمت مین ہر مخدوم کے حاضر ہین خادم جابجا
جعفر علی با صدق دل جعفر علی کے پاس ہین
۱۳۱۵ھ

ایضاً

رضوان سے پوچھا ایک شب جعفر نے رو کر خواب مین
جعفر علی جنت مین ہین یا آ جتک تربت مین ہین
رضوان نے یہ ہنسکر کہا کچھ خیر ہے کہتے ہو کیا
وہ سید والا مکان جعفر علی جنت ...

تاریخ انتقال مسماۃ دولتی خادمہ میر امجد علی صاحب

قطعہ

صائمہ امجد علی کی خادمہ تھی دولتی — ہوگئی ماہ مبارک مین سوئے جنت روان
مصرع تاریخ صوری معنوی موزون ہوا — شب نوین سال نوین عمر کے مہینہ بھی نوان

سنہ ۱۳۱۵ھ

تاریخ انتقال حسینہ خاتون دختر حکیم سید علی صاحب رئیس امروہہ ضلع مرادآباد

قطعہ

غم دختر سے ہین سید محزون — آنکھین پر خون ہین تو آنسو گلگون
روح بیچین ہے سینہ صد چاک — دل حزین ہائے حسینہ خاتون

سنہ ۱۳۱۵ھ

تاریخہائے انتقال زوجۂ بلبل ہندوستان جہان استاد ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک نواب میرزا خان صاحب بہادر داغ دہلوی

قطعہ

[illegible]

داغ برداشتہ دل ہو یہ ترے ہیں ... جانِ جاناں دیا داغِ جدائی دل کو

بعمہ تخرجہ المکعد

۶	۱	۳	۱
۱۳۱۶			

۶	۱	۳	۱ھ

ایضاً مصرع

جمعہ و بست و چہارم ز رجب وا برد

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً قطعہ

ایسی دمساز سے بھی داغِ جدائی پایا ... داغ سے تو نے ہی برگشتہ کیا دادِ لیا

تیرے ہی وجہ سے اینخانہ بر انداز فلک ... دل کو دلسوز نے یہ داغ دیا وا دیلا

سنہ ۱۳۱۶ھ

تاریخہائے انتقال سیّد فرخ میرزا ولد برادر سلطان میرزا صاحب رئیس شاہجہان آباد

قطعہ

از گلستانِ جہان رفت آہ آہ ... گلبدن غنچہ دہن سرو روان

نالۂ غم بلبل طبعم کشید ... حیف فرخ میرزا زیبا جوان

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً

درین خلوت سرا در خواب ناز ست ... سعید سے خوش جہاں نامرادی

سنہ ۱۳۱۶ھ

قطعات تاریخ انتقال برادر سید حاجی زائر آغا علی صاحب عرف بڑے آغا برادر عمہ زاد بندہ

قطعہ

جعفر گوید ابن عمہ	سوے جنت رفتہ آخر
اسمش لنسلش فضلش لشبو	آغا سید حاجی زائر
	سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً

سید نیک خو فرشتہ صفات	خلد لینے حضور جدین گئے
کہدو جعفر یہ دفن کی تاریخ	حاجی آغا علی لحد مین گئے
	سنہ ۱۳۱۶ھ

تاریخ انتقال والدۂ مشفقی سید محمد باقر صاحب سلمہ اللہ تعالی

مصرع

عشرہ زوال ماہ عزا چارشنبہ بود

سنہ ۱۳۱۶ھ

آرام ہو کس طرح لونڈی کو جو ہو بی بی کو رنج
تہنیت فاطمہؑ پر جان و دل سے شیفتہ یہ حق شناس

قصرِ جنان مین تعزیت کے واسطے وقتِ زوال
دردا گئین بی آمنہ عاشور کو زہراؑ کے پاس

سنہ ۱۳۱۶ھ

قطعاتِ تاریخ انتقال جناب نواب شجاعت علیخان صاحب بہادر رئیس لکھنو محلہ سعادت گنج کلان

قطعہ

آن شجاعت علی و آل نبیؐ
خسرو گل بود و واصل کل شد

دود آہے کشیدہ جعفر گفت
شمعِ یکتاے لکھنو گل شد

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً

قبلۂ عصر امیر الدولہ
کہ ازان بود ہمہ وقعتِ ما

رفت از دارِ فنا وا ویلا
آہ نواب ملک خصلتِ ما

سنہ ۱۳۱۶ھ

تاریخہاے انتقال جناب سید باقر حسین صاحب وکیل ریاست بہوپال حسب فرمایش عزیزا لوصاب حبے

شب دوشنبہ ہفتم ز ماہ یازدہم

سنہ ۱۳۱۶ھ

قطعہ

رفت از جہان باقر حسین آل نبیؐ	دردا چمن خالیست کان بلبل بشد
جعفر بگو تاریخ غم در عیسوی	واحسرتا شمع وکالت گل بشد

سنہ ۱۸۹۹ع

ایضاً

پوچھتے ہیں دمبدم بہولپکے عالی دماغ	کس جگہہ روشن خیال و صاحب تدبیر ہے
کیا ہوا سید وکیل و مولوی باقر حسین	بے سبب جعفر تپانیمین کیون تاخیر ہے
آج دیکھیں صفحۂ کاغذ پہ وہ شکل وکیل	احتضار و موت کی گویا کہ یہ تصویر ہے
غش پہ غش طاری ہیں آنکھیں بند ہیں نبض ضعیف	ڈھلگیا منکا بہی اب حالت بہت تغیر ہے
بجھ گیی آتش زبانی جالگیا تار نفس	سب بدن ٹہنڈا ہوا کافور کی تاثیر ہے
گہل گئے اعضا گئی تاب و توان آئی اجل	خاتمہ کی مختصر دلسوز یہ تقریر ہے
روح روشن جسم سے نکلی ملا مٹی مین جسم	گل ہوئی شمع وکالت خاک دامنگیر ہے

سنہ ۱۸۹۹ع

قطعات تاریخ انتقال دو دختر و یک زوجہ جناب سید اعجاز حسین صاحب وکیل عدالت علیگڈہ

آن ہفت سالہ دختر احسان فاطمہ	سوئے جنان شتافتہ آوا آے صغری
یکشنبہ سیزدہ ز ربیع دوم بود	تاریخ انتقال بگو ہائے صغری
	سنہ ۱۳۱۷ھ

ایضاً

آن مطیع پنجتن ناچار گشت	آہ در سنہ غم در رسید
وا دریغا میر اعجاز حسین	رحلت دو دختر و زوجہ بدید
	سنہ ۱۸۹۹ع

تاریخ انتقال جناب میر یاد حسین صاحب رئیس شمس آباد کہ پنجشنبہ دوم ماہ صیام سنہ ۱۳۱۷ھ مطابق ۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع در گوالیار از بام قصر افتادہ چندروز زخمی و بدحواس ماندہ جان بجان آفرین سپردند

قطعہ

کوٹھے سے گر کے جو گرا آگئی قضا	مرقد گوالیار مین پایا خدا گواہ
ترک ادب تھا پاؤن سے جانیمین اس لئے	سر سے گیا بہشت مین یاد حسین آہ
	سنہ ۱۳۱۷ھ

تاریخ انتقال جناب مستطاب میر علی احمد صاحب

بہادر رئیس اعظم قصبہ شمس آباد ضلع فرخ آباد

قطعہ

آن علیٔ احمد رئیس اعظم - گردون وقار / مہر تابان جلالت نور ختم المرسلین
اولا بر مسند اقبال و دولت جلوہ گر / آخر ابر بورے یا فقر و نکبت اشد کمین
اندرین عالم بدیدہ ہم عروج و ہم زوال / وائے بر دور فلک گاہے چنان گاہے چنین
رفت در بست و سہ شوال از حکم خدا / جسم زیر خاک و روحش جانب خلد برین
از غم و بش دیدہ دل تیرہ شد جعفر بگو / آفتاب شمس آباد آہ پنہان در زمین

سنہ ۱۳۱۷ ھ

تاریخ انتقال احمد خان شوہر ضعیفہ برادر سکندر دولہا صاحب کہ امن چین نام دارد

قطعہ

امن و آرام گیا چین کہان ہو جو کو / کس طرح فرقت شوہر مین ہو حال تباہ
ماہ شوال کی چھبیسوین شب کا ہی یہ ذکر / گر کے اکدم مین فنا ہو گئی احمد خان آہ

سنہ ۱۳۱۷ ھ

ایضاً

دفعتاً سوے گلشن فردوس / ہو گیا بوئے گل کیطرح روان

چاک دل چاک سینہ چاک جگر	حضرت وہ اعتبار نالہ لبان
ورد تھا جس کا یا حسینؑ و حسنؑ	فاطمہؑ مصطفےؐ شہ مردان
اوسنے جنت مین یہ صلہ پایا	پاس ہے پنجتن کے احمد خان

سنہ ۱۳۱۷ھ

تاریخ انتقال محمدی بیگم دختر محمد خانصاحب وکیل علیگڈھ

در سن شباب آہ بیگم رفتہ از حکم صمد	بد شانزدہ ذی الحجہ کہ پر غم رفتہ در دار ابد
تاریخ وفاتش نام با کشش دریاب ز مصرع غم	بروین محمدی ز عالم رفتہ بیگم ملجد

سنہ ۱۳۱۷ھ

تاریخہائے انتقال میرزا راحت علی بیگ صاحب ناظر پنشن یافتہ متوطن فتحگڈھ ضلع فرخ آباد کہ یکی از شفیقان بندہ بودند

چشم عطا سے دیکھیے ماہر	ہے یہ خطائے تاریخی
سن ہے مسیحی مصرع غم کا	ہے ہے ناظر راحت علی

سنہ ۱۹۰۰ء

ایضاً

خواہر راحت بہم تو اک ہمدم آفسوس	تم کسی شکل سے لیے ہو خنت نملے

آٹھوین شب محرم کے ہو واقعہ — رنج ہوئیون ہین دکھو جو راحت کے

سنہ ۱۳۱۸ھ

ایضاً

تمنا زیارت کی مدت سے تھی — مہ غم مین حاصل ہوئی یہ خوشی

کہ آج آٹھوین شب کو فردوس مین — گیا پنجتن پاس راحت علی

سنہ ۱۳۱۸ھ

ایضاً

کامل عیار ثانی بوذر مطیع حق — نقدِ حیات دستِ اجل را اسپرد وائے

جعفر بگفت سال وفاتش بصد الم — راحت علی بماہ محرم بمرد وائے

سنہ ۱۳۱۸ھ

ایضاً

حق الفت عاشق جانباز کو حاصل ہوا — شکرِ حق جنت مین وہ حق والون کے پاس ہے

حق یہ ہے نام خدا جعفر کہی تاریخ خوب — حق ملا آرام سے راحت علی کے پاس ہے

سنہ ۱۳۱۸ھ

ایضاً

درین دار محن راحت علی بیگ — ز وجع صدر تکلیفے کشیدند

سنہ ۱۳۱۸ھ — سنہ ۱۳۱۸ھ

شب ہشتِ محرم آہ بودہ — بفردوس برین راحت گزیدند

سنہ ۱۳۱۸ھ — سنہ ۱۳۱۸ھ

ہ وجع بقیع جیم ست کمر انداند بیکون بہ نظم ۱۲ نمودہ اند

[illegible]

مرحوم رئیس سرسی ضلع مرادآباد

قطعہ

اول محمدؐ پھر علیؑ شیعون کا ایمان ہے — موسوم اسی ترتیب سے تھے یہ جلیل الشان ہائے

منظور تھا شادی رچی سہرا نواب کے بندھے — کسکا اجل سے بس چلے نکلا یہ ارمان ہائے

دنیا سراپا خاک ہے اس غم سے سینہ چاک ہے — جو صاحبِ ادراک ہے کرتا ہے وہ ہر آن ہائے

ماتم سرا گھر ہوگیا قصبہ مین محشر ہے بپا — سرطان کا صدمہ سہا سیّد ہوئے بیجان ہائے

ماہِ محرم آٹھوین سہ شنبہ کا یہ حال ہے — نواب جنت مین بسے سرسی ہو ویران ہائے

سنہ ۱۳۱۶ھ — سنہ ۱۳۱۶ھ

تاریخہاے انتقالِ شاعرِ نازک خیال جناب منشی امیر احمد صاحب مینائی امیر تخلص

قطعہ

ملا تھا سلسلۂ نسل شاہِ مینا سے — طریق فقر مین تھے رہنماے گمرہان

فصیح شاعر و منشی امیر احمدؐ نام — مطیعِ دینِ حنیف و مطاعِ اہلِ زبان

فلک نورد تھے مسافر تھے ہان کچھ بھی تھا — مگر جواد کو نے کچھ دیے ہی جین کہان

تونگری تو ہے دل سے نہ مال و دولت سے — گئے امیر لٹا یا دکن مین نقدِ روان

سنہ ۱۳۱۸ھ

قطعہ

کھرے تھے شاعر و نمیں پر نصیب کے کھوٹے
سفر میں بھی تو رہی ساتھ گردشِ افلاک
اُمیدِ مال میں نقدِ حیات کھو بیٹھے
امیرِ حضرتِ دکن میں ملا تمھیں کیا خاک

سنہ ۱۹۰۰ء

ایضاً

کھلا کے میوۂ جنت غریب سائل کو
پلایا ساغرِ کوثر رسولِ امجد نے
لباسِ نور کا عفو قصور کا کیا ذکر
دیا امیر کو خلدِ بریں بھی احمدؐ نے

سنہ ۱۳۱۸ھ

ایضاً

مٹی پائی دکن میں جا کر
اُس خاک کا تھا خمیر افسوس
تھا کشورِ نظم تجھ سے آباد
سلطانِ سخن امیر افسوس

سنہ ۱۳۱۸ھ

تاریخ انتقال کنور معشوق علیخان بہادر رئیس دانپور

قطعہ

بجلد رفت چو معشوق علی ازین عالم
رئیس نیک سیر حق پرست وا ویلا
ندائے غیب بصورتی معنوی آمد
دو شنبہ ہفت ز شہرِ اگست وا ویلا

سنہ ۱۸۹۹ء

تاریخہائے انتقال سراپا ملال مجسمٔ جناب

... ملکہ معظمہ قیصرہ ہند ... ممالک امپرن ... کند

واقع شدہ شب شنبہ بست و دوم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء

بنواخت ہفت ساعت شش منٹ وقت

شام مطابق یکم شوال سنہ ۱۳۱۸ھ موافق ماگھہ

سدی ۳ سمبت ۱۹۵۷

قطعہ

شنو بیست در ارض سما نالان ستارہ گیدا
عیسی مسیحا بر فلک جعفر بگوید بر سماک

رفتہ ازین دار فنا ملکہ کوئن وکٹوریہ
شب دو بیست و سہ شنبہ جنوری قیصرہ
سنہ ۱۹۰۱ء

ایضاً

سنا گیا سبب موت فالج پیری
کسی بشر کی نہ تدبیر کچھہ چلی افسوس

خدا کے حکم مین کیا اختیار بندونکا
وہی ہوا جو مشیت خدا کی تھی افسوس

اگرچہ قبضہ مین تھے ملک ہند و انگلستان
مگر زمین تھی دو چار گز ملی افسوس

وہ فرش خاک وہ سونا مکان تنہائی
وہ بے بسی وہ غریبی وہ بیکسی افسوس

معظمہ ملکہ عادلہ خدا آگاہ
صمیم قلب سے کرتے ہین ہم سبھی افسوس

لبونپر آہ ہے ہر لحظہ دم بدم فریاد
... فغان ہے گھڑی گھڑی افسوس

ہوئی ہمارے لیے شام عید ہجر کی رات	بدل گئی غم جانکاہ سے خوشی افسوس
اس انقلاب کا شاہد ہے مصرع تاریخ	جنان میں قیصرہ نے شکوہ عید کی افسوس
	سنہ ۱۳۱۶ھ

قطعات تاریخ انتقال ذاکر جناب سید الشہداؑ میر خورشید علی صاحب نفیس مرحوم

قطعہ

پیغمبرِ خاتمِ سخن وا ویلا	از دارِ فنا روان لشد نزد انیس
خورشید علی بود تاریخی نام	ثانیِ انیس مرد صد حیف نفیس
	سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً

ذاکرِ شاہِ زمن سلطان اقلیم سخن	رفت از دارِ کثیف و یافتہ جائے نفیس
ای خوشا طالع کہ رضوان گفت تاریخِ جلوس	رونقِ بزمِ ارم شد از قدمہائے نفیس
	سنہ ۱۳۱۸ھ

در اخبار الامیر لکھنو دیدم کہ خورشید علی نام تاریخی ولادت او بود ۱۲۳۰ھ بود ۱۲ ...

قطعات تاریخ انتقال زوجۂ جناب ڈپٹی یوسف علی صاحب حسب فرمایش جناب ڈپٹی مولوی عبد الجلیل صاحب

قطعہ

مشهور بجه که آمین جهان الغرض چنین باشد
اگر بهخوابه ات ای بیوفا بگذاشت دنیارا
دمی در قصهٔ همنام خود غافل نمے بینی
فلک از دامن یوسف جدا سازد زلیخارا
سنہ ۱۳۱۶ھ

الیضاً

نام ہے یوسف علی شوہر غمدیدہ کا
والہ و شیفتہ تہین مثل زلیخا شب و روز
غسل کرنیکے لئے بیٹھی تہین سر کو دہو کر
اُس عفیفہ کا نشان پوچھتے ہو گیا جعفر

انکو شوہر سے محبت تہی بہت شہرت ہے
اب وہ شوہر سے محبت ہے نہ وہ الفت ہے
دفعتہً روح روان ہوگئی کیا حیرت ہے
زوجہ یوسف ہندی کی یہی تربت ہے
سنہ ۱۳۱۶ھ

الیضاً

عبث افسردہ دل ہو فرقت زوجہ سے اے یوسف
یہی نیرنگ عالم ہے یہی طرز زمانہ ہے
کبہی وصلت کبہی ہے عاشق و معشوق مین فرقت
کسی جا نغمۂ شادی کہین غم کا ترانہ ہے
کہین گل ہے گریبان چاک بلبل کی جدائی مین
کہین بلبل کو گل کا رنج ہے ترک آب و دانہ ہے

کوئی ہے تیر نگاہِ ناز کا ہر دم نشانہ ہے

کہین گہوارۂ آغوش مادر راحتِ خاطر
کہین تابوت محبت کا سوے مرقد روانہ ہے

کبھی ہے قصرِ سلطانی ضیائے دیدۂ مردم
کبھی دیکھا وہی زاغ و زغن کا آشیانہ ہے

کوئی ہے زیر چتر بادشاہی تختِ زرین پر
کسی بیکس کی تربت پر فلک کا شامیانہ ہے

کوئی مفلس خدا کے گھر مین بھی جانے نہین پاتا
کسی جا کعبۂ حاجت کسی کا آستانہ ہے

ستم دیکھا کرم دیکھا خوشی دیکھی الم دیکھا
تغیر دمبدم دیکھا عجب یہ کارخانہ ہے

سوائے ذاتِ حق کوئی نہین اس عیب سے خالی
وہی سب سے جدا ہے وہ ہی بیگانہ یگانہ ہے

تمہارے شیفتہ کا حال عبرت خیز ہی بیشک
عجب پُر درد قصہ ہے عجب پُر غم فسانہ ہے

یقیناً ہوشیار اب ہوگئے اس تازی مصیبت سے
کہ یون مرنا دلِ غفلت زدہ کو تازیانہ ہے

نہانے مین یکایک زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھین
کہیں [illegible] کارخانہ ہے

مورخ کیب بنائے تو جہ عرض تا نہانی کی

وہی وقت معین تھا نہانے کا بہانہ ہے

سنہ ۱۳۱۸ھ

قطعات تاریخ انتقال سید ہدایت حسین حسب فرمایش سید اولاد حسین صاحب رئیس قصبہ سانڈی ضلع ہردوئی

قطعہ

ذی الحجہ شانیہ لسبت دو سوم از جہان برفت
ورد زبان ست مصرع تاریخ ہجر تش

احباب و اقربا ہمہ در شور و شین ہائے
رحلت نمود ہائے ہدایت حسین ہائے

سنہ ۱۳۱۸ھ

قطعہ

خدا لیش بنخشید جرم و گناہ
بگوشم رسیدہ ندائے سرش

بخلد برین از تہ خاک رفت
ہدایت حسین از جہان پاک رفت

سنہ ۱۳۱۸ھ

تاریخ انتقال چودھری محمد آفاق صاحب خلف چودھری محمد نصرت علیخان بہادر رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی

گردید جدا جوان لایق فرزند	باشد زہمہ فزون ہمین درد فراق
در حکمِ قضا نالہ مکن آہ مکش	نصرتِ اصبر پے محمدؐ آفاق
	سنہ ۱۳۱۹ھ

قطعات تاریخ انتقال سیّد کرّار حسین صاحب مختار کلکٹری فرخ آباد

قطعہ

دیکھی جو دو رنگی چمنِ عالم کی	دُنیا سے پھری نگاہِ کرّار حسینؑ
تھے بلبلِ گلشنِ علیؑ و زہراؑ	جنت ہوئی سیرگاہِ کرار حسینؑ
	۱۳۱۹ھ

ایضاً

شیعہ و شاعر و مختار عزادارِ امام	تا دمِ مرگ بھی کہتا رہا ہر بار حسینؑ
ذات بھی نام بھی تاریخ بھی جعفر سے سنو	مر گیا ہے پسرِ حیدرِ کرار حسینؑ
	سنہ ۱۳۱۹ھ

تاریخ انتقال نرگس خادمۂ قدیمہ

قطعہ

آن جهان ندید ضعیفه خادمه بیمار زار — ماماکِ پیرینه روزِ ما برفته در جنان
بلبلِ طبعم بہجرش نالۂ سوزان کشید — نرگسِ بیمار پنہان شد ز گلزارِ جہان

۱۳۱۹ھ

قطعات تاریخ انتقال عزیزی سیّد سلطان حسنؒ
ولد برادر سیّد محمد صاحب رئیس قصبۂ بڈولی

قطعہ

فریاد ز دستِ فلکِ پیرِ جفا کیش — کان میرِ جوان مرد بصد رنج و تعب مرد
آن مہروش و ماہ لقا یوسفِ ثانی — صد حیف کہ در ساعتِ ششِ اولِ شب مرد
از حالِ زنِ غمزدہ اش راست بگوئید — زندہ است کہ آن بیوۂ ناکِ نسب مرد
بیہم پدرش چون نکشد آہِ شرر دم — فرزند الوالعزم و جوان بخت زتب مرد
این مصرعِ حسّؔ بدلش کارِ سنان کرد — سلطان حسنم یوم الاحد بست رجب مرد

۱۳۱۹ھ

ایضاً

تپ داشتِ کہنہ در بدن آمد بدلی خستہ تن
صحت نشد سلطان حسن سوے جنان زینجاے رفت
سرو روان غنچہ دہن رنگین بیان گل پیرہن
یوسف لقا رشکِ قمر نور نظر ای واے رفت
بست رجب [illegible]

کامل جوان فرزند از آل محمد ہے رفت

سنہ ۱۳۱۹ ھ

تاریخ انتقال زوجۂ سیّد الفت علی صاحب ولد جناب میر عاشق علی صاحب رئیس قصبۂ جلالی ضلع علیگڈھ

قطعہ

زوجۂ الفت علی شیفتۂ آل نبیؐ
سفر ملک عدم کرد ز شہر دہلی
روز آدینہ و شعبان دہم ساعت دو
سنہ ۱۳۱۹ ھ

یعنی دو ساعت بعد نصف النہار

تابع شوہر خود سیدۂ رتبہ شناس
گفت جعفر پے تاریخ بصد حسرت و یاس
ہے زین دار فنا رفت کنیز عباس
سنہ ۱۳۱۹ ھ

تاریخہائے انتقال جناب راجہ محمد باقر علیخان صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ میرکوٹانہ ضلع انبالہ رئیس پنڈراول ضلع بلند شہر دوشنبہ نہم شوال سنہ ۱۳۱۹ ھ مطابق بستم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء وقت نصف النہار

کیا ہوئے باقر علیخان راجہ	چھپ ہین سب صور تصویر فسوس
خاک اڑتی ہے عزاخانہ مین	زینت مجلس شبیر افسوس

۱۳۱۹ھ

قطعہ

تیرہ و تار جہان چون بشنود او دیلا	کافتاب فلک جود و سخاوت شد گم
راجہ باقر علی مہر سپہر اقبال	کہ زرخش نور فشان بود سیاہ و انجم
سید و مومن و فیاض عزادار حسین	شد نہان زیر زمین آہ ز چشم مردم
بود تاریخ و مہ و روز غروبش جعفر	شہر شوال و نہم نیمہ از روز دوم

۱۳۱۹ھ

ایضاً

جب آیا حکم قضائے مبرم خیال عصیان سے دل تہا برہم

مدد کو آئے رسول اکرم اخی بہی ہین ساتھ جو وصی ہین

نئی ہے تاریخ دیکھی ماہر ہوا ہے راجہ کا نام ظاہر

گئی ہے کیا پاک روح باقر ادہر محمد اودہر علی ہین

۱۳۱۹ھ

تاریخہائے انتقال حکیم حاجی زائر نواب سید فضل علی صاحب ملقب شفاء الدولہ بہادر

قطعه

گشت رنجور چنان از مرضِ حبس البول	کہ بفردوس لشیدہ جائے شفاء الدولہ
فی المثل بود مسیحائے زمانہ لیکن	عاجز از موت شدہ واشفاء الدولہ
	سنہ ۱۳۱۹ ھ

ایضاً

آنجا کہ پے مادستِ قضا در پے غارت	آلودہ بخواب ست در ینجا عسس ما
بنشینیم خدایا سبب زیست کہ سازی	از دارِ الم رفتہ مسیحا نفسِ ما
	سنہ ۱۳۱۹ ھ

ایضاً

تقدیر سے جبکہ آب و دانہ اوٹھے	کیونکر نہ یہان سے وہ یگانہ اوٹھے
پیری مین عصائے الفِ آہ کے ساتھ	سرتاج حکیمانِ زمانہ اوٹھے
	۱۳۱۸
	۱
	۱۳۱۹ ھ

ایضاً

سیّد و حاجی و زوار شفاء الدولہ	رختِ ہستی چو بفردوس معلی بردند
گفت روح القدس فکر ز جعفر تاریخ	ہائے فخرِ حکما رشکِ مسیحا مردند

تاریخ انتقال [illegible]

قدیم شاعری از لفظِ غریب گفته که ناگوارِ طبعم

شد چنین گفتم

قطعه

شکرِ حق بحثِ امامت بھی ہوئی طی جعفر	دلِ شیطانِ لعین ہوگیا پارہ پارہ
پوچھا آصف سے نکیرین نے کتنے ہیں امام	کہا جرار نے ہر ایک سے بارہ بارہ
	سنہ ۱۲۱۲ھ

در اصل مصرع [illegible] ۱۲

جناب سید ظفر مہدی صاحب رئیس جیرول

تاریخ تولد جناب حسنین علیہما السلام از لفظ

چلہ فرمودند که لاجوالبست مطابق چلہ چنانچه شعر اینست

ہر دو فرزند که مرآتِ جمالِ چلہ اند	نصف با الحسن ۳ھ و نیمه پائین بشبیر ۴ھ

بعدہ تاریخ انتقال جناب امام حسنؑ از نون قرآن سنه ۵۰ھ

یافتند و تاریخ شهادت جناب امام حسین علیه السلام

[illegible]

تاریخ از قرآن گفتہ

قطعہ

در خیالِ شہادتِ حسنین	جُست تاریخ جعفر از قرآن
حرفِ نون از پئے حسن دریافت	آخرِ ناشن بہر تشنہ دہان

تاریخ انتقال سید محمد احسن صاحب خلف سید محمد محسن صاحب ذوالقدر در بہا

قطعہ

ہمدردِ شہ کربلا تھے ذوالقدر	کیا قلبِ حزین نے داغ کھایا افسوس
خالی کا مہینہ بھی ہوا ماہِ عزا	پیری میں چھٹا جوانِ رعنا افسوس

سنہ ۱۳۱۹ھ

دیگر قطعات برائے آن اشخاص کہ اسم شان در قطعہ موزون شدہ اند

قطعہ

مسکین و حلیم و متدین افغان … چون نقل مکان نمود از حکم اله
جعفر گفته بسالِ ہجری تاریخ … زین دار جہان یار محمد رفت آہ د

۱۳۲۰ھ

قطعہ

وفا کیش افغان صالح محمد … عدم کو یہاں سے روانہ ہوئے آج
بڑے منچلے گل چلے تھے وہ لیکن … تفنگِ قضا کا نشانہ ہوئے آج

۱۹۰۳ء

قطعہ

شاعر نباضِ منتظم رنگین طبع … شیعہ سید فہیم لایق افسوس
قانونِ شفا نوشتہ است انا للہ … عباس حسن طبیب الحاذق افسوس

۱۳۲۱ھ

۹۱
[illegible]
مشتق سے
[illegible]
۱۲

قطعہ

نوعروسِ عبد رحمٰن کار فرمائے پولیس
گلبدن گل پیرہن غنچہ دہن گلفام بود
مصرعے بر لوح تربت خامۂ جعفر نگاشت
ہائے واویلا از افیون خودکشی جبدن نمود

۱۳۲۲ھ

قطعہ

بہر تاریخ وفاتش خامہ جعفر نوشت
رفتہ ایوائے ... عمدہ بجنان نہاں
۱۳۲۲ھ

قطعہ

آن زائرۂ سبطِ نبی عمدہ نام
رفتہ سوئے جنان ازین دار محن
جعفر تاریخ گفت در ماہِ صیام
شد خادمۂ قدیمۂ عمدہ من
۱۳۲۲ھ

قطعہ

وفا شعار محبِ امام عمدہ نام
روان ز دار فنا شد صد آہ صوم ششم
بگفت مصرعِ تاریخ رحلتش جعفر
کنیز عمدہ جدا شد پگاہ صوم ششم
۱۳۲۲ھ

تاریخہائے انتقال عمہ مرحومہ و جناب سید محمد حسین خانصاحب عم مرحوم مورخ

قطعہ

وا فرقتاہ وا استقاہ وا مصیبتا
وہ آسمان مقام وہ عالی گہر گئے
پنہان ہین مہر و ماہ زمانہ سیاہ ہے
جعفر کی آنکھین ڈھونڈ رہی ہین کدہر گئے
کیونکر نہ کھینچین ہم نفس گرم و آہ سرد
دل رنج و غم سے جوش محبت مین بہر گئے
سایہ ہمارے سر سے بزرگون کا اُٹھ گیا
کل سرپرست اب سفر خلد کر گئے
ملبوس ... و ... آسمان
وہ آفتاب دو ... کا ... گزر گئے

پاکیزہ جو فرشتہ صفت ... نژاد ‎— دو نور عین حضرت امیر ... سے

وہ ساتوین کی صبح کو یہ چودھوین ۱۴ کی شب ‎— سینتیس ۳۷ دنمین دونون خجستہ سیر گئے

چھوٹی پھوپھی سے شہر عزا مین اجل ملی ‎— چھوٹے چچا سفر کے مہینہ مین مر گئے

سنہ ۱۳۲۱ھ ‎— سنہ ۱۳۲۱ھ

قطعات تاریخ انتقال جناب راجہ محمد امیر حسنخان صاحب بہادر تعلقہ دار محمود آباد ضلع سیتاپور ملک اودھ

انتقال راجہ محمد امیر حسنخان

سنہ ۱۳۲۱ھ

سنہ ۱۹۰۳ء

قطعہ

کیا سوال رضوان سے آج جعفر نے ‎— کہان وہ مہر سیاست فلک آسا سے گئے

ملا جواب کہ غافل تجھے نہین معلوم ‎— امیر خلد مکین مین حسن کے پاس گئے

سنہ ۱۳۲۱ھ

قطعہ

شیعہ و متقی و حاجی و زائر بافہم ‎— قدردان شرفا اہل کرم پاک نژاد

سنہ ۱۳۲۱ھ ‎— سنہ ۱۳۲۱ھ

رفتہ روز دوم از ماہ ربیع اول ‎— در گلستان ارم راجہ محمود آباد

تاریخ انتقال نواب حیدر علی خان صاحب

قطعه

در عہدِ آن کلب علیخان خسروِ خلد آشیان	این قوتِ بازوی شہ بودہ زمن آگاہ آہ
جعفر نہ ماہِ عزا رفتہ پئے سیرِ جنان	نوابِ با حیدر علیخان صاحب فہم آہ آہ
	سنہ ۱۳۲۱ھ

قطعه

جانشین و پسرِ ثانی احمدؐ زجہان	روز آدینہ سفر کرد بحکم معبود
کلکِ جعفر پئے تاریخ وفاتش بنوشت	نہمِ ماہِ صفر رحلتِ سید محمود
	سنہ ۱۳۲۱ھ

قطعه

محاسبانِ خطایش قصور بخشیدند	ز لطفِ ساقیِ خمِّ غدیر مولایم
وقار و منزلتِ آلِ پاک ہوشرباست	کشید سیدِ محمود جامِ کوثر ہم
	سنہ ۱۳۲۱ھ

تاریخ انتقال جناب حاجی محمدؐ ابرار حسین خان صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع جھانسی سابق تحصیلدار تحصیل قایم گنج ضلع فرخ آباد رئیس ضلع شاہجہانپور

ہین خلد مین ابرار حسن نیک بشر

۵۸۲

۱۹۱۳ء ۱۳۲۱ھ

قطعہ

باوصع جری خان بہادر ڈپٹی
کلک جعفر نوشت ہجری تاریخ

رحلت فرمود آہ مہجور وطن
رفتہ حاجی محمد ابرار حسن

۱۳۲۱ھ

قطعات تاریخ انتقال جناب مولوی آفتاب حسین صاحب مدرس عربی کالج دہلی

قطعہ

چو رحلت نمود آفتاب حسینم
شنیدیم تاریخ ہجری ز ہاتف

محدث خوش اعمال پاکیزہ طینت
کہ پنہان شدہ آفتاب ہدایت

۱۳۲۱ھ

ھ
اعداد کاف نہ بانیہ
خارج از تاریخ اند
۱۲

قطعہ

محب آل تھے پہونچے بہشت مین فوراً
لکھو بصد غم جانکاہ عیسوی تاریخ

ہوے زیارت احمد سے کامیاب حسین
غروب ہوگئے حاجی وہ آفتاب حسین

۱۹۰۴ء

تاریخ انتقال زوجہ برادر م محترمہ رقیہ سلطان بیگم صاحبہ ملقب بہ سلطان دلہن صاحبہ مرحومہ

خادمہ فاطمہ زہرا رقیہ سلطان بیگم

سنہ ۱۳۲۲ھ

قطعہ

دیدۂ عبرت سے غافل دیکھ اس دنیا کا حال
کچھ یہان حاصل نہین ہوتا بجز رنج و محن
اس جگہ پاتے ہین کل شاہ و گدا انجام مین
خاک کچھ تہوڑا سا کپڑا جسکو کہتے ہین کفن
وہ بہی جو ہین صاحبِ قسمت یہ اُنکا حال ہے
ورنہ ہو جاتے ہین اکثر طعمۂ زاغ و زغن
ہان مگر اعمالِ صالح وقت پر کام آئینگے
نفع پہونچا خلق کو تا خوش ہو خلاّق زمن
آنے والے رحم کر للہ میرے حال پر
فاتحہ کے واسطے محتاج ہے سلطان دلہن

سنہ ۱۳۲۲ھ

تاریخ انتقال ہمشیرہ زادہ مورخہ

سیدہ بیٹی پھوپھی کی مشفقہ میری بہن	ہند سے فوراً روانہ ہوگئیں باجد و کد
جعفر اب مجھ سے سنو انجام کارِ سیدہ	عرش مسکن ہیں زمینِ کربلا میں ہے لحد
	۱۳۲۲ھ

قطعۂ ایضاً برائے کتبۂ قبر

صد ہزاران سپاس ای یزدان	لطف و احسان بمن چہا کردی
ای خوشا بخت من زہے قسمت	بدنم خاکِ کربلا کردی
	۱۳۲۲ھ

حسب فرمائش سید ممتاز علی صاحب ساکن شہر بنارس برائے انتقال مرشد شان محمد کامل صاحب نعمانی معروف بچراغ زمانی

قطعہ در ہر مصرع تاریخ

وا کہ جمعہ ز جمادیِ دوم ششم بود	شد ازین کنج الم کرد بجنت منزل
۱۳۲۲ھ	۱۳۲۲ھ
جاہلی بر لحدِ پیرِ دل آگاہ نوشت	مرشد نامی و ممتاز محمد کامل

محمد حسین خان صاحب بہادر مرحوم رئیس لکھنؤ والد ماجد نواب محمد عابد

قطعہ

صلوات و صوم کے پابند زائر شبیر
ہوئی نہ ترک کبھی جن سے سنت حب و ولا

معین شیعہ و سادات ذی حشم نواب
صدا آہ میر محمد حسین خاں صاحب

سنہ ۱۳۲۲ھ

ایضاً

از بہر محمد و حسین اے راحم
کشت عملش مدام شاداب بود

لطف و کرمت بحال زائرش بادا
در خلد برین قیام نواب بود

سنہ ۱۳۲۲ھ

ایضاً

ہے محمد کے پاس جنت میں
جدِ امجد سے نور عین ملا

رسم دنیا یہی ہے تمکو بھی
آہ عابد غم حسین ملا

سنہ ۱۳۲۲ھ

تاریخ انتقال ہمشیرہ برادر نجمن صاحب کہ عزیزہ

عابدہ پاکیزہ طینت متقیہ سیدہ — آتشِ داغِ غمش دل را تفتہ ہائے ہائے
کلکِ جعفر مصرعِ تاریخ در ہجری نوشت — حاجی بیگم سیزدہ شعبان برفتہ ہائے ہائے
سنہ ۱۳۲۲ ھ

تاریخ انتقال سیدہ ملازمہ قدیم

قطعہ

شیعہ مذہب عفیفہ پاک نژاد — شیدائے حسینؑ ابن علیؑ حق آگاہ
در ہجدہم ماہ رجب صبح خمیس — آن سیدہ ممتاز بہور رفتہ آہ
سنہ ۱۳۲۲ ھ — سنہ ۱۳۲۲ ھ

تاریخ انتقال میر محمد ہاشم خلف سید جناب بندہ رضا صاحب رئیس فیض آباد

قطعہ

فرزند جوان جدا شد از والد پیر — قلب سید بسوخت این داغ جدید
اللہ اللہ چہ انقلاب دہر است — عاشور شد ہائے شب اول عید
سنہ ۱۳۲۲ ھ

مصرع

ہاشم ماہ شب اول شوال روان
۱۳۲۲ھ

تاریخ انتقال بدر الحسن برادر خالہ زاد مولوی محمد عبد السمیع صاحب ڈپٹی کلکٹر حسب فرمایش سید ممتاز علی صاحب ساکن شہر بنارس

قطعہ

ہزار حیف کہ دیکھا زوال بعد کمال
گہن مین آگئے طاعون کے وہ رشک ماہ
خدا کے حکم مین کیا اختیار بندون کا
دیا بڑھاپے مین مان باپ کو غم جانکاہ
قمر جمال تھے روشن چراغ تھے گھر کے
نہان وہ کیا ہوے اندھیر ہو گیا واللہ
کہی مورخ کامل نے عیسوی تاریخ
غروب بدر حسن چودھوین برس ہوے آہ
۱۹۰۵ء

قطعات تاریخ انتقال نواب فصیح الملک داغ دہلوی استاد حضرت نظام دکن والی حیدر آباد نہم ذیحجہ ۱۳۲۲ھ

قطعہ

گر پڑا آه رکنِ کعبۂ نظم | حاجی اردو کی شاعری ہوئی ختم

۱۹۰۵ء

ایضاً

اندر گلستانِ جہان ہم بزم واُستاد نظام

راہِ غزل چون بلبلِ شیراز ہیہم می نوشت

در آخرِ عمرِ روان حدِ کمالش شد عیان

آن بلبلِ ہندوستان امسال فردوسی بگشت

۱۹۰۵ء

ایضاً

صد حیف یوم اربع و ذی حجہ نہ بود | حاجی کعبہ زائرِ عالیمکان برفت

شاگرد ذوق کاملِ فن داغؔ دہلوی | سعدیِ وقت ہا ازین بوستان برفت

۱۳۲۲ھ

ہم بزم و اوستاد نظامِ فلک مقام | رنگین بیان و شاعرِ اردو زبان برفت

بوده بہ ہم فنانِ خودش میر قافلہ | برداشت بار ہجر و پس کاروان برفت

ہر چند کہنہ سال بوده سمندِ عمر | لیکن ز حکمِ مرگ گسستہ عنان برفت

مفلوج گشت و ترک نمود آب و دانہ را | آخر بتنگ گشت و بسیر جنان برفت

در گلستانِ ہر نگر شور الغیاث | تا حدِ آسمان و زمین و زمان برفت

ہند و یورپین و مسلمان فغان کنند | ہان ہمنشیان بلبلِ ہندوستان برفت

۱۳۲۲ھ ۱۳۲۳ ۱۹۰۵

صاحب کامل تخلص شاعر نامی لکہنؤ نہم ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ

قطعہ

مولوی سید علی کامل شدہ داخل بحق	آیۂ انا الیہ راجعون ہر یک بخواند
بہر تاریخ وفاتش خامۂ جعفر نوشت	شاعر و علامہ و لقمان کامل فن نماند
	۱۳۲۲ھ

ایضاً

نفیس و آتش ثانی بمرثیہ بغزل	فقیہ کامل و علامۂ زمان صدہای
فغان کہ از قدمش شہر لکہنؤ خالیست	فریس سید و شاعر علی میان صدہای
	۱۳۲۲ھ

قطعۂ تاریخ ہر دو کامل فن کہ در یک تاریخ انتقال کردند

یہ دہلی کے وہ شاعر لکہنؤ کے	تخلص داغ انکا ازکا کامل
نفیس الطبع تھے وہ مرثیہ مین	غزل مین انکو یکتائی تہی حاصل
وہ مطلق ناسخ و آتش کے پیرو	یہ بالکل ذوق و مومن کے مماثل
سخندا الفون مین دہلی لکہنؤ کے	یہ تھے مشاق وہ تھے مرد قابل
کلام انکا تھا اعجاز مسیحا	سخن اُن کا تہا سحر چاہ بابل
وہ تھے شیدائے کامل مہ وشون کے	یہ مثل ماہ تابان داغ بر دل

وطن تھی واہ وا پر زندگی حصر — انہین آہون سے جلنا سخت مشکل

نواسنجی مین یہ بلبل وہ طوطی — ہوئے سعدی و خسرو کے مقابل

بیان ہو عادت ہفت آسمان کیا — کہ ہر دم ظلم پر رہتے ہین مائل

یہی بے مہر پھرتے ہین شب و روز — جلانے کے لئے ہر ایک کا دل

نوین ذی الحجہ کو ان ظالمون نے — کیا دونون کا نقش عمر باطل

غضب ہے ایک تاریخ ایک سن مین — دیئے افلاک نے دو داغ کامل

سنہ ۱۳۲۲ھ

وہ جنت آشیان اپنے وطن مین — دکن مین ہو گئے یہ عرش منزل

جلال اب یادگار رفتگان ہین — خدا رکھے اُنہین زندونمین شامل

مصرع انتقال سیدہ خاتون ہمشیرہ برادر سید سلطان میرزا صاحب

مصرع

آہ زندہ سیدہ خاتون نہین

سنہ ۱۳۲۳ھ

قطعات تاریخ انتقال میر عابد علی صاحب پسر ہمشیرہ عم زاد بندہ

زائر صوفی عزیز و شیعہ سید نسل سبطین
رحلت بنمود و گفت جعفر تاریخ از بہر دعا
در قصر علیؑ بود قیام عابد ہمراہ حسینؑ
۱۳۲۳ھ

ایضاً

حال پوچھا دل نے جعفر سے خدا آگاہ کا
سنکے یہ آواز جعفر نے دیا فوراً جواب
قبر میں سوتے ہیں تنہا یا کسی کے پاس ہیں
قصر جنت میں وِلا عابد علیؑ کے پاس ہیں
۱۳۲۳ھ

قطعات تاریخ انتقال جناب میر آغا صاحب مجتہد لکھنؤ روز پنجشنبہ گیارہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ مطابق ۹ ماہ نومبر ۱۹۰۵ع

قطعہ

آن ہادی دین محمدؐ مقتدائے مومنین
رفتہ ازین دار فنا گفتم بصد آہ و بکا
بود بشہر لکھنؤ بے شبہ فائق مجتہد
شد ہائے سید مصطفےٰ نامی و لائق مجتہد
۱۳۲۳ھ

ایضاً

[illegible]

کلک جعفر پے تاریخ وفاتش بنوشت — مصطفے قبلہ من مجتہد العصر کجا

۱۳۲۳ھ

ایضاً

رفت در گلزارِ جنت میر آغا مجتہد — عالمِ علمِ شریعت نائب خیر الوریٰ

مصرعِ تاریخ ہجری ہاتف از جعفر بگفت — آہ حاجی لکھنؤ خالی بشد از مصطفےٰ

۱۳۲۳ھ

تاریخ انتقال سید زین العابدین خان صاحب رئیس و معین کالج علیگڈھ

قطعہ

آن ہم طریق سید احمد نسل ختم المرسلین — وان سرپرست کالج شہر علی گڈھ بالیقین

ماہ ستمبر بُد رہائی یافت از قید حیات — شیدا و خیر اندیش قوم ای وائے زین العابدین

۱۹۰۵ء

تاریخ انتقال مولوی رستم علیخان صاحب ادیب تخلص فرخ آبادی

قطعہ

ز جور آسمان و گردش چرخ ستم پیشہ [illegible] — شفقت [illegible]

ہے تاریخ جعفر ... ہیں ہجریہ م	... ۱۳۲۳ھ

تاریخ انتقال میر تصور علی صاحب ساکن کانپور

قطعہ

میان قبر ہراسان تھے زائر شبیرؑ	مدد کو آگئے اوس تیرہ خاک میں علیؑ
وہ دونون خادم و مخدوم اب کہان ہین سنو	علیؑ کے پاس تصور علی جنان مین علیؑ
	۱۳۲۳ھ

قطعات تاریخ انتقال دختر جناب نواب سید علی نقی خان صاحب بہادر عرف بڈہن صاحب رئیس لکھنؤ

قطعہ

کیون نہ مان باپکی آنکھون مین ہو سیاہ	ہوگئی سیدہ ماہ لقا قبر مین دفن
غم کا حال ہے اس مصرعِ غم سے ظاہر	چودھوین رات کا وہ چاند ہوا قبر مین دفن
	۱۳۲۳ھ

ایضاً

ماہ ... عفت ناشاد	اولاد علیؑ و بنت زہرا بیگم

سنہ ۱۹۰۶ء

ایضاً

واحسرتا کہ دخترِ نوابِ ذی وقار
عفت کی جان مردمکِ دیدۂ حیا

لطفِ حیات قوتِ دل پارۂ جگر
تسکینِ قلب روح روان آنکھ کی ضیا

چودہ برس کا سن مہِ کامل فلک مقام
نورِ نگاہ نجمِ درخشان قمر لقا

مریم خصال حور شمائل فرشتہ خو
پابندِ شرع مومنہ نیک و پارسا

کم گو غریب شرم مجسم مطیع حکم
بافہم حق شناس خوش افعال بیریا

بیگم خطاب اسم گرامی محمدیؐ
اولادِ بادشاہِ نجف آلِ مصطفاؐ

ناکتخدا روانہ ملکِ عدم ہوئین
ارمان انکی بیاہ کا افسوس رہگیا

جنت مین روح جسم ہے عباس باغ مین
مٹی وہین ملی کہ جہان کا خمیر تھا

یہ دن یہ سن یہ حسن اور یہ شباب
اے چرخ تجھکو انکے مٹانیسے کیا ملا

عاشور سے بدل گئی عید غدیر حیف
منگل کے روز شام کو یہ سانحہ ہوا

بیتاب و بیقرار ہین ہر لحظہ والدین
صبرِ جمیل انکو عنایت کرے خدا

تاریخ گو کا دل بھی ہے اس غم سے داغ داغ
اسوجہ سے کلام مین بھی داغ آگیا

لکھین مہ لقا کو ماہ لقا آپ اگر پڑہین
تو پوری سن ملینگے نہین اسمین شک ذرا

سُن لین جوانہ مرگ کی تاریخ والدین
ناشاد نامراد پُر ارمان مہ لقا

۱۳۲۲
۱
۱۳۲۳ھ

چشم تر سے آرہے ہین کس لئے لختِ جگر
دل کے ٹکڑے کیون ہوئے جاتے ہین خالق کی پناہ
کون سی ناکتخدا دختر یہان سے چل بسی
پھول تیجے مین کھلے کس رشکِ گل کے آہ آہ
سنہ ۱۳۲۳ھ

الضاً

دن نالہ کش ہو بلبلِ آتش زبان طبع
افسردہ دل ہین لختِ جگر کیلئے کباب
روتا ہے جس کی مرگِ جوانی پر آسمان
مثلِ کتان ہے آہ دلِ ماہ چاک چاک

غنچہ دہن و رشکِ گلِ تر کے پھول ہین
نواب ذوالفقار کی دختر کے پھول ہین
آج اُس مہِ تمام بد اختر کے پھول ہین
گلِ رو و رشکِ ماہ و سمن بر کے پھول ہین
۱۳۲۴
تخرجہ بکعدد ۱
۱۳۲۳ھ

الضاً

خدا اِس داغ سے محفوظ رکھے قلبِ مومن کو
قیامت ہے بپا نواب کی دختر کا چہلم ہے
نہ کیون ماں باپ ہون گریان یہ سمجھین محرم کو
اندھیرا ہو گیا گھر مین قمر پیکر کا چہلم ہے
۱۳۲۴ھ

قطعه

دانا و نیک ساکن مارہرہ شریف سنہ ۱۳۲۴ف	صاحب سہرۂ آل شہنشاہ مشرقین سنہ ۱۹۶۳ سمبت
با روز شنبہ یازدہ شہر رجب بود سنہ ۱۳۲۴ھ	آں شاہ دستگیر برفتہ ابوالحسین سنہ ۱۹۰۶ع

تاریخ وفات وقار علی بیگ صاحب

قطعه

اینجا ز بحث و حجت ناحق چہ فائدہ آنجا بروز چشم حقیقت نگاہ کن	در باب عز و شان وصی نبی من حق جو ببین بخلد وقار علی من سنہ ۱۳۲۴ھ

تاریخ انتقال بتول النساء زوجہ محمد رسول خان صاحب ساکن بھوپال حسب فرمایش برخوردار حیدر سلطان سلمہ اللہ تعالی

قطعه

ماہ رجب کی تیرہوین کو امصیبتا	رونق جو گھر کی تھی وہ زن پارسا گئی
کیون اوسکو ڈھونڈھتے ہین محمد رسول خان	جنت مین ہے یہان سے بتول النسا گئی
	سنہ ۱۳۲۴ھ

تاریخہائے انتقال زوجہ مرحومہ یعنی محل خاص جناب نواب محمد جعفر علیخان بہادر رئیس اعظم لکھنو

قطعہ

درغمش اولاد و شوہر با عزیز و اقربا	اشکہا ریزان سینہ ہا چاک الامان دل طپان
مصرع تاریخ رحلت صوری ہم معنویست	دوّمین از ماہ پنجم رفتہ بیگم در جنان
	سنہ ۱۳۲۴ھ

ایضاً

عالم رویا مین پوچھا جعفر دلگیر نے	کس جگہ ہین زوجہ نواب آقدسی اساس
سنکے رضوان نے مورخ سے کہا ای باخبر	رونق افروز جنان ہین بیگم ایزد شناس
	سنہ ۱۳۲۴ھ

ایضاً

زوجہ جعفر علی خان بماہ سما ما جا	متقیہ عابدہ از کل معاصی تائبہ

سنه ۱۹۶۳ سمبت

سنه ۱۹۰۶ ء

ایضاً

شفیقِ دوستان جعفر علیخان مخزالنسائی
رئیسِ لکھنؤ نسلِ وزیرِ ظلِّ سبحانی

فلک رفعت ملک خصلت قمر طلعت جوان قسمت
ارسطو عقل رستم دل بہمت حاتمِ ثانی

سخندانی سخنگوئی سخن فہمی سخن سنجی
تخلص سالمش دانی کلامش رشکِ خاقانی

زبان قاصر ز تعریفش قلم عاجز ز توصیفش
مطاعِ عالم و آدم مطیعِ آلِ عمرانی

دریغا در فراق زوجۂ خود مبتلا گشتہ
مجال دم زدن باشد کرا در حکمِ یزدانی

فراغِ خاطر و عشرت ز رنج و غم مبدّل شد
برفتہ خانہ آبادی بیامد خانہ ویرانی

معاذ اللہ جان فرساست مرگِ زوجۂ ہمدم
مورخ ہم خبر دارد ازین آلام روحانی

الٰہی بہرِ حقِّ فاطمہؑ زہرا دمِ پرسش

بجوان تاریخ رحلت در سنین عیسوی جعفر

برفتہ آہ از دارِ محن آن مریم ثانی

۱۹۰۶ء

تاریخہائے انتقال نواب قلی و زوجہ اش آلہی جان

قطعہ

واہ ہم پہلوے قنبر گردید خادمِ آل نبیؐ روزِ غدیر	اے زہے رحمتِ ربّ الارباب در ارم رفت قلی نواب ۱۳۲۴ھ

ایضاً

بود او مشتہر نواب قلی ہمدمش خادمہ آلہی جان ہر یکے طالب و ہو المطلوب ہژدہ ذی الحجہ آن یکبرد سفر عشقِ اصلی ہمین بود جعفر	بر زبانِ عوام در موطن حاجیہ زائرہ خدیمۂ من بود یک جان وفی المثل دو تن بشنمش این لبشد ز دارِ محن آہ بیہم برفتہ شوہر و زن ۱۳۲۴ھ

تاریخ انتقال سید برکات احمد صاحب

الصلوۃ علی النبیّ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۳۲۴ھ

تاریخ انتقال تہور خان عرف تولا خان پسر شاہمیر خانصاحب

قطعہ

آنکھ کا تارا اوجالا تھا اندھیرے گھر کا وہ
باپ ہان کا ذکر کیا روتے ہین کل برنا و پیر
کردیا طاعون نے اندھیر شمس آباد مین
ہائے واویلا ہوا ہے گل چراغ شاہمیر

۱۹۰۷ء

تاریخہائے انتقال حکیم سید فیض حسن صاحب نقوی زائر حضرت ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام

قطعہ

ملک ہین حاضرِ خدمت فلک ہے تابعِ حکم
زہے نصیب خوشا بخت قصرِ جنت مین

یہ رتبہ الفتِ سلطانِ مشرقین سے ہے
حکیم فیض حسن پاس ابِ حسین رہتے ہے

۱۳۲۵ھ

الصاً

آن عاشقِ جان نثار لب تشنہ حسینؑ — بودہ نقوی سید و ذاکر ہے ہے
شنبہ یکم صفر نمودہ رحلت — فیض حسنم طبیب و زائر ہے ہے

۱۳۲۵ھ

تاریخ انتقال میر محمد حسین صاحب مرثیہ خوان

دوشنبہ دہم جمادی الاخری ۱۳۲۵ھ

قطعہ

روز دوشنبہ بود ماہِ ششم با دہم — راہی فردوس شد آلِ شہ مشرقین
درغمِ جانکاہ او جعفرِ عاصی بگو — ذاکرِ حالِ حسینؑ وائے محمد حسینؒ

۱۹۰۷ع

۱۳۲۵ھ

تاریخ انتقال جہان شیر خان کارندہ نیگوان

قطعہ

نمک خوارِ دیرینہ و باوفا — خوش افعال کارندۂ نیگوان
ز طاعون ملعون در اپریل ماہ — روان شد جہان شیر خان زین جہان

۱۹۰۷ع

تاریخہائے انتقال محمد ادریس وکیل خلف مشفقی

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل فتحگڈھ دوشنبہ

۲۷- جولائی ... سنه ... مطابق ۱۶ هم جمادی الاخری سنه ...ھ

قطعه

در فصل بہار اے وکیل لایق جعفر از بہر تو دعائیہ بگفت	افسوس کہ شد باغ جوانی برباد ادریس مقیم گلشن جنت باد سنه ۱۳۲۵ھ

ایضاً

ذبیح خنجرِ فرقت محمدؐ اسمٰعیل ہزار حیف کہ دنیا سے چل بسا ادریس	ہے اشک ریز کہ جان باختہ کا دل ٹوٹا ضعیف باپ سے فرزند نوجوان چھوٹا سنه ۱۹۰۷ع

روز جمعه بست و هفتم رجب سنه ۱۳۲۵ھ مطابق
ششم ستمبر سنه ۱۹۰۷ع بوقت یازده ساعت
پاؤ بالا جناب شمس العلما مولوی سید محمدؐ حسینؒ
صاحب عرف سید علّن صاحب خلف جناب
سلطان العلما مولانا سید محمدؐ صاحب مرحوم
انتقال فرمودند

(اختلاف) بعد طبع کتاب معلوم شد که مرحوم خلف سید بندہ حسن صاحب ... ۱۲ جعفر

ہمنام محمد و حسین آمر من مثل الٰہ آباد
یوم معراج جمعہ ز ماہ رجب بنہاں شد
سنہ ۱۳۲۵ھ

مقبول خدا ذو المنن فخر زمن راس الفقہا
زیب جنت جناب سید علن شمس العلما
سنہ ۱۳۲۵ھ

ایضاً

واد ریغا بہ رجب رکن شریعت افتاد
ملک و جن و بشر سینہ زنان میگویند

سید و مجتہد و راہ نماے نماند
قبلۂ دین و ملاذ فقہاے نماند
سنہ ۱۳۲۵ھ

ایضاً

حق گو افقہ گذشت سید علن
سنہ ۱۹۶۴ سمبت
رفتہ باروح روز و ماہ و ہمہ سال

ای محتشم و قبلہ جعفر ہے ہے
سنہ ۱۳۲۵ھ
آدینہ ششم ماہ ستمبر ہے ہے
سنہ ۱۹۰۷ء

ایضاً

اس سید عفیف کا انجام ہو بخیر
سنہ ۱۳۱۴ ف
اب ہے دعا کہ اور بڑھے عز و افتخار
سنہ ۱۹۰۷ء

حور و قصور جنت و کوثر نصیب ہو
سنہ ۱۹۶۴ سمبت
جنت میں قرب ابن پیمبر نصیب ہو
سنہ ۱۳۲۵ھ

... مہدی علیخان بہادر

محسن الملک رئیس اٹاوہ

قطعہ

رفت از دارِ فنا سوے جنان سیدِ ما | صاحبِ بدیہ وجاہ غلامِ عباس
گفت ہاتف پۓ تاریخ وفاتش جعفر | باحیا آلِ نبیؐ آہ غلامِ عباس

۱۳۲۵ھ

قطعات تاریخ انتقال نواب محسن الملک سید مہدی علیخان سکرٹری کالج علیگڈھ

قطعہ

فدائے قوم حضرت محسن الملک آہ واویلا
ہوئے مدفون علیگڈہ مین جہان سیّد کی تربت ہے
غمِ فرقت مین جعفر روزِ محشر کیون نہو برپا
اُٹھے دنیا سے سید مہدیٔ ہندی قیامت ہے

۱۳۲۵ھ

ایضاً

عقلِ کُل مصلحِ کُل تابعِ سید یکرنگ | نسلِ پاک نبویؐ فخرِ زمن وا برفت

ذی کرم سیدۂ مہد علیمکان نواب
۱۹۶۴ سمبت

مکن ممالک زین از رہین ہر برکت
سنہ ۱۳۲۵ھ

صبح پنجشنبہ بست و ہشتم ماہ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ مسماۃ صاحب النسا زوجۂ مولوی عرفانعلی صاحب اُستاد بندہ در کانپور انتقال نمودند

قطعہ

سیدہ متقیہ زائرۂ سبط نبی
کلکِ جعفر پئے تاریخ وفاتش بنوشت

خیر اندیش و وفادار دلی رفتہ ہائے
زوجۂ مولوی عرفان علی رفتہ ہائے
سنہ ۱۳۲۵ھ

ایضاً

در کانپور زوجۂ اُستادِ من بمرد
جعفر نوشت مصرعِ تاریخِ رحلتش

آلِ رسول زائرۂ نیک و پارسا
از دہر رفتہ سوئے جنان صاحب النسا
سنہ ۱۳۲۵ھ

حسب فرمایش جناب مولوی ڈپٹی عبدالجلیل صاحب برائے شخصے

قطعہ

[illegible] نوجوان [illegible] | رشکِ آفتاب قمر امیرِ بہادر ز دہر رفت
در چشم والدین زمانہ سیاہ شد | نورِ بصر امیرِ بہادر ز دہر رفت

سنہ ۱۹۰۷ ع

مصرع انتقال یکے از دختر عزیزہ

حشمت آرا بھی اب ارم مین ہے

سنہ ۱۳۲۶ھ

قطعہ فرمایش جناب ڈپٹی صاحب

در فصل بہار آگین شد مرد دلِ گلچین | گلروز چمن رفتہ یا روح ز تن رفتہ
جان باختہ قطب الدین در ہجرِ پسر غمگین | صد حیف نجیب الدین از دار کہن رفتہ

سنہ ۱۳۲۵ھ

شنبہ دہم جنوری سنہ ۱۹۰۶ع برادر سید ضامن علی صاحب خلف جناب مستطاب میر جعفر علی صاحب رئیس آلہ آباد ڈپٹی کلکٹر انتقال نمودند

[illegible]

سیدِ پاکیزہ طینت از جہان رحلت نمو — درمنش پیہم شنیدہ ہر رنج دلی
بردعائے مغفرت جعفر بکن ختمِ کلام — خلد مسکن باد با آلِ نبیؐ ضامن علیؑ

سنہ ۱۹۰۶ء

تاریخ انتقال لچھو باغبان

ہے گلستانِ جہان مین بے ثبات ایک ایک پھول
چل گئی بادِ خزان جب پھروہی مرجھا گیا
رات کو ہیضہ کے باعث یہ نمک خوارِ قدیم
باغبان لچھو یکایک مثلِ گُل کمھلا گیا

سنہ ۱۹۰۸ء

تاریخ انتقال دختر میرزا ولایت حسین صاحب پسر لطفی شفیقی میرزا محمد کاظم صاحب سب انسپکٹر شمس آباد ساکن فیض آباد

قطعہ

کیا حکم کردگار ہین بندون کو اختیار — جدّین خستہ حال ہین والدبھی غم مین ہے
چھوٹے سے سن مین داغ بزرگونکو دیگئی — کم عمر ہمنشین سکینہ ارم مین ہے

سنہ ۱۳۲۶ھ

جمعه نوزدهم جون سنه ۱۹۰۸ع مطابق هجدهم
جمادی الاولی سنه ۱۳۲۶ھ سید ابن حسن عرف
ابّو صاحب ولد برخوردار صادق حسین در لکھنؤ
انتقال کرد

قطعه

جگر کے داغ سے صادق حسین ہے بیچین
اندھیرے گھر کا اوجالا تھا جانِ جان فرزند
گواہ واقعۂ کربلا ہے یہ تاریخ
چھٹا حسینؑ سے گلرو و نوجوان فرزند
۱۳۲۶ھ

ایضاً

نام تھا ابن حسن سیّد ابّو تھا لقب	دفن تربت مین ہوا ہو گیا چاند گہن
رو کے صادق نے کہا مرے اندھیرا ہوا	تیرہوین سال گیا ماہوشِ ابن حسن
	۱۳۲۶ھ

ایضاً

مطیع نیک فہیم رونقِ جہان فرزند	حسین و خوش قد و نوعمر جانِ جان فرزند

گیا جہان سے ہیہات و ادریغ صد آہ | اُچھٹا حسین گلرو و نوجوان فرزند
۱۹۰۸ء | ۱۳۲۶ھ

تاریخ انتقال زوجہ میر گوہر علی صاحب ساکن امروہہ

قطعہ

آل رسول سیدہ نیک پارسا | فرمان پذیر زوج خوش اعمال خیر خواہ
جمعہ دوازدہ بجمادی اولین | رحلت بجرد زوجۂ گوہر علی صد آہ
| ۱۳۲۶ھ

بست و نہم رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۷ اگست ۱۹۰۸ء مخدوم بخش ملازم انتقال کرد

قطعہ

با فہم مزاجدان و فاکیش | آن خیر طلب ضعیف و مغموم
در شہر اگست رفت از دہر | حاجی مخدوم بخش مرحوم
| ۱۹۰۸ء

شب بست و نہم شعبان ۱۳۲۶ھ میر امجد علی ولد ناصر علی مرحوم انتقال کردند

قطعہ

شبِ شنبہ نہم در ماہِ شعبان
قلم زد مصرعِ تاریخ جعفر

سعید و متقی آلِ نبی رفت
بجنت پاکباز امجد علی رفت
۱۳۲۶ھ

تاریخ انتقال سید سردار حسین ولد میر ضامن حسین صاحب لکھنوی یکم نومبر ۱۹۰۸ء مطابق پنجم شوال ۱۳۲۶ھ

قطعہ

نامبارک ہوا ماہِ رمضان و دیلا
رو کے مستفسرِ حالات سے کہتی ہیں قضا

جا بسے زیرِ زمین سیدِ بیمار حسین
اہل و با فہم و جوان سال تھا سردار حسین
۱۳۲۶ھ

تاریخ انتقال میر صفدر حسین صاحب لکھنوی خسر سید اصغر علی ولد برادر عابد علی صاحب

قطعہ

ماہِ صیام اتوار کو وقتِ سحر بعدِ نماز
ہجر میں جعفر نظم کی تاریخ صوری معنوی

آلِ نبی و متقی دارِ فنا سے چل بسے
اکیسویں و زمیں صفدر قبر میں ہے گئے

ایضاً

ماہِ صیام و لبست یاب صد حیف بُد یکشنبہ یوم
سنہ ۱۳۲۶ھ
رحلت نمودہ از جہان این آلِ شاہِ مشرقین
صغر دُعا کن با دلِ بریان ہمی بعد نماز
سنہ ۱۹۰۸ء
سنہ ۱۹۶۵ سمبت
یارب ببادا نزدِ حیدر در جنان صفدر حسین
سنہ ۱۳۱۶ ف

حسب فرمایش نواب صغر حسین خان برائے انتقال بنت محمد نظر خان صاحب

قطعہ

بودہ ششم سہ شنبہ نصف اللیل در ماہِ رجب
تخمہ نمودہ جان خود خلّاق عالم را سپرد
در فرقتِ شش سالہ دختر نالہ سرکن اے نظیر
معصومۂ کم فہم ابرار النسا صد آہ مرد
سنہ ۱۳۲۶ھ

ایضاً

پہندن تہا عرف عام ابرار النسا بیگم تہا نام
شش سالہ تہی یہ دختر نواب جناب ہماے
[illegible]

ماہِ رجب کی ہاے چھٹی تھی بدن کئی مرقد میں وا
سنہ ۱۳۲۶ھ

قطعات تاریخی انتقال اکرام فاطمہ بنت علی حسین خان مرثیہ خوان

قطعہ

بنتِ علی حسین جوان سالہ کتخدا — بودند نیک نیک شد انجام فاطمہ
روز دوم ز شہرِ عزا در قصورِ خلد — رفتند نزد فاطمہ اکرام فاطمہ

سنہ ۱۳۲۷ھ

ایضاً

ہیہات وادریغ صد افسوس آہ آہ — پروا کسے نکرد ز آرامِ فاطمہ
انجام کار از کرمِ خالقِ کریم — گشتہ بقبر عزت و اکرامِ فاطمہ

سنہ ۱۹۰۹ع

از اخبار دبدبۂ سکندری رام پور دریافت شد کہ نواب محمود علی خان صاحب کہ برادرِ علاتی خلد آشیان جناب نواب کلب علیخان بودند در لندن وفات یافتند ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۹ع

شوق پابوس محمدﷺ در سر با صد اخلاص ولی از لندن	داشت محمود علیخان تا حال رفت نواب بجنت امسال ۱۳۲۶ھ

ایضاً

آن همسر خلد آشیان یوسف لقا رستم توان
والا همم گردون حشم انجم خدم عالی مکان
از شهر لندن جانب ملک عدم نهضت نمود
نواب محمود علیخان آه فخر دودمان
تاریخ اگر پرسی زمن از جنوری بوده دوم ۱۹۰۹ء
در یوم شنبه گشت خوش اعمال جنت آشیان
لمن عرض کن جعفر ز فرزند سعیدش مصطفیٰ
در هجر آن مغفور باید صبر ای عالی نشان

ایضاً

آن همسر خلد آشیان یوسف لقا رستم توان
عالی همم کیوان علم گردون حشم انجم سپاه
از شهر لندن یوم شنبه ماه ذی الحجه نهم
شد رونق افزای ارم نواب والا بارگاه

[illegible] برادر پادشاہ دولہ صا
۱۹ فروری ۱۹۰۹ء گفتیم۔ تاریخ انتقال
سید محمد سبطین برادر مولوی سید حسین
صاحب پنجشنبہ یکم ذی القعدہ ۱۳۲۶ھ

قطعہ

زاہد و متقی و نیک جوان سال حسین
راحت جان حزین قوت بازوے حسین
روز و شب در غم ہجر تو ہمین میگویم
در جنان سید ما رفت محمد سبطین
۱۳۲۶ھ

سال رحلت

شنبہ بستم اپریل ۱۹۰۹ء مطابق بست و
ہشتم ربیع الاول ۱۳۲۷ھ بیساکھ بدی ۱۴ سمبت ۱۹۶۶ ساعت ہفت شام در دیرہ دون
بابو درگا پرشاد جی صاحب رائے بہادر انتقال نمودند

قطعہ

۹۷

انکی تاریخ تھی ولادت کی
نور افزائے چشم مشتاقان
کیون اندھیرا ہو زمانے مین
جا چھپا بجھ گیا چراغ جہان

چراغ جہان
تاریخ ولادت

بود آخر روز سہ شنبہ بستم اپریل حیف
اندر نگاہ دوستانش تیرہ گردیدہ جہان

رائے بہادر درگا پرشاد جری بیجان بشد
ہان آفتاب فرخ آباد از جہان پنہان بشد

سنہ ۱۹۰۹ ع

تاریخ انتقال عزیزی آغا کلب حیدر صاحب نبیرۂ جناب ڈپٹی کلب حسینخانصاحب مرحوم

قطعہ

نوشاہ بنا گلشن جنت مین ہوا ساکن ہے ہے
مرنے کے نہ تھے لے پسر ماہ لقا یہ دن ہے ہے
دنیا مین دولہن کو اور مان کو چھوڑا ہمشیر بھی ہے
نادر او صاف کلب حیدر آغا کم سن ہے ہے

سنہ ۱۹۰۹ ع

تاریخ انتقال زوجہ سید باقر علیصاحب رئیس امروہہ ضلع مرادآباد

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّومُ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝

سنہ ۱۳۲۷ ھ

قطعہ

مطیع زوج کنیز بتول آل رسولؐ
گئی یہاں سے سہاگن یہ کم سخن بانو

کہا یہ ملہم غیبی نے مصرعِ تاریخ
مقیم خلد رجب میں ہوئی حسن بانو

۱۳۲۷ھ

تاریخ انتقال وزیر نواب صاحب خلف نواب محمدؐ عابد صاحب رئیس لکھنؤ

قطعہ

بودہ لقبش وزیر نواب آہ
از دارِ فنا رفت امیر ابن امیر

گوید پدرش درغمِ فرقت ہر دم
شنبہ نہم شہر صیام آہ وزیر

۱۳۲۷ھ

تاریخ انتقال شاعر باکمال سید ضامن علی صاحب جلال

قطعہ

مشفق و مہربان کل احباب
آن سخن گوی کہنہ سال بمرد

گفت تاریخ رحلتش جعفر
ہائے ضامن علی جلال بمرد

۱۳۲۷ھ

قطعہ

پاک طینت کہ تقی نامش بود	ذاکرِ سیدِ مظلومان حیف
زین جہان رفت بذی القعدہ شہر	سیدِ لائق و قرآن خوان حیف
	۱۳۲۷ھ

تاریخ انتقال احمد علیخان صاحب ملازم قدیم متوطن لکھنؤ

قطعہ

قومِ افغان و لا زاک نمکخوارِ قدیم	عاشق آلِ عبا صاحب ایمان رفتند
عیسوی سال و فاتش بنوشتم جعفر	وای از دارِ فنا احمد علیخان رفتند
	۱۹۰۹ء

قطعات تاریخ انتقال سید نظیر حسن مرحوم خلف مولوی سید محمد علی صاحب متوسل ریاست بھوپال

قطعہ

یکشنبہ شہر فروری بست و ہفتمین	نعش آمدہ بنزد پدر صبح گاہ ہائے
تاریخ رحلتش پدر پیر او بگفت	آل ہدیٰ نظیر حسن رشک ماہ ہائے

تاراج شد از دستِ اجل باغ شبابش	رفته ز جهان رشکِ چمن در صفرا یوا
نالان پدر و مادرِ او صورتِ بلبل	پژمرده گلِ عمرِ حسن در صفر الیوا
	۱۳۲۸ھ

ایضاً

آیا والد و مادرم آلِ یٰسین	چرا اشک برخاک قبرم فشانید
جوان مرگ از هر دو تا چشم دارد	بروحِ حسن سورهٔ حمد خوانید
	۱۳۲۸ھ

ایضاً

رستم خصال صبا (حب) قوت جوانِ خوب	پنهان ز چشم گشته کجا و چسان رسید
مرکش دو اسپه آمد و برداشت زینجهان	آلِ هُدیٰ نظیر حسن در جنان سید
	۵۸۲
	سنہ ۱۳۲۵ھ
	سنہ ۱۹۱۰ع

قطعات تاریخ انتقال حضرت قیصر هند ایڈورڈ هفتم شب شنبه هفتم مئی یعنی ششم مئی وز جمعه بعد نصف شب سنہ ۱۹۱۰ع مطابق شب بست و هفتم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۸ھ موافق سمبت ۱۹۶۷ العارضهٔ سوء تنفس

قطعه

آن سینه که عامی ران کی سجید — ای وا رہبر بای نفس شکلی کرد

۷۴۴ — ۱۱۶۶

سنہ ۱۹۱۰ء

ایضاً

بست وشش در نیم شب ماه ربیع آخرین — رفت از دنیا خدیو نامور عالم پناه

در غم ہجرش رعایا نوحه خوان ماتم کنان — قیصر ہند ایڈورڈ ہفتمین وا ویل آه

سنہ ۱۳۲۸ھ

ایضاً

از گردش گردون دون منحوس گشته ذو ذنب — صد حیف آن ایڈورڈ ہفتم مخبر اسکندر نماند

در صوری وہم معنوی جعفر چنین تاریخ گفت — از نصف تخت جمعه بدنیا شش مہی قیصر نماند

سنہ ۱۹۱۰ء

ایضاً

در چشم مردم تیره وتاریک شد ارض وسما

کان آفتاب ہند وانگلستان بگردیده نہان

بیساکھ بوده دواز ده گردون دون کرده بدی[۱۵]

ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند آه رفته از جہان

سمبت ۱۹۶۷

۱۵/ یعنی بیساکھ بدی ۱۲ ہیں

ایضاً

فخر سکندر فریدون جاه دارا بارگاه — ثانی نوشیروان شاه جہان ما رفت

گشت انجامش بجیر از الفتوح القدر | نزد عیسیٰ قیصرِ ہندوستان بار یافت

۱۹۱۰ء

تاریخ انتقال پسر برادرم محمدؐ صفدر نام عرف سلطان میرزا رئیس دہلی

قطعہ

پاک دامان و خوش اعمال و خجستہ گوہر صاحبِ تقوی
حامیٔ دینِ نبیؐ سیدِ مومن پرور از نسلِ رضاؑ
مرد باوضع اولوالعزم رئیسِ دہلی در شہر می
وائی از دارِ فنا رفتہ محمدؐ صفدر سلطان مرزا

۱۹۱۰ء

ایضاً

برفتہ رحمدل مومن شناس و حق شناس ایوا
ازین دارِ فنا سوئی عدم بدیش رضا سید
رقم زد کلک بر لوح مزارش مصرعِ جعفر
رئیسِ شہرِ دہلی بود سلطان میرزا سید

۱۳۲۶ھ

قطعاتِ تاریخ انتقال میرزا محمدؐ عباس صاحب

قطعہ

بخشید اینجا لباس بنام حسینؑ اینجا میکرد حاضری در عشرہ میداد اینجا بہ بزم غم ساغر آب	آنجا عوضش حلّہ جنت پوشید آنجائی او طعامِ فردوس سید آنجا عباس جام کوثر نوشید ۱۳۲۸ھ

ایضاً

تھا یہاں نشترِ فرقت کے سبب دل زخمی قصرِ یاقوت دیا بحرِ کرم نے فوراً	لکھنؤ سے وہ گئے حضرتِ شبیرؑ کے پاس اب ارم مین لبِ کوثر ہے محلِّ عباسؑ ۱۳۲۸ھ

ایضاً

نیک اعمال خوش افعال رئیس الابرار رونقِ بزمِ عزا اوٹھہ گیا انا للہ	عاشقِ آلِ نبیؐ شیعہ عالی ہے ہے مجلسِ شاہ ہے عباس سے خالی ہے ہے ۱۳۲۸ھ

تاریخ انتقال سیّد محمد عسکری عرف نواب وزیر مرحوم برادرزادہ مُصنّف

قطعہ

آنکھوں مین پھرتی ہے صورت تیری نواب وزیر
خاک مین مل گئی وہ تیری جوانی افسوس

[illegible]

دل غم جان پدر یوسف ثانی افسوس

۱۳۲۶ھ

ایضاً

رونق گلشن سادات چو نواب وزیر
ہیجدہ شہر جمادی دوم آه بمرد

بلبل طبع مورخ پئے اوناله کناں نشست
وائے حسرت گل شاداب وزارت پژمرد

۱۹۱۰ء

تاریخ انتقال مولوی سید عنایت حسین صاحب مرحوم کہ لاولد وفات یافتند خلف جناب مولوی سید یوسف حسین صاحب پیش نماز لکھنؤ

قطعہ

سید یوسف نشان شد ز جہان بے نشان
عالم و صالح جوان واے عنایت حسین

در غم ہجرت پدر سینہ زنان نالہ کش
دلبر ناشاد کام ہاے عنایت حسین

۱۳۲۶ھ

ایضاً

داغ جوانی پدر پیر را
داد حق آگاه عنایت حسین

[illegible]

تاریخ انتقال مسماۃ رفیق زہرا والدہ اطہر حسین و اختر حسین وغیرہم زوجہ جناب سید قاسم حسن صاحب حسب

قطعہ

کم عمر پُر ارمان عفیفہ رنجور	مرنے میں بھی چھوڑا نہ طریق زہرا
اولاد کو شوہر کو دیا داغ فراق	جنت میں ہیں دلسوز رفیق زہرا
	۱۳۲۶ھ

ایضاً

جعفر بتلاش گل تاریخ وفات	در گلشن فردوس برین گردیدم
گوئیم چنان رتبۂ اُم الحسنین	حور جنت رفیق زہرا دیدم
	۱۳۲۶ھ

تاریخ انتقال جناب سید محمد جواد صاحب حسب فرمایش جناب سید ہاشم صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر

مصرع

ذیجاہ جواد درکرا جا دید با آل نبی

۱۳۲[illegible]ھ

سعئ امام نہم متقی
ولطفِ آلہی شدہ بعدِ مرگ

خوش اعمال سید سراپا وداد
بہشت آستان با محمدؐ جواد
سنہ ۱۳۲۸ھ

ایضاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۷۸۶ واللہ عفو قدیر ۵۴۲
سنہ ۱۳۲۸ھ

ایضاً

اِنَّ ربّکَ حکیم علیم ھُدیً وبُشریٰ للمسلمین
سنہ ۱۳۲۸ھ

قطعۂ تاریخ نواب اقبال دولہن صاحبہ محل جناب معلی القاب ہز ہائینس نواب محمدؐ حامد علیخان بہادر والی ریاست رامپور

قطعہ

کانِ عفت مہِ تابندۂ چرخِ عصمت | نامِ نامیش بدی بیگمِ اقبال دولہن
شورِ ماتم ز ثری تا بثریا برخواست | رام پور آہ ازین واقعہ شد بیتِ حزن
تا خت آور دبر او مرگ بہنگامِ شباب | حیف پامالِ خزان شد بہارانِ گلشن
سالِ رحلت قلمِ جعفرِ محزون بنگاشت | رشکِ بلقیس جدا شد ز سلیمانِ زمن

۱۳۲۹ھ

تاریخ انتقال سید مہدی علی کمال ابن سید ضامن علیصاحب جلال مرحوم

قطعہ

کرد تخلص کمال شاعرِ نازک خیال | سیدِ مہدی علی جائی نشین جلال
رفت چو زیرِ زمین گفت مؤرخ چنین | ماہِ صفر با دوم گشتہ زوالِ کمال

۱۳۲۹ھ

قطعات تاریخ انتقال شاہزادہ میرزا اسکندر قدر بہادر تحصیلدار پنشن یافتہ

قطعہ

محبِ آلِ طٰہٰ نسلِ تیمور | قدیم الوضع صافی دل نکورای

ایضاً

شاہ من میرزا اسکندر قدر ہاتفِ غیب بہرِ تاریخش	یافت اقلیم خلد از معبود نور اللہ تربتہ فرمود ۱۳۲۹ھ

نتیجۂ جنگ تُرکی وطرابلس

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِی نَعِیْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِی جَحِیْمٍ ۝

۱۳۲۹ھ

تاریخ انتقال جناب حکیم عبدالعزیز صاحب لکھنوی

اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۝ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝

۱۳۲۹ھ

ایضاً

ہاں نوزدہ تاریخ در شوال ولیل جمعہ بود در ہجر تش صبح ومسا گویند اہلِ لکھنؤ	عیسیٰ نفس حاجی کعبہ یافتہ باغِ نعیم عبدالعزیز از دہر رفتہ آہ آن کامل حکیم ۱۳۲۹ھ

تاریخ انتقال سید طاہر علیصاحب شاگرد صفیر مرحوم

صاف دل پاک طبع آل نبی	شاعر خوش بیان وزیرک شیم

روز یک شنبه سوم شعبان		رفته طاہر علی بسوئے ارم سنه ۱۳۲۹ھ

تاریخ انتقال میر اعجاز حسین صاحب کہ از سادات نقوی بودند و بعد زیارت در کربلائے معلی دفن شدند

قطعه

کوئی میرے دل سے پوچھے اِس حلاوت کو ذرا
جو مزا لب تشنۂ مقتول کی الفت مین ہے

آلِ یٰسین صالح الاعمال اعجاز حسین
کہتے تھے شبیرؑ کی الفت میری طینت مین ہے

جان دیکر لے گئے دو دو بہشت انجام کار
جسم سید کربلا مین روح بہی جنت مین ہے
سنه ۱۳۲۹ھ

رشک آجاتا ہے اکثر زائرون کے حالِ پر
ہم بہی جا پہونچین گے ای جعفر اگر قسمت مین ہے

[illegible]

میر محبوب علی خان بہادر والی حیدرآباد دکن

قطعہ

در قوانین حکومت این شاہ … بود آگاہ ز رطب و یابس
زین جہان رفت بشہر رمضان … آہ افسوس نظام سادس

سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضاً

آن والی ملک دکن دیجاہ محبوب علیؑ … در عمر چہل و پنج از دار فنا ناگاہ رفت
جعفر بگو در عیسوی تاریخ صوری معنوی … نہ بست و نہ از گہت آہ ای یوا آصف جاہ رفت

سنہ ۱۹۱۱ع

ایضاً

آن نظام الملک محبوب علیخان شاہ من … حق پسند و حق شنو حق گو حق آگاہ رفت
مصرع تاریخ ہجری خامۂ جعفر نگاشت … جارمی ماہ صیام ای وا آصف جاہ رفت

سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضاً

نظام الملک محبوب علیخان … بعمر چہل و پنج آصف نشان رفت
ز فالج ناگہان رنجور گشتہ … سہ شنبہ صوم چارم زین جہان رفت
معین دین مطیع خواجۂ ہند … محب آل یسین بیگمان رفت
مسافر پرور و فیاض عالم … کرم گستر عمیم الامتنان رفت

بشرِ صورت ملک سیرت فلک قدر — سکندر جاہ و دارا پاسبان رفت

یگانہ شہسوارِ دشتِ ہیجا — نریمان قوت و رستم توان رفت

مآل اندیش شاہِ معدلت کیش — دریغا ثانیِ نوشیروان رفت

رعایا آنچنان کردہ آہ و زاری — کہ شورِ ماتمش تا آسمان رفت

بگو جعفر پئِ نقل مکانش — شہِ ملکِ دکن سوئی جنان رفت

سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضاً

کیون سینہ سوزان داغ بردل ماہرانِ فن ہین آج
کیون رنگِ عالم ہے دگرگون آہ مین واقف نہین
خاموش کیون جعفر ہے بے رونق ہے کیون بزمِ سخن
کیا شاعرِ رنگین بیان شیرین زبان آصف نہین

سنہ ۱۹۱۱ع

قطعہ بطرز نوحہ

کیا جلد سدہارے سوئے وطن ای واویلا ای واویلا
یاد آیا او نہین جنت کا چمن ای واویلا ای واویلا
جلتا ہے جگر اوٹھتا ہے دہوان دل ہے طپان آنسو ہین روان
مٹی مین ملاوہ گل سا بدن ای واویلا ای واویلا
وہ ماہِ سپہرِ عزت و شان روز و نمین ہوا آنکہو نسے نہان
جو تہی کو ہوا یہ چاند گہن ای واویلا ای واویلا

[illegible] در بارہ دیکھا دلی کا
قیصر کو دیا کیون رنج و محن ای واویلا ای واویلا
کُل ملک ہے صرفِ آہ و فغان ہے مصرعِ جعفر وردِ زبان
محبوبِ علیخان شاہِ دکن ای واویلا ای واویلا
سنہ ۱۳۲۹ھ

قطعات تاریخ انتقال نواب حسن علیخان بہادر ولیعہد ہز ہائینس نواب حامد علیخان بہادر والئ ریاست رامپور ششم ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق بست و نہم اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ع

قطعہ

نہانست صورت و حُسنِ پسر ز چشمِ پدر
حذر ز دورِ جہان الامان ز جورِ فلک
بدہر بودنِ او گوئیا فسانہ بود
غمِ حسن بعلی گردشِ زمانہ بود
سنہ ۱۹۱۱ھ

ایضاً

نواب حسن علی ولیعہدِ حضور
رخت ہستی بمرگِ ناگاہ سپرد
[illegible]

ایضاً

در قصرِ شهی بود ولیعهد چراغ	گل شد در رامپور ناگاه دریغ
۱۳۲۹ ه	
تاریک جهانست بچشمِ مردم	هیهات افسوس وای ویل آه دریغ
	۱۹۱۱ ء

ایضاً

تلخیٔ زهر الم آه چشیده نواب	سختیٔ رنج جگرسوز کشیده نواب
سیل خونناب روان چون نشود از چشمش	غمِ جانکاه ولیعهد بدیده نواب
	۱۳۲۹ ه

ایضاً

پنداشت ذلیل عزتِ دنیا را	بوده همه پیروِ علیؑ آن نواب
گردید قدمبوس بصد شوق دلی	در گلشنِ فردوس چو ذیشان نواب
از درگهِ مصطفےٰؐ عطا گشت خطاب	سلطانِ ارم حسن علیخان نواب
	۱۳۲۹ ه

قطعات تاریخ انتقال نواب جانی صاحب
خلف محمد نواب صاحب رئیس لکهنو

آه این کامل چون نواب جانی نام داشت	دفعتاً گردید از چشمِ محمدؐ ناپدید
الامان ای درد دل [illegible] الحذر ای سوز ہجر	بر فسرده دل پدر این صدمهٔ جانی رسید

ایضاً

در فصلِ وبا آمدہ گلچین قضا
شد نالہ کنان بلبلِ باغ تاریخ
گل پیرہنش قبائی ہستی بسپرد
ناگہ گلِ شادابِ امارت پژمرد
سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضاً

زود رفت از لکھنؤ یوسف لقا رفعت پناہ
سنہ ۱۹۱۱ء
حالیا تاریخ آن گفتہ دلِ آگاہ من
سمبت ۱۹۶۸
شد بحکم کردگار و لطفِ شاہِ دو جہان
ف ۱۳۱۹
رونق افروز ارم نوابِ گردون جاہ من
سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضاً

احبابِ دلی صدمۂ جانی دارند
تاریخِ فراقِ این جوانِ نادر
سمبت ۱۹۶۸
سوزِ فرقت نمود بیتاب دریغ
عاجز گفتا جنابِ نواب دریغ
۵۸۲
سنہ ۱۳۲۹ھ
سنہ ۱۹۱۱ء

تاریخ انتقال مسماۃ سراج النساء مرحومہ حسب فرمایش سیّد لطف علی صاحب ولد جناب سیّد عاشق علی صاحب

قطعہ

ہفتمِ ذی الحجّہ ماہ یومِ چہارم صباح
[illegible]
دخترِ مرزا نثار رفت ز دارِ فنا
[illegible]

تاریخ انتقال سلطنت بیگم مرحومہ حسب فرمایش نواب منّی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قطعہ

سیدہ نوجوان با عفت | بود موصوف ہر صفت بیگم
آہ ناکتخدا یتیم و یسیر | دید در مرگ مصلحت بیگم
زین جہان ہفتم ربیع دوم | رفت ای وای سلطنت بیگم

۱۳۲۹ھ

تاریخ انتقال سید اسمٰعیل مرحوم خلف حکیم سید محمد یوسف صاحب مرحوم متوطن شہر کانپور

قطعہ

سرو قد گل پیرہن نوبادۂ باغ شباب | ہوش گم آشفتہ دل جان باختہ از فرط غم
گشت انجامش بخیر از لطف ستار العیوب | ابن یوسف سید اسمٰعیل در قصر ارم

۱۳۲۹ھ

تاریخ انتقال جناب سید مددعلی صاحب مرحوم حسب فرمایش پسر شان سید محمد باقر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قطعه

شهر صیام و پنجمین روز چهار شنبه بود
آل نبیؐ فرشته خو زاهد و متقی برفت
جعفر خسته دل بگو نام و سنین رحلتش
سیّد من سوئی ارم از مدد علیؑ برفت
۱۳۲۹ھ

تاریخ انتقال عزیزی سیّد مهدی حسن صاحب متوطن لکهنؤ که در پٹنه مهمان بودند روز دوشنبه بست و دوم شوال ۱۳۲۹ھ

قطعه

ساکن لکهنؤ شریف و نجیب — میر مهدی حسن تها نام ان کا
نیک باوضع خسته دل قانع — منکسر خوش مزاج اہل وفا
عمر گذری شکسته حالی مین — دست حاجت کبھی نہ پھیلایا
آه تهے مفلسی مین غیرت دار — ہوتے ہین ایسے لوگ کم پیدا
شمس آباد مین قضا لائی — کربلا مین مزار ان کا بنا
جعفر اوصاف کیا بیان کرے — باحیا بیوطن غریب ایوا

۱۳۲۹ھ

تاریخ انتقال نواب ریاض الحسن خان صاحب بہادر اعظم الامرا صاحب جاہ مہین سردار رئیس باؤنی

قطعہ

والیٔ باؤنی خوش خلق سخی دانشمند	صاحبِ جاہ و حشم عابدِ عاکف بخدا
سمبت ۱۹۶۸	۱۳۱۹ ف
مُرد نوابِ ریاض الحسن باہمت	صبح آدینہ بذی قعدہ چارم ایوا
سنہ ۱۹۱۱ ع	سنہ ۱۳۲۹ ھ

تاریخ انتقال مسماۃ بوا گمانی مرحومہ حسب فرمایش نواب سید خاقان حسینخان سلمہ اللہ تعالے

قطعہ

خادمۂ فاطمہ نیک چشم نیک دل	صابرہ باخدا پیرزن نیم جان
سنہ ۱۳۲۹ ھ	سنہ ۱۳۲۹ ھ
چاردہ ذی الحجہ ماہ یوم چہارم بُد	رفت گمانی بوا پاک بقصرِ جنان
سنہ ۱۳۲۹ ھ	سنہ ۱۳۲۹ ھ

قطعات تاریخ انتقال جناب سید محمد محسن
صاحب ذوالقدر بہادر کربلائی حسب فرمایش
جناب سید محمد ہاشم صاحب برادر عم زاد
وشاگرد جناب مرحوم

قطعہ

پاک وطاہر برفت از عالم — میر ذوالقدر زائر شبیر
گیرد اعداد غیر منقوطہ — محو تاریخ ز آیۂ تطہیر

۱۹۱۲ء

ایضاً

رحلت کردہ مجاور قبر حسینؑ — ذوالقدر بہادر آن رئیس مومن
نسل و اسم و سنین مرگش ابیات — شد خلد مکان آل محمدؐ محسن

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

خدا کرد او را رفیع المقام — خوشا بخت ذوالقدر نیکو سرشت
ببین تربتش در جوار حسین — شدہ دفن الحق بخاک بہشت

۵۸۲
سنہ ۱۳۳۰ھ
۱۹۱۲ء

ایضاً

دیار ہند میں ہیں دل شکستہ ہاشم ای جعفر

شفیق و استاد و ابن عم بھائی لے جانے سے
سنہ ۱۳۱۹ھ

مقیم کربلا ذو القدر سید زائرِ مومن
سنہ ۱۹۱۲ء

صفر چھبیسویں کو وہ اٹھ گئے محسن زمانے سے
سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً آیات قرآنی

اللہ رحیم ودود و ہو خیر الحاکمین ○
سنہ ۱۳۳۱ھ

ایضاً

واللہ عزیز حکیم علیہ توکلت و الیہ انیب ○
سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

لا الٰہ الا ہو العزیز الحکیم و ہو خیر الحاکمین
سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً اعداد غیر منقوطہ

انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا
سنہ ۱۳۳۰ھ

قطعات تاریخ انتقال برادر سید صغر جان عرف

ننّن صاحب رئیس لکھنؤ و مصور کامل بودند

برائے قبر

حجاب گہِ اصغر
سنہ ۱۳۳۰ھ

قطعہ

بست و دو جمعہ ماہ پنجم بود — رفت سید بروضۂ رضوان
شیعہ و زائر حسینؑ شہید — ساکنِ لکھنؤ سعیدِ جہان
زن و اطفال و آشنا و عزیز — ہمہ مصروف ماتمش ہر آن
جعفر اکنون بسورۂ اخلاص — فاتحہ بر روانِ پاکش خوان
سنۂ رحلتش چو سہو شود — یاد گیری ز نام اصغر جان

۱۳۴۵
۱۵
سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

شیدائی اولادِ علی و زائرِ سبطِ نبیؐ — بودہ رئیسِ لکھنؤ این سیدِ ذیشان آہ
در عیسوی جعفر بگفتم مصرعِ سالِ وفات — ماہ مئی جمعہ دہم مردند اصغر جان آہ

سنہ ۱۹۱۲ء

ایضاً

جمعہ دوم و بست جمادی الاولیٰ — عقدِ الفت مگر بستہ از مرگ
افسوس [illegible] — [illegible] صاحب دلم شکستہ از مرگ

فرطِ اندوہ سے ہے ساکت و صامت سب گہر
حیف وہ آل نبیؐ صغر زائر نرتھا
صورتِ آئینہ حیران ہین غیرِ سادات
نقشِ تصویر ہین سید کہ مُصوّر نرتھا
سنہ ۱۹۱۲ء

تاریخ انتقال محمدؐ ظفر افسر تعلیم جہانسی
حسب فرمایش منشی ہر پرشاد صاحب

ارتحال محمدؐ ظفر
سنہ ۱۹۱۲ء

قطعہ

در فرقت آن افسرِ تعلیم بجہانسی
شورلیست ز تاریخ قیامت اثر ما
ہان ماہ جمادیؔ دوم بست و ششم بود
زین دہر بشد وای محمدؐ ظفر ما
سنہ ۱۳۳۰ھ
۵۸۲ سنہ ۱۹۱۲ء سنہ ۱۳۳۰ھ

قطعات تاریخ انتقال حکیم صفدر حسین صاحب
ساکن شہر کانپور

قطعہ

بپاست در کانپور ماتم ز رحلتِ آن شفیق هر دم

سہ شنبہ روز و بماہ شعبان دو و بست ۲۲ تاریخ وای ویلا

ز دردِ فرقت زنش پریشان اخیش گویان بچشم گریان

کجاست صفدر حسین نامی طبیب و سید بدیع مولا

سنہ ۱۳۳۰ھ

الیضاً

رفت زینجا سید و نامی طبیب	ذاکرِ آلِ شہِ بدر و حُنین
حق تعالی کرد انجامش بخیر	در جنان وارد شدہ صفدر حسین
	سنہ ۱۳۳۰ھ

الیضاً

آل نبی مسیح نفس ذاکرِ امام	روزِ سہ شنبہ رخت سفر زین جہان ببست
جعفر بگفت مصرعِ تاریخ رحلتش	صفدر حسین حکیم بمردہ ششش رباات
	سنہ ۱۹۱۲ء

قطعات تاریخ انتقال سیّد ابوالمظفر صاحب عرف سیّد ابّو صاحب مرحوم

قطعہ

اسم پاکش ابوالمظفر بود	آنکہ ہفتاد سال یافتہ سن
سنہ ۱۲۶۰ھ	

بارِ دیگر بگوی تاریخش	غمِ جانگاہ سیدِ مومن
	سنہ ۱۳۳۰ھ ۵۹۲ ۱۹۱۲ء
ہم ز اعداد انتقال بیاب	عیسوی سال اے صفا باطن

ایضاً

شنبہ سادسِ ذی الحجہ	گشتہ غائب آہ دریغ
سنہ مرگش حاجی گفت	ابو صاحب آہ دریغ
	سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

از الفتِ آل پاک احمدؐ	نیکو فرجام گشتہ سید
ذی الحجہ ششم بروز شنبہ	فردوس مقام گشتہ سید
	سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

بہرِ غمِ شانزدہ نومبر	گفتم ز دقیق طرز جعفر
سنہ ۱۹۱۲ء	سنہ ۱۳۳۰ھ
ذی حجہ و شنبہ سادس و صبیح	مرحوم شدند ابو المظفر
ف ۱۳۳۰	سنہ ۱۹۱۲ء

باب ۳ تاریخہای متفرق

تواریخِ مکان موسومۂ ظفر منزل

سنہ ۱۳۰۷ھ

قطعہ

بے مثل و نظیر ذات پاکش آمد
جعفر از لطف و فضلِ خلاق جہان
تاریخ بنائے آن اگر می پرسی

لاریب کہ نفی ماسوی اللہ گواہ
مسجد تعمیر کرد حسب دلخواہ
کم کن ز شہادتین اعداد آلہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۱۳۴۲
۳۶ ... اعداد آلہ
۱۳۰۶ھ

شرف کوثر۔ چراغ ایمان۔
۱۳۰۶ھ ۱۳۰۶ھ

مصرع

خدا شناس بمسجد بیا نماز بکن
سنہ ۱۳۰۶ھ

تاریخہائے مقامات متفرق واقع عمارت ہذا

قصر فضول۔ حجرۂ غسل۔ حصار بخت۔
سنہ ۱۳۰۶ھ سنہ ۱۳۰۶ھ حمام سنہ ۱۳۰۶ھ

تاریخ مسجد معماران شمس آباد

بیت المعمور مسجد معماران

قطعہ تاریخ طبع دیوان میر طاہر علی صاحب طاہر تخلص حسب فرمایش میر کرار حسین صاحب

قطعہ

فصیح ذی علم فخر سحبان وحید آوان فرید دوران
سخنور بے مثال و یکتا ہین میر طاہر علیؔ جو شاعر
ہوا ہے مطبوع اُن کا دیوان کہو یہ تاریخ طبع جعفر
زبان سے ہے تحفہ بیانِ زیبا کلام نادر کلیم طاہر
سنہ ۱۳۱۲ھ

تاریخ مکان حسب فرمایش جناب میر محمد قاسم حسن صاحب تحصیلدار قایم گنج و فرق ہک لہ باعتبار شروع و ختم

قطعہ

چو قاسم حسنؔ صاحبِ عز و جاہ	بنا کرد قصرے سیادت پناہ
رقم کرد تاریخ جعفر چنین	شبستان سادات آداب گاہ سنہ ۱۳۱۳ھ

قطعہ مشعر ... تاریخ ... جناب

سید قاسم حسن صاحب فرستادم

یا حسن میوهٔ خوشرنگ بمن	تر و تازه همه نارنج رسید
گوئی زرّ یا که ترنج خورشید	فی المثل نزد سخن سنج رسید
من و تو پختنی شکر آله	این سبب بود که دو پنج رسید
همه شیرین چو لبان معشوق	گو تیا از شکرے گنج رسید
پوست کنده بجدا میگویم	خوش شدم بنده و نارنج رسید
	۱۸۹۵ء

تاریخ طبع دیوان لالہ مادہو رام جوہر

طبع ہوتا ہے کلام جوہر	خوب ہے حسن بیان اردو
کھل گئی صاف بصد آب و تاب	جوہرِ تیغ زبانِ اردو
	۱۸۹۵ء

تاریخ چاہ حسب فرمایش برادرم نواب سید شفاعت علیخان عرف سکندر دولہ صاحب

مصرعہ	قطعہ	آب حیات یافتہ اسکندرِ دیم ۱۳۱۳ھ
سکندر چاہ نو تعمیر کردند		بشیرینی همه قند و نبات است
لطیف و خوشگوار و هاضم و سرد		جدید این چشمهٔ آبِ حیات است
		۱۳۱۳ھ

تاریخ چاہ منصور خان فرخ آبادی ساکن لکھنو

قطعہ

گفت در شہر لکھنو از من — حاجیِ متقیِ ستودہ خصال
بہر تاریخ چاہ من گفتم — چاہِ منصور خانِ نیک فعال

سنہ ۱۳۰۹ھ

تاریخ چاہ حسبِ فرمایش جناب نواب سید محمد علیخان صاحب بہادر رئیس محمود پور سرسی ضلع مراد آباد برائے سنہ ۱۳۰۹ھ

قطعہ

محمد علیخان والا مکان — از اولادِ شاہِ بشیر و نذیر
بنا کرد این چاہ در باغِ خود — پئی راحتِ ہر صغیر و کبیر
ز شہد ست شیرین ز برف ست سرد — سفید ست آب زلالش ز شیر
پئے تخرجہ بود جعفر بفکر — کہ تاریخ بندہ شود دلپذیر
ندا زد ز چرخِ چہارم مسیح — بنوش آب از چاہ کوثر نظیر

۳ — ۱۸۹۵ع

سنہ ۱۸۹۲ع

تاریخ طبع دیوان لالہ مادہو رام صاحب جوہر

تخلص حسب فرمایش لاله رام پرشاد صاحب تخلص گوہر و لاله شیو پرشاد صاحب تخلص جوہری پسران لاله مادہو رام صاحب

قطعه

طبع اس سال وه دیوان ہوا
سب کے دیوانون سے جو بڑھکر ہے

عاشقانه ہین مضامین اسکے
نیم جانون کے لئے خنجر ہے

ٹکڑے ٹکڑے کئے دل مثلِ کتان
صورتِ تیغ مہِ انور سے ہے

ہمنے گوہر سے مقابل جو کیا
آبداری مین یہی بہتر ہے

دو ورق ہین اسی دیوانکے یہ
روشنی جن کی زمینون پر ہے

منھ لگاتے ہین پریرو بہی لیسے
مئے الفت کا یہی یہ ساغر ہے

قدِ موزون کی طرح ہر مصرع
مصرعِ سرو سے بالاتر ہے

چشم بد دور ہر اک شعرِ بلند
تیغ ابروے بتِ خود سر ہے

سارے دیوان کا نقطہ نقطہ
عنبرین خالِ رخِ دلبر ہے

نوشدارو ہے پئے مردہ دلان
مرہمِ زخمِ دلِ مضطر ہے

شب گیسو سے سیاہی اسکی
خوش سوادی مین کہین بڑھکر ہے

سحرِ وصل بیاضِ دیوان
بلکه اوس سے بہی یہی بہتر ہے

اسکے قبضہ مین سیاہ و سفید
حدّ توصیف سے با[illegible] ہے

جو ہر فرد ہے ہر بیت اسکی ۔۔۔ مثل جس کا نہیں وہ جوہر ہے
رنگ میں ڈھنگ میں یکتا نایاب ۔۔۔ درِّ معنیِ سخن جوہر ہے

۱۳۱۳ھ

ایضاً قطعہ

پھر عہدِ ضعیفی میں جوان طبعِ کہن ہے ۔۔۔ پھر شامِ غریبی سے عیان صبحِ وطن ہے
پھر ابرِ بہاری کی عنایت سے ہے سرسبز ۔۔۔ پھر رشکِ گلستان یہ خزان دیدہ چمن ہے
پھر قلقلِ مینا نے اڑائے ہین مرے ہوش ۔۔۔ پھر پیرِ خرد طالبِ صہباے سخن ہے
ہان طبع ہوا جوہرِ مرحوم کا دیوان ۔۔۔ ہر بات مین ہر بیت مین بیساختہ پن ہے
کیا لطفِ اشارات ہے کیا حُسنِ کنایات ۔۔۔ کیا بندشِ الفاظ ہے کیا طرزِ سخن ہے
حسّان تو ہے سر بگریبانِ تفکر ۔۔۔ سحبان بھی انگشتِ تحیّر بدہن ہے
مشہور ہین کیون جلوہ دیدار سے ہر دم ۔۔۔ کیا چہرۂ محبوب ہے یا صبحِ وطن ہے
دیوان ہے یا محملِ لیلاے معانی ۔۔۔ دیوان ہے یا قاف پریزادِ سخن ہے
کیا اسکے مقابل ہو کلام اہلِ سخن کا ۔۔۔ وہ خار ہے یہ پھول وہ صحرا یہ چمن ہے
وہ ماہ ہے یہ مہر غرض وہ ہے یہ جوہر ۔۔۔ وہ رات ہے یہ دن وہ سخن ہے یہ دہن ہے
مطلع ہین وہ پُر نور کہ نظارگیون کا ۔۔۔ ہر تارِ نظر مہرِ درخشان کی کرن ہے
الفاظ مین ہے حُسنِ معانی سے یہ رونق ۔۔۔ فانوس مین تو شمع ہے گھونگھٹ مین دلہن ہے
دلکش ہے دل آرام ہے دلبر ہے دل آویز ۔۔۔ ہر مد کی کشش زلفِ مسلسل کی شکن ہے
ہر دائرہ ہے حلقۂ گیسوے حسینان ۔۔۔ یا نافۂ پیچیدۂ آہوے ختن ہے
نقطہ ہے سویدا دلِ عاشقِ جانباز ۔۔۔ یا خالِ رخِ ماہ وشِ سیم بدن ہے

عالم ہی جدا ہے روش و طرز بیان کا
جو حرف ہے جو لفظ ہے کانٹے میں تلا ہے
توصیف کے مضمون تو کئے نظم سخن سنج
جعفر یہ کہو جوہریِ فن سے کہ گوہر

معشوق کی تو چال ہے عاشق کا چلن ہے
جسمیں کوئی کانٹا ہی نہیں یہ وہ چمن ہے
تاریخ کا مشتاق مگر ماہر فن ہے
دیوان صدف نو درِ کمیاب سخن ہے
۱۳۰۳ف

تاریخ جلوس نواب مستطاب معلی القاب فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ نواب محمد حامد علیخان صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہم العالی والی دار السرور رامپور

قطعہ

شکر حق حامد علیخان شہریار رامپور
صوری و ہم معنوی جعفر بگو تاریخ جشن

گشت صاحب اختیار آن فخر انس و جان بتوم
ہر دہ بودہ ماہ ذی الحجہ دوشنبہ نیک یوم ۱۳۱۳ھ
۱۳۱۳ھ

ایضاً

کیا حضور کو اب قیصرہ نے خود مختار
ترانہ سنج ہر اک خیر خواہ دولت ہے

میان قصر ہے نایاب جشن جمشیدی
مبارک ای میرے نواب جشن جمشیدی

تاریخہائے شکار شیر

قطعہ

والی اللہ رامپور ز تائید شیرِ حق
فصلی سنین بمصرعِ تاریخ نظم شد

پیہم دو روز کرد شکارِ دو شیر نر
نواب ما شکارِ ببر کرد دیگر
ف ۱۳۰۳

ایضاً

کردہ چو شکارِ شیر این رستمِ ہند
شکراً اللہ ثم شکراً اللہ

شور احسنت در ہمہ عالم شد
نوابِ دلیر شیر افگن ہم شد
۱۳۱۳ھ

ایضاً

کیا اوس رستمِ ہندوستان نے شیر کو بیجان
کہ جسکے سامنے یہ شیرِ گردون بہی چکارا ہے
کہی تاریخ صوری معنوی جعفر نے خوش ہوکر
ملک نے میرے چوتہی جنوری کو شیر مارا ہے
سنہ ۱۸۹۶ء

ایضاً

نواب نے اتوار کو صحرا مین پہر کہیلا شکار
خوش ہو کے صوری معنوی جعفر نے مصرع کہا

کس صولت و اجلال سے اکبر ببر مارا ہے واہ
تہی جنوری کی پانچوین کیا شیر نر مارا ہے واہ

تاریخ تبدیلی جناب سید قاسم حسن صاحب تحصیلدار قایم گنج ضلع فرخ آباد در تحصیل کھیر ضلع علیگڈھ

قطعہ

افسوس از تحصیل قایم گنج در تحصیل کھیر
آلِ نبی آن صاحبِ خُلقِ حسن تبدیل گشت

جعفر بصد رنج و الم در عیسوی تاریخ گفت
در ماہ جولائی معاً قاسم حسن تبدیل گشت

۱۸۹۶ء

تاریخ کامیاب شدن لاڈلے صاحب و آغا حیدر و اقبال بہادر و حیدر سلطان سلمہم اللہ تعالیٰ در درجہ انٹرینس ہائی اسکول فرخ آباد و در ہر مصرع تاریخ است

قطعہ

ہو گئے جعفر خدا کے فضل سے سب کامیاب

۱۳۱۳ھ

شہر شمس آباد سے پا مردیہ جو جو گئے

۱۳۰۳ و

حیدر و اقبال و آغا لاڈلے چارون بہم
بہائی سب سکول کے پڑہنے سے فارغ ہوگئے ۱۹۵۳ سمبت
۱۸۹۶ع

تاریخ قحط

حال ہے غیر عیاذاً باللہ آسمان صاف ہے پانی نایاب	ہے گرانی کے سبب خلق تباہ ہند مین قحط عظیم آیا آہ ۱۳۱۴ھ

ایضاً

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْبَلِیَّۃِ
۱۳۱۴ھ

تاریخ رباعیات مطبوعہ لالہ بنواری لال صاحب وکیل فرخ آباد لطیف تخلص

قطعہ

اب زیر انطباع ہے اوس شخص کا کلام تعریفین کررہے ہین سخن سنج بار بار	سعدی کا فن شاعری مین جو ردیف ہے جعفر بہی مدح خوان کلام لطیف ہے ۱۳۱۴ھ

تاریخ رخصت دختر کلان بابو درگا پرشاد صاحب

راے بہادر رئیس فرخ آباد

قطعہ

بعد شادی بابو صاحب نے دیا اتنا جہیز	بہر زر و سیم و جواہر کا بچھونا ہوگیا
مصرع تاریخ جعفر نے یہ سمبت مین کہا	ہوگئی رخصت بڑی لڑکی کا گونا ہوگیا
	۱۹۵۳ سمبت

بچھونا را در بین الاطراف بفتح جیم فارسی میگویند ۱۲

تاریخ رسید خربزہ کہ جناب نواب سید محمد حسین خان صاحب بہادر رئیس لکھنؤ فرستادہ بودند

قطعہ

سارے پہل شیرینی مین	مثل جان شیرین تھے
ہجری سن مین جعفر کو	پہونچے تازہ خربوزے
	۱۳۱۴ھ

تاریخ ٹھاکردوارہ حسب فرمایش بابو جگناتھ دیال صاحب رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد

قطعہ

پرستش گاہ ہے ہم مذہبون کی خوبصورت ہے

کہا بندہ نے اس معبد کا سمبت مین یہی مصرع
جگناتھہ آپ کا بے مثل یہ ٹھاکردوارا ہے
سمبت ۱۹۵۳

قطعات تاریخ پلہاے پختہ درریاست بھوپال از اسٹشن ہرانیان تا مستقر نظامت حسب فرمایش یکے از دوستان

قطعہ

نام شاہ جہان ہے بیگم کا — ہین مگر ماہِ آسمان حشم
سال ہجری مین خوب بنوایا — پُل ہے کیا استوار مستحکم
۱۳۱۴ھ

ایضاً

پُل بنا اس طرح کا عالیشان — مثل جس کا نہ دید ہے نہ شنید
خوب تاریخ کا ہوا مصرع — بے نظیرِ جہان یہ پُل ہے جدید
۱۳۱۴ھ

ایضاً

چو آن شاہ جہان بیگم رئیسہ — پُلِ عالی بنا تعمیر فرمود
ندا زد ہاتفِ غیبی ز گردون — تعالی اللہ طرفہ جسر مسعود
۱۳۱۴ھ

ایضاً

ختم بر شاہ جہان بیگم شد ۔۔ سروری بادشہی خاقانی
ثانی سدِ سکندر گشتہ ۔۔ مرتفع قنطرۂ سلطانی

سنہ ۱۳۱۴ھ

ایضاً

گشت چون تعمیر این جسرِ بلند ۔۔ از عنایاتِ خداوندِ جلیل
مصرعِ تاریخ آن جعفر بگفت ۔۔ جسرِ مستحکم نباشد بعدیل

سنہ ۱۳۱۴ھ

ایضاً

وہ چہ خوبست ہمہ جسرِ رفیع البنیان ۔۔ پیش این مرتبۂ سدِ سکندر شد پست
زود رقم کا کلکِ گہر سلک سنینِ ہجری ۔۔ بے بدل قنطرۂ شاہ جہان بیگم ہست

سنہ ۱۳۱۴ھ

ایضاً

این رئیسہ ہمسرِ شاہانِ پیشین آمدہ ۔۔ در جہانگیریؔ و عالمگیری و جود و سخا
از عطای ربِ اکبر این ہمایون منزلت ۔۔ ثانیِ شاہ جہان بیگم بکردہ پل بنا

سنہ ۱۳۱۴ھ

ایضاً

حکم سے شاہ جہان بیگم کے جعفر سر بلند ۔۔ ریل جانیکو بنے پختہ مزیب آٹھ پل

[illegible] ۔۔ [illegible]

چار پل چھوٹے ہین زیبا چار پل اُن سے بڑے سنہ ۱۳۱۴ھ	دیر پا و خوشنما و بہتر و نایاب کل ۱۹۵۳ سمبت

ایضاً

ثانی بلقیس مین ہے شوکتِ سکندری دیکھہ یعنی شاہجہان بیگم کے عہدِ خاص مین	اس امر دعوے کے شاہد کیون نہ ہونگے جز و کل ریل جانیکو بنے پختہ مزیب آٹھہ پل سنہ ۱۸۹۶ء

ایضاً

چونافذ بگیرد دید فرمانِ عالی
زشاہِ جہان بیگم عدل گستر

وزیرِ حضور امتیازِ علیخان
بتعمیل ارشاد پرداخت یکسر

زآلِ پیمبر محمد علی شد
سپرد اہتمامِ عمارت مقرر

بتعجیل تعمیر شد حسبِ تخنیہ
ہمہ استوار و ہمہ خوب و بہتر

سلاطین آفاق و شاہانِ عالم
بناہا نمودند در ہفت کشور

مگر از عنایاتِ معمارِ قدرت
ہمی پل شدہ رشکِ سدِ سکندر

سنہ ۱۳۱۴ھ

تاریخ جشن یعنی ڈائمنڈ جوبلی کہ بفارسی جشن الماسی میگویند جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دامت اقبالہا العالی

قطعہ

زینتِ تاج و نگین و تخت اند او شصت سال
ملکہ وکٹوریا از لطف و فضل داوری

اندرین سال مبارک حسب الحکم آنجناب	بست و یک از جون شد در ہند جشن قیصری
	۱۸۹۷ء

ایضاً

فصلی کے سن ہین تیرہ سو چار اس جہان مین
چارون طرف خوشی ہے اس جشنِ قیصری کی
اعداد ابجدی کو تم فارسی مین لکھو
تاریخ اس کی جعفر ہے ڈائمنڈ جیوبلی
۱۳۰۴ف

تاریخ مسجد شمشیر خان صاحب انسپکٹر محکمہ پرمٹ ساکن شمس آباد

قطعہ

پئے شمشیر خان تاریخ مسجد	بحمد اللہ ز قرآن عظیم است
بخوانی قبل یوم الدین مالک	پس اہدنا الصراط المستقیم است
۲۴۲	۱۰۷۳
	۱۳۱۵ھ

تاریخ مسجد بادل خان صاحب ساکن فرخ آباد حسب فرمایش حکیم میر فیض حسن صاحب فرخ آبادی

کیا سراپا حسن بادل خان کی یہ مسجد بنی
سنہ ۱۳۱۵ھ

ایضاً

مسجدِ زیبا جلیل الشان بادلخان کی ہے
سنہ ۱۳۱۵ھ

تاریخ کامیابی برخوردار نواب سطوت علیخان عرف اقبال بہادر ملقب ہمایون حیدر خلف نواب سیّد شفاعت علیخان صاحب ملقّب سکندر دولہا صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ

قطعہ

از طفیلِ صاحبِ قوسینِ محبوبِ آلہ
مصرعِ جعفر پئے ناظر دلیلِ وشن است

تیرِ تدبیرِ ضعیفان از ہدف کامل گزشت
ماہِ من سطوت بماہِ فروری کی انگشت

ایضاً از جانب برخوردار مذکور سلمہ اللہ تعالیٰ

قطعہ

بشکستیم سر آئینہ خود بینی
برسیدیم بسر منزل مقصد بار
یاد داریم ہمان پند و بگوئیم تاریخ

پائے بندیم باندرز خدا آگاہے
امتحان دادم و شرمندہ نگشتم گاہے
شدم از سطوت اقبال سکندر بی آگاہے

۱۳۱۶
۱
۱۳۱۷ھ

تاریخ امام باڑہ بیرون گودام بنا نمودہ جناب برادر صاحب نواب سیّد محمد ولیخان عرف نواب جانصاحب بہادر

مصرع

حسن اللہ فضل الاوقاف
۱۳۱۵ھ

ایضاً

لتعزیہ خانۂ امام ہمام
۱۳۱۶ھ

قطعہ

[illegible]

بگفت سینہ زنان جعفرِ برشتہ جگر
مکانِ ماتمِ گلگون کفن حسین شہید
سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ امام باڑہ حکیم میر فیض حسن صاحب که در فرخ آباد بہ محلہ حکیم پورہ واقع است

قطعہ

بنا کرد این قصرِ رشکِ سپہر
مسیحِ زمن میر فیض حسن
پئے سال تاریخ جعفر بگفت
عزاخانہ شاہ گلگون کفن
سنہ ۱۳۱۶ھ

تاریخ مسجد و امام باڑہ واقع علیگڈھ حسب فرمایش جناب قاسم حسن صاحب تحصیلدار شہر مذکور

قطعہ

سیدِ یعقوب علی سیدِ قاسم حسن
مہتمم خاص اند ہر دو ستودہ صفات
مصرعِ سال بناش حاجی عاصی بگفت
مسجدِ باقر علی قبلۂ راہِ نجات
سنہ ۱۳۱۷ھ

قطعۂ تاریخ باغ

مین داد طلب ہون ہمجنسون سے سبکو سمجھین اہل کمال
کیا خوب نکالی جعفر نے انیس سو چھپن ہندی سال

ہان قصبہ قایم گنج مین دیکھین ریلوے اسٹیشن کے پاس

ہے زیبا باغ پرمانند اور دیبی دیال و رام دیال

۱۹۵۵ سمبت

تاریخ مبارکباد عہدۂ کلکٹری جناب ڈیوہرسٹ صاحب بہادر کہ در عربی و فارسی مہارت کامل داشتند

قطعہ

گورنر بھی رہین راضی رعایا بھی رہے خوشدل

بعدل و داد مدت تک حکومت آپ فرمائین

مسیحی سال مین جعفر یہ مصرع نذر لایا ہے

کلکٹر نیک حاکم ہو گئے ڈیوہرسٹ مارچ مین

۱۸۹۹ع

تاریخ عطیۂ خطاب منجانب گورنمنٹ بجناب ڈپٹی محمد ابرار حسن خان صاحب بہادر رئیس شاہجہانپور

قطعہ

حاجی صاحب ہمہ تن خلق و مروت ہین مگر

کیون انہین قیصرہ ہند سے ملتا نہ خطاب

جرأت و ہمت و صولت مین بھی یہ کامل ہین

ڈپٹی ابرار حسن خان بہادر دل ہین

سنہ ۱۹۰۰ع

تاریخ مسجد حسب فرمایش جناب ڈپٹی محمد وصی صاحب کہ والدۂ جناب شان نیار کردہ اند

قطعہ

بانیش در خلد یابد رتبۂ امّ الخلیل	در طوافش تا قیامت ہر خدا آگاہ باد
مصرعِ جعفر پئے تاریخ وہم بہرِ دعاست	مسجدِ عالی بنا ثانیِ بیت اللہ باد
	۱۳۱۷ھ

تاریخ دیوان مولوی رستم علیخان صاحب ادیب تخلص

قطعہ

چون جعفرِ مخلص صمیمے	دیوانِ ادیب نکتہ ور دید
تاریخ بطرزِ نو بگفتا	بے مثل کلام نظم گردید
	۸۲ھ ۱۳۱۹ھ
	۱۹۰۱ع

تاریخ وزارت مہاراجہ کشن پرشاد صاحب بہادر وزیر حیدرآباد دکن

قطعہ

کشن اور پرشاد جسکا ہے نام	ہوا شاد فضلِ خدا جب ہوا
نظام دکن ہو گئے مہربان	درخشندہ طالع کا کوکب ہوا

گیا اپنا شاگرد خاقان نے	خوش اقبال ایسا کوئی کب ہوا
تخلص کی تاثیر ظاہر ہوئی	وزارت ملی شاد و شاداب ہوا
	۱۳۱۹ھ

تاریخ واپسی سید قاسم حسین صاحب تحصیلدار علیگڈہ از کربلای معلی

قطعہ

بعد روز دن کے ہوئین دو عیدین	ہم ہوے شاد عدو بھیکائے
میرے مخدوم جناب قاسم	کربلا جا کے وطن مین آئے
اپنے احباب کی خاطر حضرت	نعمتین دونون جہانکی لائے
رطب تازہ و حلواے لذیذ	ہونٹ چاٹا گیا جسنے کہائے
سُبحہ و سجدہ گہ خاکِ شفا	خاک اکسیر کو جو شرمائے
اچھے صاحب کے ذریعہ سے جناب	ہدیہ سب آپکے ہمنے پائے
یہ دُعا ہے کہ خدا ہمکو بہی	روضۂ سبطِ نبیؐ دکہلائے
جعفر اب مصرعِ تاریخ پڑہو	زائرِ سیدِ مظلوم آئے
	۱۳۱۹ھ

تاریخ جلوس جناب راجہ جعفر علیخان صاحب بہادر خلف راجہ باقر علیخان صاحب مرحوم رئیس

قطعه

راجہ جی حیدر آبادی کو ہو مسعود مبارک یہ جلوس
پیرو آلِ نبی ہوں میرا تو عقیدہ ہے یہی

لائے ہیں سیکڑوں تاریخیں مورخ کہہ کر
لائق مسند باقر ہے بلاشک جعفر
۱۳۱۹ھ

قطعہ اُفتادن منار مسجد

بہوش باش ز شمشیر خان ہمین گفتم
نہ گوش داد باندرز جعفر آخر کار

کہ تیز و تند چو آید کند فساد ہوا
دو تا منارۂ مسجد زپا فتاد ہوا
۱۳۲۱ھ

قطعہ باریدن باران در خشک سالی

تر و تازہ گلستانِ جہاں کی آبِ رحمت سے
جواہر میں غلط گوئی ہے بیجا یا کیا زوں سے

مشام جان گلِ اُمید کی خوشبو سے بستے ہیں
نہ کہنا بد گہر مینہ کی جھڑی موتی برستے ہیں
۱۹۰۳ء

تاریخ فتحیابی مقدمہ برخوردار سلطان حسینخان سلمہ اللہ تعالیٰ رئیس کانپور

قطعہ

شکر صد شکر مظفر شدہ سلطان حسین
دشمنانش ہمہ برباد مبارک باشد

جعفر از جوهری طبعِ مسیحا گفتند	گوهرِ فتح خداداد مبارک باشد
	۱۹۰۳ء

عیدی برائے برخوردار سلطان حسینخان سلمہ اللہ تعالی

قطعه

دعا کن حاجیا از ربِّ کعبه	بصد اقبال ماند شاد سلطان
بخوانی بعد ازان تاریخ هجری	مبارک عید اضحی باد سلطان
	۱۳۲۳ھ

تاریخہائے قنات کہ بہندی (باؤلی) گویند که در راه نجف اشرف و کربلای معلی حسب وصیت ہمشیرۂ مرحومہ فاطمہ سلطان بیگم صاحبہ تیار شد بحکم نواب سیّد مظفر حسین خان بہادر شوہر معظمہ مرحومہ و باہتمام سید محمد محسن صاحب ملقب بذو القدر بہادر

قطعه

بحکمِ میر مظفر حسین خان نواب	بناش کرد لنون حسن ابن شاہ حسین
برین وفات اگر بگذری ز خوبیِ بخت	بنوش آب برای خدا بیاد حسینؑ
	سنہ ۱۳۲۴ھ

تاریخہاے امام باڑہ محمد حسین مرثیہ خوان فرخ آبادی

قطعہ

چون محمدؐ حسین کرد بنا	این مکان از برای شیون و شین
سینہ کوبان بگفتم سالے جعفر	خانۂ ماتمِ جناب حسینؑ
	سنہ ۱۳۲۱ھ

ایضاً

این مقام است بہرِ مجلس غم	از محمد حسین نیک انجام
کلکِ جعفر نوشت تاریخش	تعزیہ خانۂ امامِ انام
	سنہ ۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ امام باڑہ سید امیر حسن صاحب متوطن فرخ آباد

قطعہ

درین زمانہ بحکم خدای کون و مکان	شد اختتام حسینیۂ امامِ زمن
نوشت مصرع تاریخ جعفرِ محزون	عدیلِ کعبہ عزاخانۂ امیر حسنؑ
	سنہ ۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ بجناب نواب شوکت علی خانصاحب

قطعہ

آن فلک رتبہ جہاندیدہ شفیق و مہربان — یافتہ نور بصر گفت ست از احباب من
جعفر روشن بیان در شہر شمس آباد گفت — باز آمد نور چشم مشفق نواب من

سنہ ۱۳۲۳ھ

تاریخ طوفان بارش کشمیر

قطعہ

حکم خدا مین بندۂ عاجز کو دخل کیا — صدہا غریب ڈوب گئے گھر ہوئے تباہ
طوفان برف و بارش باران سے آجکل — کشمیر غرق آب ہوا آہ آہ آہ

سنہ ۱۹۰۳ء

تاریخ گرفتاری رہزن بحسن سعی جناب تحصیلدار صاحب تروا ضلع فرخ آباد

قطعہ

اے ضمیر حسن اے خان بہادر نواب — حاکم عادل و فیاض و جری فخر کرام
دام تقدیر مین حضرت ہی کی دانائی سے — پھنس گیا رہزن طامع نہ بچا راہم غلام

سنہ ۱۹۰۴ء

قطعه طوفان بارش

یا مغیثی یا غیاث المستغیثین الغیاث
کرد از وسطِ رجب تا هشتمه نقصانِ خلق

جان بلب آمد همه مخلوق آه ای رب العباد
بارشِ باران شمس آباد با طوفان بباد

سنه ۱۳۲۱ھ

ایضاً

جان و مال و وحش و طیر و خانمان برباد رفت
مفلسان درمانده کار و کاشتکاران جان بلب
کلکِ جعفر از پئے این شورِ محشر در نوشت
شد بپا طوفانِ نوح و عاد و شب در رجب

سنه ۱۳۲۱ھ

قطعه تاریخ آمدن برخورداران نواب سلطان حسینخان وخاقان حسینخان وسلیمان حسینخان در شمس آباد بوجه خوف طاعون از کانپور

قطعه

سه فرزند همشیر از خوف طاعون
پئے سال تاریخ جعفر بگفتم

چو اینجا رسیدند در ماهِ شعبان
ورودِ سلیمان و سلطان و خاقان

قطعه

خورشید فلک جلال سلطان حسینؑ — در حفظ خدا ز برق و ہم رعد بود
جعفر تاریخ تہنیت در ہجری — گفتیم کہ عید رمضان سعد بود

سنہ ۱۳۲۱ھ

ایضاً

بعزّ و دولت و اقبال شادمان باشد — بحقّ احمدؐ مختار و لطف ربّ مجید
بگفت مصرع تاریخ تہنیت جعفر — مدام باد بخاقان حسینؑ مبارک عید

سنہ ۱۳۲۱ھ

ایضاً

جان من سید دیجاه سلیمن احسنؑ — در جہان باد با اقبال و جلال و رفعت
تہنیت خواست ازین مصرع موزون جعفر — دائما عید مبارک بسلیمن شوکت

سنہ ۱۳۲۱ھ

قطعات تاریخ ورود جناب معظمہ والیہ بھوپال

دامت ظلہا العالی بدار السلطنت خود

قطعہ

زمزم کے پانی سے ہوئیں کافور سب بیماریاں — جب مل کے وہ خاک شفا قبر پیمبر سے پھریں
شکر مسیح دو جہاں صحت ہوئی آئیں یہاں — کشورستان سلطان جہاں اللہ کے گھر سے پھریں

سنہ ۱۹۰۴ء

ایضاً

بعد حج پہر آگئین بھوپال مین	اب سنین کامل مؤرخ ہے ضرور
نام بہی توصیف بہی تعریف بہی	حاجیہ سلطان جہان بیگم حضور
	۱۳۲۲ھ

تاریخ مبارک باد صحت بجناب نواب میر محمد حسین خانصاحب رئیس لکھنؤ

قطعہ

ملک فعال نواب فلک قدر	بصد اقبال و صولت باد آہی
دعائیہ بگفتم در مسیحی	مبارک غسل صحت باد آہی
	۱۹۰۴ء

قطعہ حسب حال زمانہ

مسجدین خالی پڑین ہین میکدہ آباد ہین	ہے غضب بدلے اذان کے بانگ نا و نوش ہے
کشتیٔ عمر رواں کہنہ شکستہ بادبان	بحر عصیان آہ طوفان خیز ہے پر جوش ہے
اب زمین پر پاؤن بہی رکہتے نہین اہل غرور	کیا کرے با آبرو کو سر وبال دوش ہے
ہوشیار و نے کہی تاریخ ہجری حسب حال	نشۂ دولت سے دنیا آجکل بیہوش ہے
	۱۳۲۲ھ

تاریخ بدر رو شمس آباد کہ برادر سکندر دولہ صاحب دست نموند

قطعہ

پختہ مغز و نکی طرح ہے یہ نہایت مضبوط
فوج اعدا کو سناؤ یہ مسیحی تاریخ

اچھے صاحب نے جو بنوائی ہے باہر مہری
ہے غنیموں کے لئے سدِّ سکندر مہری

سنہ ۱۹۰۴ء

تاریخ صحت جناب میر تفضل حسین صاحب ساکن قصبہ شمس آباد

قطعہ

ہے یہ اللہ کا احسان و تفضل جعفر
میر صاحب کو ہو مسعود و مبارک صحت

پنجۂ دستِ قضا حکمِ خدا سے موڑا
پیچ پیچش اب و ورہوئی دستِ اجل نے چھوڑا

سنہ ۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ طوفانِ باد و باران و ژالہ در کانگڑہ

قطعہ

زندہ در گور آہ گشتند از قضا چندین ہزار
ہندیان ایاد باید داشت این سالِ خراب

جنبشِ ارضی زیادہ تر شد در کانگڑہ
برف باری و ہوائے تند و گرما زلزلہ

سنہ ۱۳۲۳ھ

قطعہ تاریخ شکست روس از دستِ جاپان

قط[illegible]

آسمان جاہ مشو غرۂ ملک و تاج و تخت | گردشِ افلاک آئینہ می نشاند بر زمین
چشم بکشا و ببین یک لحظہ این اوج و حضیض | میشود رنگِ زمانہ گہ چنان گاہے چنین
مصرعِ جعفر پئے عبرت بخوان صبح و مسا | فتحِ جاپان و شکستِ روس گردیدہ یقین

سنہ ۱۹۰۵ ع

خطاب بنفسِ خود

قطعہ

دیدۂ بینا و قلبِ صاف یا رب کن عطا | خضرِ راہِ بندۂ خود رفتہ توفیقت بباد
آرزو دارم زِ درگاہت کہ تا روزِ قیام | دینِ جعفر حق پرستی از ہمہ دائم بود

سنہ ۱۳۲۳ ھ

تاریخ تعمیر مکان قایم گنج بقید نام بار روم

قطعہ

نامِ بدان گوپال داس بہرِ خطاب مکرجی | شہرۂ کارِ نیکِ شان و اہ بالعموم شد
از پئے دوستانِ خود آنکہ وکیل خوانمے | منصف و عدل گسترم بانی بار روم شد

سنہ ۱۹۰۶ ع

قطعات تاریخی ورود سراج الملۃ والدین ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان صاحب بہادر والی کابل در ہندوستان

قطعه

خطاب هز مجسٹی در گرفت از حضرتِ قیصر
بشهرِ آگره در بار و دعوتے تامل شد

بحمد الله مستحکم بگشته رشتهٔ الفت
حبیبِ قیصرِ عالم پناهم شاه کابل شد

۱۳۲۴ھ

ایضاً

آن افتخارِ خاندان حضرت حبیب الله خان
وان شیر دل رستم توان در هند آمد میهمان

جعفر بماهِ جنوری از التفاتِ قیصری
گشته امیر ملکِ کابل هز مجسٹی در جهان

۱۹۰۷ء

ایضاً

شهِ کابلستان ضیغم شکار
بهادر سخی پاک باطن رحیم

سمیِ محمدؐ حبیبِ اِله
نگهبانِ ارکانِ دینِ قویم

بنصفتِ انوشیروان فی المثل
بحکمت بسانِ فلاطون حکیم

که در ماهِ ذی الحجه دهلی رسید
بشانِ جلالی و طرزِ سلیم

ز قربانئ گاو کرد اجتناب
بپاسِ هنود آن شجاعِ حلیم

تعصب بهر حال ناخوشتر ست
همین است جعفر رهِ مستقیم

مسلمان و هندو ز فرطِ نشاط
همه مدح گویان لطفِ عمیم

هماندم یکے مطلع لاجواب — بخواند ندا اسلامیان فهیم
اگر حق شناسی تمه دادر بین — ره رستگاری همین دان و بس

سنه ۱۳۲۴ھ — سنه ۱۳۲۴ھ

ایضاً

سراجُ الملّة والدین دائم — فرزندان در جهان صبح و مسا باد
سنه ۱۳۲۴ھ
حبیب الله آن خانِ برو دست — بنام نیک تا دور سما باد
جلال و شان او الله اکبر — خدا ایش یار و حامی مصطفی باد
خطاب از حضرتِ قیصر گرفته — بفرقش تاجِ شاهی خوشنما باد
همایونش بود گلگشت دهلی — مبارک جمعه با عید الضحی باد
سنه ۱۳۲۴ھ
ولیعهدش قمر صورت فلک جاه — تجلی بخش عالم دائما باد
کند آن نیّرِ اصغر ترقی — مه روشن همه شمس الضحی باد

سنه ۱۹۰۷ع

قطعه در کیفیت فصل هندوستان

قطعه

برحال همه رحم بکن ای باری هر شام و پگاه — از کثرت برف و نیز ژاله باری مخلوق تباه
در سالِ مسیحی بچکید از کلکم تاریخ عجیب — نوروز نگشت در زمستان حاجی الله الله

سنه ۱۹۰۷ع

قطعات تاریخ تبدیلی جناب مستطاب شاهزاده

... میرزا اسکندر قدر بہادر تحصیلدار تحصیل قایم گنج

قطعہ

ہان الف بر سینہ ای جعفر بکش نوحہ بخوان
تخرجہ ۱۹۰۸ - ۱ = ۱۹۰۷ء

عدل گستر پاک باطن آہ سکندر الوداع
تخرجہ ۱۳۲۶ - ۱ = ۱۳۲۵ھ

مثل سلمان حامی وحق بین شریک اہلبیت
تخرجہ ۱۹۶۴ - ۱ = ۱۹۶۳ سمبت

الوداع اے جان نثار ابن حیدر الوداع
تخرجہ ۱۳۱۵ - ۱ = ۱۳۱۴ فصلی

ایضاً

شاہزادم توئی سکندر قدر	قدردان فقیر آبائی
صد و سی سال اے شفیق دلی	باش با صحت و توانائی
در فراقت چسان شود تسکین	رفت از قلب من شکیبائی
صنعت نقطہ دار و بے نقطہ	دم رخصت قبول فرمائی
بسفر رفتنت مبارک باد	ہمدمی خوش روئی و باز آئی
۹۲ ۱۳۰ ۲ ۲	۸۹ ۶ ۲۰۶ ۶ ۱ ۱
منقوطہ ۱۰۱۶	۳۰۹

سنہ ۱۳۲۵ھ

قطعہ تاریخ مسجد

شور ہے اللہ اکبر کا جلال آباد مین	شیخ عبد اللہ کی مسجد بنی کیا لاجواب ۱۳۲۵ھ

بفضلہ تعالیٰ تاریخ فتحیابی مقدمہ برادر اچھے صاحب سلمہ اللہ بوکالت جناب مولوی حامد علیخان بہادر بیرسٹر ایٹ لا

قطعہ

مشفق من مولوی حامد علیخان واہ واہ	کر دیا اعدا کو پسپا سر کیا میدان کو
اپنے خیر اندیش سے تاریخ بہی سن لیجئے	فتح ہے منگل کے دن بائیسوین شعبان کو ۱۳۲۵ھ

تاریخ چاہ محمد رمضان خان صاحب رئیس قصبہ شمس آباد

قطعہ

اسکے بانی رمضانخان ہین محب حسنینؑ	نہین ہے کہتا یہ کنوان دور تک لاثانی
سرد ہے صاف ہے شیرین بہی ہے آ تشنہ دہن کا	آیہان چشمہ کوثر کا ملے گا پانی ۱۳۲۶ھ

حسب فرمائش برخوردار اقبال بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ

قطعہ

ستون کی پنیر گلبستان خوش تر ہے	مطہر تر و شیرین اسکا پانی آکے پیجاؤ
خدا کے واسطے ہے تشنگان بادی مقصد	اگر ہے چاہ دل سے آب کوثر کی ادھر آؤ
	۱۳۲۵ھ

قطعہ تاریخ خطاب نائٹ براجہ تصدق رسولخان صاحب تعلقہ دار جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی

قطعہ

رہو جہان مین بشادمانی بسر ہو با لطف زندگانی
فزون ہو اولاد و مال و مکنت زیادہ اس سے بھی ابحشم ہو
جلال اقبال و وقر و دولت یہ سب تصدق رسول کا ہے
خطاب نائٹ کا راجہ صاحب مبارک و سعد مہدم ہو
سنہ ۱۹۰۵ع

قطعات جشن جیوبلی ۱۸۵۸ع

قطعہ

اندر نومبر ملکۂ وکٹوریہ بعد فساد	این ملک را بگرفتہ بود از کمپنی باخورمی
حالا بحکم جانشینش از پس پنجاہ سال	شد واہ حاجی یادگار غدر ہندی جیوبلی
	سنہ ۱۹۰۵ع

تاریخ ... جب ... اسکا ... الستہ

اردو و فارسی ہندی ہین مہارت لاریب	رازدان شعر المشفق جعفر آنرز
سنہ ۱۳۲۶ھ	سمبت ۱۹۶۵
امتحان علم زبان عربی مین دیگر	ہو مبارک ہوئے ڈپوہرسٹ کالکٹر آنرز
ف ۱۳۱۶	سنہ ۱۳۰۹ع

حسب فرمایش برادر سکندر ولد صاحب

قطعہ

دن تیغ مرتضیٰ کے جوہر کھلے چمن مین	کاٹے درخت یکسر صدہا صفین بچھادین
اسکو جہاد اکبر کہتے ہین اے سکندر	روزہ کی دُہن مین ساری نارنگیان اُڑادین
	سنہ ۱۳۲۶ھ

ایضاً

توڑکر قفل شب تار مین الماری کا	سکّے چاندی کے چورا لاے چورانے والے
دن کو پہر آکے سکندر کو ہنر دکھلایا	اشرفی صاف اوڑالا اوڑانے والے
	سنہ ۱۳۲۶ھ

ایضاً مصرع

اشرفی نمائب شد یک بود یک را کم بکن

۱۹۱۰
۱

سنہ ۱۹۰۹ع

تاریخ انقلاب سلطنت ایران

قطعہ

دل کیوں ہے سرد گرم ہے بازارِ رستخیز
بہرِ حقوق شاہ و رعایا میں جنگ ہے

تصویرِ غم مرقعِ ماتم ہے سلطنت
ترکی تمام ہو گئی ایران تنگ ہے

۱۹۰۹ء

تاریخ چاہ

عاشور کو رہا جو محرم میں تشنہ لب
وہ سبطِ مصطفیٰؐ و شہِ مشرقین ہے

پیاسو پیو سبیل ہے پیاسے کے نام کی
مسجد میں آبِ چاہ یہ نذرِ حسینؑ ہے

۱۳۲۷ھ

ہے رحمۃ اللہ اسم محمدؐ ہے اسکے تین
بانیٔ چاہ خادمِ شاہِ حنینؑ ہے

تاریخ از یکہ افتادن برادر سید صغر جان

قطعہ

سید صغر ز گردشِ گردون
آہ از یکہ دفعتاً افتاد

گفت طبعِ فلک رسا جعفر
بر زمین یکہ تا زمن افتاد

۱۳۲۸ھ

تاریخ برآمدن ذو ذنب در ہندوستان

کس غضب کا فلکِ سفلہ ہے پُر مکر و دغا عالم ہے دنگ

دیکھتے دیکھتے اکبار یہ کیسا بدلا ظالم نے رنگ

خوف سے کردیے اس عہد مین بھی دل سب کے اپنے بیچین

دورِ قیصر مین بھی دُمدار ستارا جسکا ہندی ہین ناگ

سنہ ۱۹۱۰ع

قطعات تاریخ رخصت نواب محمد اسحاق خان بہادر ڈسٹرکٹ جج ضلع فرخ آباد بعزم حج و زیارت

قطعہ

آرزو دل کی بر آئی صد شکر
مدعی نواب محمد اسحاق

سفرِ حج ہو مبارک تمکو
قصد کعبہ ہے خدا حافظ ہو

۱۹۱۱ع

ایضاً

آجکل حضرت نواب نے رخصت لی ہے
ملتمس جعفرِ دلریش ہے یون وقت وداع

دوستون کے دلِ بیتاب کا اللہ حافظ
عزم مکہ ہوا نواب کا اللہ حافظ

سنہ ۱۳۲۹ھ

ایضاً

بسن و سال نگہ کردو ذی شرف اسحاق

برفت طاقت اصلی و جوشش برنائی

عقیلِ من سفرِ حج بتو مبارک باد | بتابعین سلامت وی باز آی
سنہ ۱۳۲۹ھ | ف ۱۳۱۶

ایضاً

خوش آن زمان کہ بملکِ عرب سی نواب | معین و راہبرت مصطفیٰ مدامی باد
مدینہ مکہ و بغداد کربلا و نجف | زیارتِ ہمہ جا وجہِ نیک نامی باد
بسر کنی بجہان با جلال و حشمت و جاہ | زمین مطیع بحکمت فلک سلامی باد
شوی کمشنرِ قسمت ز خوبیٔ تقدیر | مقامِ تو بدلِ قیصری گرامی باد
بُوَد دست و گریبان عدالت و کرمت | کہ بر نگینِ دلم نقشِ نامِ سامی باد
زہے بلندیِ فکرم خہے عروجِ سخن | بدیحِ نظمِ گہر سنجِ من نظامی باد
بیافتم درِ تاریخ زیر پائے رضا(۱) | سرم فدائے جنابِ فلک مقامی باد
دعائی ماست کہ در بحر و بر ترا نواب | امام ضامن و اللہ یار و حامی باد

۱۳۲۸
۱
سنہ ۱۳۲۹ھ

قطعات تاریخ مشرف شدن از حج و معاودت از سفر مع الخیر و العافیة

قطعہ

مہربانِ مخلصان نواب من اسحاق خان | بر سرِ ما فدویان ممدوح بادا ظلکم

ایضاً

تاریخ ورودِ خود ز جعفر بشنو / ہر چند کہ نظمش ہمہ گنج مُج باشد

رفیق و بیامدی مع الخیر بہند / اسحٰق مبارک سفرِ حج باشد

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

رستخیز ایام بودہ کان رئیس شیر دل / حاجی و زائر بگشت اسحٰق با امن و امان

سنہ ۱۳۲۹ھ / سنہ ۱۳۲۹ھ

از عطای حافظِ کون و مکان در ملکِ ہند / حاجی و زائر بگشت اسحاق با امن و امان

سنہ ۱۳۳۰ھ

تاریخ مسجد نثار احمدؐ کہ دیگر مسلمانان ہم در تعمیرش امداد دادند

قطعہ

اللّٰہ تھا کارساز اس کا / مسجد یہ تھی بہت خوش انداز

بندہ ہے صفت مین اسکی عاجز / تاریخ ہے خانۂ خدا ساز

سنہ ۱۳۲۹ھ

تاریخ مکان نو تعمیر بیرون و قریب گودام برائے تجارت وغیرہ

قطعه

تعمیر نمود جعفر این قصر بلند از چرخ چهارمین چه عمده تاریخ سنه ۱۳۳۰ھ	گوہر علیؑ اہتمام نمود دران عیسیٰؑ گفتا عمارت فیض رسان سنه ۱۹۱۲ع

تاریخ دروازه جامع مسجد فرخ آباد و تعمیر نموده علی حسین خان صاحب رساله دار میجر و امیر علی خان صاحب آنریری بنچ مجسٹریٹ

قطعه

تصدق سے علیؑ کے ای امیر اسکا صلہ تمکو مزین ہو گئی دونون کے دم سے مسجد جامع	خدا دیگا جنان مین وانہ گوہر کا دروازہ بنایا واہ کیا عمدہ خدا کے گھر کا دروازہ سنه ۱۳۳۰ھ

تاریخ اضافه یکصد روپیه ماهوار جناب مولوی سید محمد ہاشم صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر رئیس جون پور

قطعه

صد شکر عروج یافت بر درجۂ خود — سید ڈپٹی رئیس عادل حاکم

تاریخ مطلعِ پنجتن جعفر گفت — مسعود ترقی بمحمدؐ ہاشم

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

جعفر نا چار ام ز حکمِ ہاشم — گو پنجتنی ہست و منش دیوانہ

تاریخ ترقیش چنین کردم نظم — صد شکر شدہ اضافہ ماہانہ

سنہ ۱۹۱۲ء

تاریخ پنشن یافتن جناب سید قاسم حسنؑ صاحب کربلائی تحصیلدار

قطعہ

حاصل سبکدوشی ہوئی اپریل مین عزت کے ساتھہ

کیون اس خبر سے خوش نہ ہو جو صاحبِ ادراک ہے

ہو مصرعِ جعفر مبارک آپکو اے باکرم

سنہ ۱۳۳۰ھ

قاسم کو پنشن ملگئی شکرِ خدائے پاک ہے

سنہ ۱۹۱۲ء

تاریخ چاہ

در روز عید از جام کوثر یارب — سیراب شود ہمی باقر و علیؑ

جعفر موزون ہو ... تاریخ ۔۔۔ چاہ ... بنائے آلِ نبی
سنہ ۱۳۳۰ھ ۔۔۔ سنہ ۱۳۳۰ھ

قطعات تاریخ مسجد کہنہ شمس آباد واقعہ قلعۂ کہنہ یعنی کوٹ باہتمام شاہ میرخان صاحب جماؔ و عزت علیخان صاحب مرمت گردید بذریعہ ملا احمد معمار کل مسلمانان قصبہ چندہ دادند

تاریخ سابق مسجد

خانۂ آلہی است ...
سنہ ۷۰۲ھ

قطعہ

چندہ سے مسلمونکی کی ہے مرمت اسکی ۔۔۔ خوش ہوگئے محمدؐ راضی ہوا خدا بھی
تاریخ حال و سابق دیکھے بغور شائق ۔۔۔ فرسودہ پھر بنایا اب خانۂ الٰہی
۶۲۹ ۔۔۔ ۷۰۲
سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

جعفر ہمہ اہل شمس آباد ۔۔۔ چندہ دادند حسب ہمت

[illegible] | [illegible]

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

نام سابق ہے بقلوب آلٰہی خانہ
ہے یہ معبود حقیقی کی عنایت جعفر
سنہ ۱۳۳۲ھ

رہے آباد جماعت سے الٰہی مسجد
تو مرمت سے نئی ہوگئی شاہی مسجد
سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

زر بداوند بہر ترمیمش
مہتمم شاہ میر و عزت خان
عمدہ تاریخ گفت ہاتفِ غیب
سنہ ۱۳۳۰ھ

ہمہ اسلامیان بلطف داد
ہر دو تا نیک طبع نیک نہاد
جامعِ خاص و عام شمس آباد
سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

زرِ وافر بداوند اہل اسلام
بکارش مہتمم شہ میر خان بود
مرمت آنچنان کرد ست استاد
بگفتا حاجیا معمار فکرم

باخلاصِ دلی و لطفِ بیحد
بصد دقت بصد محنت بصد کد
کہ ارکانش ہمہ گشتہ مشید
آلٰہی خانہ مستحکم ز احمد
۶۲۸ ۷۰۲
سنہ ۱۳۳۰ھ

دو تاریخش بجو در سال ہجری
قدیم و ہم جدید از زر و ابجد

[illegible] نواب سید یوسف حسین خان صاحب عرف آغا بوٹا صاحب برائے شکار کلنگ

قطعه

بهرِ شکار چند تا در نار سید از لکهنؤ … آغای من یوسف حسین لقا عالی مقام
همراهِ شان صیّاد هم جعفر حسین گردم قدم … از شهرِ کنعان آمد این گل پیرهن یوبدام

سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

مطیعِ حیدرِ کرّار چون بدشت سید … ز رعب و دبدبهٔ او گریخت شیر و پلنگ
گرفته خشم ز نایابیِ شکار آخر … بکرده یوسفِ سهراب دل شکار کلنگ

۱۳۳۰ھ

ایضاً

تو که هستی ز نسل شیرِ خدا … بایدت صیدِ فیل مست و پلنگ
دوخته چشم و پنبه در گوش است … تنگ شیر است آه قید کلنگ
صید گردش بوجهِ خاص آغا … مگر از درد گرده بُد دل تنگ

۱۳۳۰ھ

تاریخ کامیاب شدن جناب مولوی سید عبدالرؤف صاحب در کونسل نواب لفٹننٹ گورنر بهادر

قطعه

آن مرد میدان و عالی شوکت [illegible]	بردہ یکایک نوی سبقت ز صفیہ
تاریخ احسن گفت جعفر فی البدیہہ	شد منتخب و الاہم عبدالرؤف
سنہ ۱۳۳۰ھ	سنہ ۱۹۱۲ء

تاریخ عود بصارت بعد قدح چشم جناب برادر صاحب نواب سید محمد ولی خان عرف نواب جان صاحب امیر تخلص

قطعہ

ہوئی استخارہ کی تاثیر ظاہر	خدا کی طرف سے بشارت مبارک
کہی فکر روشن نے تاریخ جعفر	محمد کو نور بصارت مبارک
	سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

چون نور خدا محمد آمد	ہمراہ ولی ز حکم ذو المن
تبدیل بشد مرض ز صحت	مسعود امیر چشم روشن
	سنہ ۱۳۳۰ھ

ایضاً

مثل یعقوب شفا یافتہ نواب ولی	شکر حق یوسف گم گشتہ مگر باز رسید
گفت روح القدس فکر چہ عمدہ تاریخ	چشم بد دور بود نور نظر باز رسید
سنہ ۱۳۳۰ھ	۳۴۹ — ۲۲۶۱ تخرجہ ۳۴۹ — سنہ ۱۹۱۲ء

تاریخ حفظ کلام اللہ محمد یعقوب خان [illegible]

قطعہ

ہوا فارغ الحفظ یعقوب جب دم محرم بھی ہے تیسری روز جمعہ ۱۳۳۱ھ	کہی مین نے تاریخ حفظ بہت خوب کلامِ الٰہی ہے اب حفظِ یعقوب ۱۳۳۱ھ

قطعۂ تاریخ حفظ قرآن عبدالغفور ولد شیخ جان محمد صاحب

عشر یکو یہ اتمام ہے آہ واہ نیک انجام ہے تم شہر شمس آباد کے حافظ ہوئے شکرِ خدا	محفوظ رفع معصیت کا ساز و سامان ہوچکا عبدالغفورِ نیکدل یاد آج قرآن ہوچکا

سنہ ۱۹۱۲ع

ایضاً

لاجرم گیارہوین تاریخ سودی اگہن کو ۱۹۶۹ سمبت ولدِ جان محمد صاحب ہوا حافظ قابل ۱۳۲۰ ف	بیسوین ماہِ دسمبر کی ہے یہ عبدغفور سنہ ۱۹۱۲ع یاد قرآن کیا جمعہ کو روز عاشور سنہ ۱۳۳۱ھ

قطعۂ تاریخ زخمی شدن ہز ایکسلنسی لارڈ ہارڈنج بہادر گورنر جنرل

دلی مین جو پہونچے وہ وزیرِ اعقل باجاہ و جلال
دربار کا تھا قصد پڑا او سمین خلل سب کو ہے ملال
تیئیس ۲۳ دسمبر کو سرِ فیل بلند ہنگامِ جلوس
زخمی ہوئے گولے سے گورنر جنرل افسوس امسال
سنہ ۱۹۱۲ع

تمت بالخیر

بقلم ناقص عاصی قربان علی